

UNIVERSAL
LIBRARY

OU_232731

UNIVERSAL
LIBRARY

وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَهُوَ حَسْبُهُ

نسخه اصول شرع میر و ناست
مؤلفه

سیکن صاحب واقع تاریخ نظم
ماه ابریل ۱۲۵۰ مطابق یازدهم ماه
شعبان ۱۲۵۰ هجری بمقام اگره بکره
حاجی محمد حسن ه

چاپخانه امین حسین علی طبع گرد
مطبع باهما سیدین علی طبع گرد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شرع شریف محمدی

از روی شرع شریف محمدی کے درباب وراثت کے درمیان مال غیر منقولہ اور منقولہ اور پورا
 اور اپنے حاصل کے ہوئے کے کچھ فرق نہیں ہے
 بسبب بابتی عمر کے کچھ حق زیادہ نہیں ہوتا — تمام بٹے خواہ کتنے ہی ہوں برابر ورثہ بنے ہیں
 حصہ بنے کا نصف ہی بٹے کی حصہ سے کہ وہ باہم وارث ہوں
 وصیت نامہ جو لکھا گیا ہو بیچ و خرید ایک بٹے یا ایک وارث کے وہ ناجائز ہی پر ضمانندی اور بیٹوں یا وارثوں کے
 رشتہ کا دعویٰ سے قبل از روی وصیت کے اور وصیت جو زیادہ نہ ہو بیٹے سے حصہ ال وصیت کرنا اس کے
 تو لازم ہے کہ ادا کی جاوے بیٹے انفق تم ترکہ کے
 بسبب غلامی اور قتل مورث اور اختلاف دین اور اختلاف متاہل حاکم کے ورثہ جانا رہتا ہے
 لیکن وہ شخص جو مسلمان نہیں ہیں وارث ہو سکتے ہیں اپنے ہم مذہبوں کی اور مسلمانوں کو اختلاف متاہل
 حاکم کا ورثہ سے خارج نہیں کرتا
 مال ایک شخص متوفی کے وہ لوگ جو مختلف رشتہ اوکس سے رکھتے ہیں وارث ہوتے ہیں باہم بوجہ اپنے
 علیحد علیحد حصوں کے اور وہ کچھ اعلیٰ کی طرف جاتا ہے اور کچھ اس کی طرف آتا ہے اقرباؤ نہیں
 بیشا کہ شخص متوفی کا بجای اوکس متوفی کے نہیں تصور کیا جاتا
 اگر وہ شخص اپنے باپ کے آگے مر گیا ہو — اور کوہہ جای نہیں حاصل ہوگے جو اس کی بیگم ہوتی ہو

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہونے کی زندگی کے بلکہ وہ خارج کیا جاویگا اور ڈس سے اگر اسکا چچا ہووے مثلاً عمرے دادا اور
 زید باب اور بکری بیٹا — اگر زید بی بی باب بکر کا فوت ہووے زندگی میں عمر یعنی دادا کی تو اس
 صورت میں بکری نے بیٹا زید کا بجای اپنے باپ بیٹے زید کے نہیں ہوگا بلکہ مال یا جادو یا بکری کے اور بیٹوں کو
 بیٹے اور پوتے اور ان کی اولاد کو دے کتنی ہی بیٹے ہوتے جاویں اور اور حصوں کو اسلئے کوئی خاص حصہ
 نہیں مقرر کیا گیا ہے عام قاعدہ یہ ہے کہ ان کو تمام مال مل جائے بعد اسکے کہ مقرر حصہ دار
 اپنا حصہ یا جسکے بشیر طیکہ بیٹان انہواریں اور اگر بیٹیاں ہوں تو ہر ایک بیٹی دہ لیتے ہیں نصف
 نسبت بیٹے کے مثلاً جس صورت میں باب اور اور شوہر زین اور بیٹیاں ہوں تو بیٹوں کا حصہ
 کم رہے گا لیکن جس صورت میں مقرر حصہ دار ہوں اور بیٹیاں ہوں تو تمام بیٹوں کو بچا ہے
 لازم ہے کہ والدین اور اولاد اور شوہر اور زوجہ حصہ دارین تمام صورتوں میں اگرچہ اور وارث کتنی ہی ہوں
 یا کتنا ہی قریب یا دور کا رشتہ رکھتے ہوں
 یہ عام قاعدہ ہے کہ بھائی کا دو چند حصہ بہن سے ملتا ہے — مگر یہ قاعدہ اس صورت میں نہیں کہ
 بھائی اور بہن ایک لڑکے ہوں اور باب مختلف ہوں
 حصہ ان حصہ داروں کا جو مقرر ہیں نہ حصہ داروں کا جو غیر مقرر ہیں بیان ہو سکتا ہے تحقیقاً لیکن حصہ
 جو کہ حصہ دار مقرر ہیں اور غیر مقرر ہیں یہ نہیں بیان کیا جاسکتا ہے عام طور پر اور لازم ہے کہ
 درست کیا جادے بلحاظ ہر ایک موقع کے — مثلاً بیچ مقدمہ شوہر اور زوجہ کے جو صرف مقرر ہے
 حصہ دارین تو حصہ داروں کا مقرر کیا گیا ہے صورتوں میں جو واقع ہوں لیکن در صورت ہونے بیٹوں اور بیٹوں
 جو بعض موقع پر مقرر حصہ دار ہیں اور بعض موقع پر غیر مقرر ہیں بیچ مقدمہ باپ اور دادا کے جو کہ
 بعض صورتوں میں مقرر حصہ دار ہیں اور بعض میں غیر مقرر تو تعداد ان کے حصہ مختصر ہے اور
 درجہ رشتہ کے اور داروں کے اور ان کی تعداد کے

بیٹے زید اور
 کسان خاص خصوصیت
 لیکن مختلف ہوں
 بیٹوں کا حصہ دار

بیٹوں کا حصہ دار
 بیٹوں کا حصہ دار
 بیٹوں کا حصہ دار
 بیٹوں کا حصہ دار

فصل دومی بیج حصہ داروں غیر مقرر کے

بیوہ کو اگر انھوں حصہ اپنے شوہر کے مال سے ملتا ہے جبکہ اولاد یا بیٹے کی اولاد کتنی ہی دور ہو تو جائین موجود ہوں اور جبکہ کوئی نہ تو چارم حصہ ملتا ہے

شوہر کو چوتھائی حصہ اپنی زوجہ کے مال سے پونہ چھائی جبکہ اس کی یاد سکے بیٹے کی اولاد کتنی ہی دور کے رشتہ کی موجود ہوں اور جس صورت میں کوئی نہ تو نصف مال پونہ چھائی سے

جس صورت میں کوئی بیٹا نہ ہو اور صرف ایک بیٹی ہو تو اس کے حصہ میں نصف مال پونہ چھائی بطریق حضور کے جس صورت میں کوئی بیٹا نہ ہو اور دو یا دو سے زیادہ بیٹیاں ہوں تو ان کو دو تہائی مال کے پونہ چھائی

یعنی بطریق حصہ مقرر کے

جس صورت میں بیٹا اور بیٹی نہ ہوں نہ پوتا ہو تو پوتوں کو پونہ چھائی سے مانع ہونے یعنی نصف حصہ ایک اور تین حصہ میں سے دو حصہ میں دو یا زیادہ سکے

جس صورت میں ایک بیٹی ہو تو پوتوں کو چھٹا حصہ پونہ چھائی ہے لیکن اگر دو یا زیادہ بیٹیاں ہوں تو ان کی کوئی پوتوں کو کہہ نہیں پونہ چھائی

جس حالت میں ایک پوتا ہو یا بیٹے کا پوتا ہو پوتوں کو نصف حصہ پونہ چھائی سے نسبت حصہ پوتہ یا پوتے کے ہے بھائیوں اور بیٹیوں کو کہہ حصہ نہیں پونہ چھائی مال کا جس صورت میں بیٹا یا پوتا کتنا ہی دور رشتہ کا ہو اور یا جس حالت میں باپ ہو یا دادا ہو

جس حالت میں سگ بھائی اور بہن ہوں تو ہر ایک بہن یعنی ہے نصف حصہ نسبت حصہ بھائیوں کے اور جیسے کہ یہ احکامات ہیں حصہ دار غیر مقرر میں تو تعداد انکی حصہ کا میں کو کم ہوتا ہے جو جب کسی اور بیٹی اور حصہ دار

در صورت ہونی بیٹوں اور پوتوں کے اور بیٹیوں کے اور پوتوں کے اگر ایک بہن ہو اور کوئی سگ بھائی نہ ہو تو نصف مال پونہ چھائی ہے اور اس کو

بیوہ کو

شوہر کو

بیٹی کو

بیٹوں کو

بیٹی کو

بیٹی کو

بیٹی کو

بیٹی کو

بیٹی کو

بیٹی کو

در صورت ہنوکے بیٹوں اور پوتوں اور بیٹوں اور پوتوں کے اگر دو یا زیادہ نہیں ہوں اور کوئی
حقیقی بھائی ہو تو انکو تین حصہ مال میں سے دو حصہ جو پہنچے ہیں

بسیا نہیں بیٹان یا پوتیان ہوں اور بھائی نہ ہوں تو ہنوکو پہنچا ہے جو کچھ باقی رہے بعد تقسیم حصہ
بیٹوں یا پوتوں کے — یہ بقید ادا ہوتا ہے اگر صرف ایک بیٹی یا پوتی ہو اور تیسرا حصہ تو بھائی اگر
دو یا زیادہ بیٹان یا پوتیان ہوں

در بیان سو تیلے بھائیوں اور سو تیلے ہنوکے فرزند ہے — سو تیلے بھائی اور سو تیلے بہنیں جو
صرف ایک باپ سے ہیں تو وہ وارث نہیں ہو سکتے سو تیلے بھائی کے مالکی جس صورت میں اسکے بھائے
اور بہن ایک باپ سے ہوں لیکن وہ جو صرف ایک ہی ماں سے ہوں اور باپ مختلف ہوں تو وہ وارث
ہونے میں سنگ بھائیوں کے ساتھ

جس صورت میں کہ صرف ایک لگی بہن ہو تو سو تیلے بہنیں صرف ایک باپ سے چٹا حصہ تیلے میں بطریق اپنے
حصہ تفریق کے بشرطیکہ ان کے کوئی بھائی حقیقی نہ ہوں

جس صورت میں کہ دو یا زیادہ بہنیں ہوں ایک ہی ماں سے تو سو تیلے بہنیں صرف ایک باپ سے کچھ نہیں ہیں
میں اگر انکی سنگ بھائی نہ ہوں

جس صورت میں کہ سو تیلے بہنیں ایک باپ سے کہیں ایک حقیقی بھائی تو ہر ایک کو ان میں سے پہنچا ہی ادا حصہ تیلے
در بیان سو تیلے بھائیوں اور بہنوں کے جو ایک ماں سے ہوں کچھ فرزند بہن ہوں یا نہ ہوں وہ مر دھونے سے بہت
حصہ کے برعکس ان بھائی ہنوکے چاک ہے ماں سے ہوں یا ایک باپ سے لکن عام قاعدہ دو چند حصہ مرد مال
میں آتا ہے نسبت انکی اولاد کے

جس حالت میں صرف ایک بھائی ہو ایک ہی ماں سے یا ایک بہن ہو اسے ماں سے تو چٹا حصہ بھائی یا بہن
بشرطیکہ متوفائی اولاد نہ ہو نہ بیٹے کی اولاد ہو اور نہ باپ ہو نہ دادا ہو اور جس صورت میں دو

۹۱

۹۲

۹۳

۹۴

۹۵

۹۶

۹۷

۹۸

۹۹

۱۰۰

۱۰۱

۱۰۲

زیادہ ہوں مائے اولاد سے تو اذکار کا تیسرا حصہ ہوگا

جس صورت میں ایک بیٹا ہو شخص متوفی کا یا پوتا کنی ہی بعید رشتہ کا ہو تو باپ کو چہا حصہ ملے گا
بسم صورت میں اولاد ہو بیٹے کی اولاد ہو کنی ہی دور رشتہ کی یا دو یا زیادہ بہائیں یا بہن ہوں تو مائے
چہا حصہ ملے گا

جس صورت میں اولاد نہ ہو بیٹے کی اولاد ہو اور صرف ایک بہائی یا بہن ہو تو مائے پونچھائی تیسرا حصہ
زوجہ کے یا شوہر کے ساتھ جس صورت میں کہ اوسکا دادا حصہ لینے والا ہو چچا باپ کے لکن صرف بیٹہ کا تیسرا
حصہ پونچھائی بعد حصول زوجہ یا شوہر کے جس صورت میں باپ حصہ لینے والا ہو

دادا کو کچھ حصہ نہیں پونچھائی مال میں سے جس صورت میں باپ موجود ہے

جبکہ بیٹا متوفی کا ہو یا پوتا کنی ہی دور رشتہ کا ہو اور باپ نہ ہو تو دادا کو چہا حصہ پونچھائی ہے

دادا بیوں یا نانیوں کو کچھ نہیں پونچھائی جبکہ ماحیات ہو اور نہ دادا یا پوتہ لیکن کنی ہی اگر باپ زندہ ہو

دادا یا کنی کس درجہ کی ہوں خارج ہوتی ہیں دادا کی ہوتے ہیں لیکن صرف باپ کی خارج نہیں ہے

کیونکہ اُس کا رشتہ دادا کے سبب نہیں ہے

حصہ نانی کا چہا ہی اور بی حصہ دو کی کو ملتا ہے جس صورت میں باپ نہ ہو

دو یا زیادہ یا نانیان برابر درجہ کے برابر حصہ لینے ہیں چہا

لیکن دادا یا نانیان جو کہ رشتہ میں قریب ہیں شخص متوفی سے تو وہ خارج کرتے ادن دادا کو

یا نانیوں کو جو کہ دور کا رشتہ رکھتے ہیں

نانا اور نانا کی مستحق نہیں ہیں حصہ مقرری کی کیونکہ وہ ضمنی بزرگوار کہلاتے ہیں اور وہ شامل نہیں

حصہ داران مقرے یا غیر مقرری میں فصل سوم در باب دور کے رشتہ داروں کے

جس حالت میں کہ بیٹا یا بیٹی یا پوتا یا پوتی کنی ہی بعید رشتہ کی ہوں نہ باپ نہ مائے ہوں نہ کوئی اور

نہ

کے درجہ کا اور دادا ہونا نہ مانی نہ دادی نہ کوئی اور اوصاف کے درجہ کی دادی نہ بیوہ نہ شوہر نہ
خواہ سو بیٹا خواہ حقیقی نہ نسبتی بہائی حقیقی یا سویتے کے جو صرف ایک ہی باپ سے ہوں کتنے ہی بعد
رشتہ کے نہیں خواہ سو بیٹا خواہ حقیقی نہ چچا نہ چچا کا بیٹا کتنے ہی دور رشتہ کا تمام جنہیں کے کہلاتے
ہیں یا تو حصہ دار مقرری یا غیر مقرری تو بیشک اولاد اور پوتہ کی اولاد وارث ہوتے ہیں —
یہ لوگ دور کے رشتہ دار و غین اول درجہ کے کہلاتے ہیں

در صورت نہ ہونے تمام اولاد شخصوں کے جنکا اوپر ذکر ہے مانا اور دایان اور زانیان اس قسم کے
جو کہ نہ حصہ دار مقرری ہیں نہ غیر مقرری در نہ لین گے اور یہ دور کے رشتہ دار و غین دوسری درجہ کے کہلاتے ہیں
در صورتیکہ یہ پہلی بیوی نہ تو اولاد ہیں کی اور بیٹیاں اور در بیٹے الے بہائوں کے جو صرف ایک ہی ما
ہوں در نہ لیتے ہیں اور یہ دور کے رشتہ دار و غین سے تیسری درجہ کے کہلاتے ہیں

در صورت نہ ہونے انکے پہلے بیان اور چچا ماما کی طرف سے ماما اور خالہ وارث ہوتے ہیں اور یہ دور کے
رشتہ دار و غین سے چوتھی درجہ کے کہلاتے ہیں
در صورت نہ ہونے انکی کے اولاد ایسی پہلی اور چچا کی اور اولاد ایسے ماما اور خالہ کی جو صرف ایک
ہی ما سے ہوں وارث ہوتی ہیں

قواعد جو اوپر گزرنے سے عام صورتیں جاری نہیں در باب دور کے رشتہ داروں کی باعتبار حصہ داروں
غیر فرقی کی — اگر مال جسکا ترکہ ہونا چاہے ملکیت ہو کسی آباد علام کی تو آزاد کر نیوالا اور وارث
آزاد کر نیوالے کے در نہ لینے میں بسبب ترجیح انکی کے اور دور کے رشتہ داروں متوفی کے

قاعدہ پہلے اول درجہ دور کے رشتہ داروں متوفی کے کہلاتے ہیں کہ وہ لینے میں از روئی قریب ہوں
رشتہ کے اور جبکہ رشتہ میں برابر ہوں تو وہ جو دعویٰ رکھنے میں بسبب وارث کے ترجیح رکھتے ہیں
اور نہر جسکا دعویٰ طفیل وارث کے نہیں ہے — شلا بولے کی بیٹی اور نو کسی کا بیٹا برابر

۲۲
در صورت

۲۵

۲۶
چوتھی درجہ

۲۷
پہلی درجہ

۲۸
آزاد کر نیوالے

۲۹
قاعدہ پہلے

ہیں رشتہ میں سہ ماہیہ دادا کے لیکن اول کو ترجیح ہے اس کی سب سے کم پوتی وارث بنادو اس میں
 نہیں۔۔۔ اگر تھوڑی سی اقسیم کی اولاد میں سے برابر کے درجہ کے ہوں اور تمام برابر ہوں
 لحاظ ان شخصوں کے جن کے طفیل سے وہ دعویٰ کرتے ہیں لیکن جس بزرگوار کے درجہ میں مختلف
 ہوں یعنی مرد و زن ہوں تو ورثہ ہوگا بلکہ جب جس بزرگوار دن کے ایسے اختلاف میں مثلاً دو یا
 نو اسی کے بیٹے کی دو چند حصہ لینگی بلکہ دو بیٹی نو اسی کے بیٹی کی کہو کہ ایک بزرگوار پہلے
 کا مرد تھا اور اس کا حصہ عورت سے دو چند تھا

ورثہ لحاظ دور کے درجہ کے رشتہ داروں دو سرن قسم کا ہی مقرر کیا جاتا ہے الیٰ علیٰ ہر
 یعنی بڑی قریب ہونے رشتہ کے اور طور رشتہ داری اور جس ان شخصوں کے جن کے سب سے
 دعویٰ کیا گیا ہے جس اہل میں کہ دعویٰ کر نیوالے رشتہ رکھتے ہوں ایک ہی طرف سے لیکن جبکہ
 طرفین رشتہ کے مختلف ہوں تو تین حصوں میں سے دو حصہ با یک طرف والوں کو دینی جائے گا
 اور ایک حصہ مکی طرف والوں کو بقیہ لحاظ جس دعویٰ کر نیوالوں سے

یہی قاعدہ عمل میں آئے ہیں بلحاظ تیسرے درجہ کے دور کے رشتہ داروں کی مانند پہلے درجہ کے
 رشتہ داروں کی مثلاً بیٹی کی بیٹی اور بھائی کا بیٹا برابر ہیں رشتہ میں دادا سے لیکن اول کو
 ترجیح ہوگی اس سب سے کہ بہتیا وارث حصہ غیر مقرر کا ہی اور جس صورت میں وہ برابر ہیں بلحاظ
 میں تو قاعدہ جو کہ لکھا گیا ہے واسطے اول کے درجہ کے رشتہ داروں کے وہ عمل میں آسکتا ہے
 اس صورت میں بلحاظ چوتھے درجہ کے رشتہ داروں کے جو کہ کہا جاسکتا ہے وہ یہ ہے کہ اگر
 طرفین رشتہ کے برابر ہوں تو سب سے چچا اور خالاؤ کو ترجیح ہے سوتیلے بھائی اور وہ جو کہ رشتہ
 رکھتے ہیں صرف بسبب باپ کے ترجیح دیئے گئے ہیں انہی کو کہ صرف بسبب ماں کے رشتہ نہیں ہوتا
 بلکہ رشتہ برابر ہو مثلاً اس صورت میں کہ دعویٰ کر نیوالے حقیقی مامو اور سہ ماہیہ مامو

وہ حصہ عورت سے دو چند تھا

وہ حصہ مکی طرف والوں کو

وہ حصہ با یک طرف والوں کو

سے کہ مرد کو دو چند حصہ ملے گا عورت سے لیکن جس صورت میں ایک دعویٰ کرے والا رشتہ رکھتا ہے
 حرف بسبب باپ کے اور دوسرا دعویٰ کرے والا رشتہ رکھتا ہے بسبب ما کے تو دعویٰ کرے والا باپ کی
 طرف کا خارج کرنا ہی دوسرے کو بشرطیکہ طرفین اُن کے رشتہ کے ایک ہی ہوں مثلاً خاں حرف
 باپ کی طرف سے خارج کر لگی دوسری خاں کو جو حرف ما کی طرف سے ہے لیکن اگر طرفین اُن کی رشتہ
 کے مختلف ہوں مثلاً ایک دعویٰ واقعی ہو پی ہو اور دوسری خاں حرف باپ کی طرف سے
 تو اول کو بالکل ترجیح نہیں ہے اگرچہ وہ حاصل کرتی ہے دو حصہ بسبب باپ کی طرف کے رشتہ کے
 ورثہ اولاد شخصوں مرقومہ بالا کا مقرر ہوتا ہے بموجب قواعد مفصل ذیل کے — قریباً
 رشتہ کا دادر سے اول قاعدہ ہے — جس حالت میں قرابت رشتہ کی برابر ہو تو وہ دوا
 جو طفیل وارث کے دعویٰ کرتا ہے تو وہ وارث ہوتا ہے پیش از ایہ عویدار کے جو طفیل وارث
 کے دعویٰ نہیں کرتا یعنی ظاہر جس دعویٰ کرے والا اُن کے مثلاً چا زاد یا تانیا زادی وارث ہوتی
 ہے ترجیح میں پہونے کے پیش سے بشرطیکہ پہونے کو وہ رشتہ نہ کہتی ہو دونوں ما اور باپ سے اور رشتہ
 چچا تانیا کا حرف ما ہی کی طرف سے نہو — لیکن جس صورت میں بیٹا ایسے ہو جس کا جو ایک
 ما باپ سے ہو اور بیٹا ایسے خاں کا جو ایک ہی ما باپ سے ہو یا حرف ایک باپ ہی سے ہو
 دعویٰ کریں تو خاں زادہ خارج نہیں ہو سکتا پہونے زاد کی طرف سے مگر فرق یہ ہے کہ
 تین حصوں میں سے دو حصہ باپ کی طرف والیکو پہونے میں اور تیسرا حصہ ما کی طرف
 والیکو — اگر کچھ فرق نہ ہو درمیان طرفوں یا جس ان شخصوں کے طفیل جس کے دعویٰ
 کیا گیا ہے تو لحاظ رکھنا چاہئے خود جس ان شخصوں کا جو دعویٰ کرتے ہیں

۵۳
 رشتہ داروں کی
 ترجیح

۵۴
 رشتہ داروں کی
 اولاد کے

پہونے تقسیم کرنے ورثہ کے درمیان اولاد شخصوں مرقومہ بالا کے وہی قاعدہ جائز ہے جو نسبت
 اولاد اول جس کے رشتہ داروں کے ہی مثلاً دو بیٹا چچا تانیا یا کی پونگی دو چند حصہ ہونگی نسبت

دو بیویوں کی ایک لڑائی کے بشرطیکہ دونوں کی قرابت ایک ہی سی ہو اور ہر ایک تمام لڑائیوں میں برابر ہووے تو لڑائی طے ہونا چاہئے جس سے دعویٰ کرنا والا کوٹھا
 در صورت نہ ہونے اور کہ رشتہ دار کے اس شخص کو درجہ نہیں تھا جس کو بیویوں کی قرابت ہو اس لئے
 خواہ کسی شرط پر یا بشرط بشرطیکہ اس قرابت سے متوفی نہ لگنا ہو اور بشرطیکہ یہ ثابت ہو
 کہ وہ شخص رشتہ دار کا قرابت کیا گیا تھا اور خاندان کا ہے

در صورت نہ ہونے ان سے کہ اور وصیت نامہ کے مال کا کم کو بطریق لادارت کے پونہ بی بی لیکن بشرط
 ایسی صورت میں پونہ بی بی کو کوئی زرہ ہی دعویٰ کرنا والا ہووے

فصل چوتھی قواعد تقسیم میں بی گی

جس صورت میں دو دعویٰ دار ہوں ایک جنہیں آدمی حصہ ہو اور دوسرے کا چارہم تقسیم کرنا چاہئے
 چارے مثلا ایک نوہرہ اور ایک بیٹی ہے تو مال تقسیم کیا جاتا ہے چار حصوں میں جس میں اولیٰ ایک
 حصہ ملتا ہے اور دیکم کو دو — باقی کا چوتھ حصہ بیٹی کو پونہ بی بی ہے

جس صورت میں دو دعویٰ دار ہوں جنہیں ایک نصف حصہ ہے اور دوسرے کا آٹھواں تو لارم ہے
 کو مال تقسیم کیا جاوے آٹھ میں مثلا در صورت ہونے ایک حصہ اور ایک بیٹی کے مال تقسیم
 کیا جاتا ہے آٹھ حصوں میں جس میں چار حصہ بیٹی کو پونہ بی بی اور ایک حصہ کو — باقی چوتھ
 حصہ میں وہ بی بی کو ملے گی

کی صورت میں ایسے دو دعویٰ دار ہوں جنہیں ہو سکے کہ ایک حصہ چوتھائی ہو اور دوسرے کا آٹھواں تین
 ایسے دو دعویٰ دار ہو سکے ہیں کہ ایک ستم ہو نصف کا اور دوسرے چارہم کا اور تیسرا آٹھواں حصہ
 جس صورت میں دو دعویٰ دار ہوں جنہیں ایک کا چوتھ حصہ اور دوسرے کا تیسرا حصہ اور تیسرا حصہ
 دو دعویٰ دار ہوں تو مال تقسیم کیا جاتا ہے چار حصوں میں جنہیں ماکو دو حصہ اور باقی دو ایک حصہ بطریق مذکور

دو بیویوں کی ایک لڑائی کے بشرطیکہ دونوں کی قرابت ایک ہی سی ہو اور ہر ایک تمام لڑائیوں میں برابر ہووے تو لڑائی طے ہونا چاہئے جس سے دعویٰ کرنا والا کوٹھا

در صورت نہ ہونے اور کہ رشتہ دار کے اس شخص کو درجہ نہیں تھا جس کو بیویوں کی قرابت ہو اس لئے

خواہ کسی شرط پر یا بشرط بشرطیکہ اس قرابت سے متوفی نہ لگنا ہو اور بشرطیکہ یہ ثابت ہو کہ وہ شخص رشتہ دار کا قرابت کیا گیا تھا اور خاندان کا ہے

در صورت نہ ہونے ان سے کہ اور وصیت نامہ کے مال کا کم کو بطریق لادارت کے پونہ بی بی لیکن بشرط ایسی صورت میں پونہ بی بی کو کوئی زرہ ہی دعویٰ کرنا والا ہووے

فصل چوتھی قواعد تقسیم میں بی گی

جس صورت میں دو دعویٰ دار ہوں ایک جنہیں آدمی حصہ ہو اور دوسرے کا چارہم تقسیم کرنا چاہئے چارے مثلا ایک نوہرہ اور ایک بیٹی ہے تو مال تقسیم کیا جاتا ہے چار حصوں میں جس میں اولیٰ ایک حصہ ملتا ہے اور دیکم کو دو — باقی کا چوتھ حصہ بیٹی کو پونہ بی بی ہے

بہنچا ہے اور بائیں تین بائیں پہنچے ہیں

جس صورت میں دو دعویدار ہوں جن میں چھ حصہ ایک ہو اور دو ٹکٹ دوسرے کے مثلاً جبکہ ایک بائیں
دو بیٹیاں صرف دو دعویدار ہوں تو مال تقسیم کیا جاتا ہے چھ حصوں میں جن میں سے بائیں لیتا ہے ایک حصہ
بطلان اپنے حصہ ترکے اور دو بیٹیاں چار حصہ — باقی کا حصہ بائیں کو پہنچتا ہے

جس صورت میں دو دعویدار ہوں جن میں ایک کا حصہ تیسرا ہو اور دوسرے کا دو ٹکٹ مثلاً در صورت
ایک اور دو بہنوں کے مال میں حصوں تقسیم ہوتا ہے جن میں سے ایک حصہ لیتے ہی اور دو بہنوں کو حصہ

ایسے میں دو دعویدار نہیں ہو سکتے کہ ایک سے حق ہو چھ حصہ کا اور دوسرا تیسرا حصہ کا
جس صورت میں شوہر درخت لیتا ہے اپنی اولاد زوجہ کا نو اس صورت میں اس کا حصہ نصف ہی اور وارث

ہوں جو مستحق ہیں چھ اور ٹکٹ اور دو ٹکٹ کے مثلاً باپ یا مادہ نہیں تو لازم ہے کہ تقسیم کیا جائے
چھ حصوں میں

جس صورت میں ایک شوہر درخت لے اپنی زوجہ کا جو اولاد چھوڑ گئی ہو یا زوجہ درخت لے شوہر نے
اولاد کا حصہ ان ششوں کا ایسی صورت میں چارم ہے اور اور دعویدار مستحق ہیں چھ حصے تیسرے یا دو
کے تو تقسیم کیا جائے بارہ سے

جس صورت میں ایک زوجہ درخت لے اپنی شوہر کا جو اولاد چھوڑ گیا ہو اس کا حصہ اس صورت میں
اٹھواں ہوتا ہے اور اور دعویدار ہوں جو مستحق چھ تیسرے یا دو ٹکٹ کے ہیں تو لازم ہے کہ تقسیم کیا جائے
جس صورت میں چھ حصوں جن میں تقسیم مال مناسب ہو لیکن چھ مطابق ذات ہوں حصہ وار دہر پور سے
تو وہ زیادہ ہو سکتے ہیں سات آٹھ نو یا دس میں

جس صورت میں حصہ مادہ کے حدود ہوں اور پورے نہ بیٹھے ہوں تو وہ زیادہ کئے جا سکتے ہیں تیرہ
بندہ یا شش حصہ نہیں

جس صورت میں جو بیس حصہ ہوں اور وہ مطابق آتے ہوں تو وہ زیادہ کئے جاسکتے ہیں نہ مین
 فصل بانچون تو بعد تقسیم ان درمیان دفعہ دوار دئے

عدو البہین جو سٹو ہوں ادکو متاثر کئے ہیں

متداخل ان عدد و کو کئے ہیں کہ جب ایک کو ضرب دے کہ عدد میں تو وہ دوسرے برابر ہو جاوے
 متوافق وہ عدد کہلاتے ہیں جو کسی تیسرے عدد پر سے کہ تقسیم ہو سکیں

وہ عدد متباہن کہلاتے ہیں جبکہ کوئی تیسرا عدد دونوں کو بڑا تقسیم نہ کرے

سات قاعدہ تقسیم کے ہیں تین اولیٰ منحصر ہیں اور مطابقت تعداد داروں کے اور تعداد
 حصوں کے اور چار باقی منحصر ہیں اور مطابقت تعداد مختلف قسم کے داروں کی اور مطابقت تعداد
 ہر ایک قسم کے داروں کے ساتھ ان کے علیحدہ علیحدہ حصوں کے

اول ہم کہ جس حالت میں مطابقت عدد داروں اور عدد حصوں کی یہ معلوم ہو کہ بے حصہ
 مطابق ہیں تو اور کچھ حاجت حاصل نہیں — مثلاً جس صورت میں وارث ہوں باپ

اور دو بیٹیاں تو حصہ باپ کا چھٹا ہی اور بیٹوں کے دو ثلث اس موقع پر بموجب قاعدہ ایک چہ سے
 چاہے کہ تقسیم کیا دے چہ میں جنہیں سے ایک ایک حصہ والدین کو ملے اور باقی چار حصہ دو بیٹوں کو

دوسرے یہ ہے جبکہ اور مطابقت عدد داروں اور عدد حصوں کی یہ ظاہر ہو کہ وارث نہیں یا
 اپنا پورا حصہ اور کوئی تیسرا عدد تقسیم کرنا ہی دونوں کو لینے جبکہ متوافق ہوں مثلاً در صورت

ہونے باپ اور دس بیٹیوں کے — اس موقع پر بموجب قاعدہ ۶۱ کے تقسیم چہ سے
 کیا دینی لیکن جبکہ ہر ایک الدین نے لیدیا اپنا چھٹا حصہ تو صرف چار سے تقسیم ہو سیکر دیا

دس بیٹیوں کے جو پورے تقسیم نہیں ہو سکے اور اور مطابقت عدد داروں کے جو نہیں پائے
 اپنا حصہ پورا اور عدد حصوں کے جو آئے باقی رہے وہ ظاہر ہوتے ہیں متوافق یعنی دوسے

جس صورت میں

شخص

متداخل

متوافق

متباہن

قاعدہ تقسیم

مطابقت

تقسیم کر سکتے ہیں اس صورت میں کہ نصف عدد وارثوں کا یعنی ایک ضرب دیا جاویں۔
 اول عدد تقسیم کیے یعنی چہرے کے اسطر حصے اگر پانچ کو ضرب دو چہرے میں تو تیس ہوتے ہیں جن میں سے
 والدین بیوی کے دس بیچ پانچ فی اسم اور بیٹیاں بیس یعنی دو دو فی اسم

تیسرا یہی جبکہ اور مطابقت عدد وارثوں کے اور عدد حصوں کے یہ ظاہر ہو کہ وارث نہیں پاسکتے اپنا
 حصہ پورا اور ایک زیادہ ہو درمیان عدد وارثوں کی اور عدد حصوں کے جو کہ اول کے واسطے رہے
 اسکو ثابت کرتے ہیں مثلاً در صورت پہلے باب اور پانچ بیٹوں کے — اس موقع پر جو بقاعدہ ۹۱ کے

تقسیم کیے چہرے میں لکن جبکہ والدین نے پیدا اپنا حصہ چنانچہ صرف چار رہے تقسیم کو درمیان
 پانچ بیٹوں کے جو نہیں تقسیم ہو سکتے پورے اور عدد وارثوں کے منکوبہ پانچ حصہ نہیں ہو چکے سکتا اور
 عدد حصوں کے جو کہ اول کے واسطے رہی وہ متباہن ہیں — اس صورت میں قاعدہ یہ ہو کہ کل عدد وارثوں

یعنی پانچ ضرب دیا جاوے درمیان عدد اصل تقسیم کے اسطر حصے اگر پانچ کو ضرب دو چہرے میں تو تیس
 ہوتے ہیں جن میں سے والدین بیوی کے دس یعنی پانچ فی اسم اور بیٹیاں بیس یعنی چار فی اسم

چوتھے یہی جبکہ اور مطابقت مختلف قسم وارثوں کے یہ ظاہر ہو کہ ایک یا زیادہ قسم کے وارث
 نہیں پاسکتے اپنا حصہ پورا اور تمام قسم وارث متماثل ہوں یعنی برابر مثلاً در صورت ہونے چہرے

بیویوں میں دادیوں اور تین چچا کے اس صورت میں بقاعدہ ۹۱ کے تقسیم کیا دے چہرے
 — اول مطابقت کیا دے درمیان تمام قسم کے وارثوں اور اول کے علیحدہ حصوں کے

حصہ بیویوں کے دو ثلث لکن دو ثلث چہرے چار ہیں اور اگر چار مطابق کر ساتہ عدد چہرے
 بیویوں کے تو موافق میں یعنی دو سے تقسیم ہوتے ہیں — حصہ تین دادیوں کا بھی چہرے

لیکن چہرے کا ایک ہے اور اگر ایک کو مطابق کر دو عدد دادیوں کے ساتہ تو متباہن ہیں
 باقی حصہ جو ایک راوہ ہو نہ بیگیا تین چچا کو لیکر اگر ایک مطابق کر دین تو یہ بھی متباہن ہیں

سے سو یوں قاعدہ یہ ہے کہ حسین خود داروں کی مطابقت کجاوین سب ایک دوسرے کے ارودہ
 خابروں کے ساتھ داخل ہیں یا متباہن ہیں اور عدد تقسیم کرنیوالے جسے صورتیں خارج ہو کہ وہ متوافق ہیں
 اور اگر دو سے تقسیم ہو سکیں تو مطابقت کیجاوے نصف سے۔ نسبت بیٹوں کے پہلی مطابقت سے
 معلوم ہوا تھا کہ وہ دو سے تقسیم ہو سکے نہیں اس لیے بے نصف عدد انکا مطابق کیا جاوے
 ساتھ کل داروں اور چچاؤ کے جو وقت مطابقت متباہن معلوم ہوئے ہیں۔ اس طرح کی تین
 برابر میں تین کے اور تین برابر میں تین کے جو متماثل یعنی برابر ہیں تو قاعدہ یہ ہے کہ ایک عدد
 کا ضرب کیا جاوے درمیان عدد اصل تقسیم کے جیسے اگر تین کو ضرب دو چھ میں تو بارہ ہوں
 حسین بیان لینے دو ٹکٹ یعنی ۱۲ یا دو فی اسم اور درمیان لیگی چھ حصہ یعنی تین یا ایک
 فی اسم اور چچا لینے باقی کے تقریباً ایک فی اسم

یا چھ حصہ

یا چھ حصہ قاعدہ یہ ہے کہ جب اوپر مطابقت مختلف قسم کے داروں کے یا چھ حصہ کو ایک یا زیادہ قسم کے
 وارث نہیں پاسکتے ایسا حصہ پورا اور قسمن متداخل ہوں مثلاً در صورت ہونے چار بیٹوں
 تین داروں بارہ چچاؤ کے اس صورت میں کہ جب قاعدہ ۶۵ کے تقسیم کیجاوے ۱۲ سے۔ اس
 موقع پر اصل مطابقت کیجاوے درمیان مختلف قسم کے داروں کے اور ان کے علیحدہ حصہ حصہ کے۔
 حصہ چار بیٹوں کا چھ حصہ ہوا لیکن چھ حصہ بارہ کاتین میں اور اگر تین کو مطابق کرو عدد سے بیٹوں
 متباہن میں۔۔۔ حصہ تین داروں کا چھ حصہ ہے لیکن چھ بارہ کا ہے دو داروں کو مطابق
 کرو عدد داروں کے سے تو یہ بھی متباہن میں باقی حصہ جو سات رہے پہنچے ہیں ۱۲ چچاؤ کو ملے اگر
 سات کو مطابق کرو ۱۲ سے تو یہ بھی متباہن ہیں۔ قاعدہ یہ ہے کہ خود حسین داروں کی مطابقت
 کجاوین کل ہر ایک کا ساتھ لیں ہر ایک کے جیسے کہ پہلی مطابقت سے معلوم ہوا تھا کہ وہ متماثل
 ہیں اور مطابقت تمام داروں کے ساتھ ان کے علیحدہ حصہ کے اس طرح سے اگر کم کو ضرب دو ۱۲

تو بارہ ہوتے ہیں اور تین کو ضرب کو دو چار میں تو بارہ ہوتے ہیں جو متداخل ہیں قاعدہ چہ
 کہ بڑا عدد ضرب دیا جاوے درمیان عدد اصل تقسیم کے اس طرح سے اگر بارہ کو ضرب دو بارہ میں تو
 ۱۲ ہوتے ہیں جن میں سے بی بیان بیویگی چہ تارم یعنی ۳۶ یا نو فی اسم در بیان چہا حصہ یعنی ۱۲

یا فی اسم اور بی باقی کے کہ یعنی سات فی اسم
 چہا قاعدہ یہی جبکہ اور مطابقت مختلف قسم کے دار نوئی دریافت ہو کہ ایک یا زیادہ قسم کے وارث
 بہن یا سکتے اپنا حصہ پورا اور بعضی قسم کے وارث متوافق ہیں ایک دوسرے سے مثلاً چار بیٹان
 ۱۸ بیٹان اور ۱۵ ادا بیان اور چہ چار سو دین تو اس صورت میں بموجب قاعدہ ۶۶ کے اولی تقسیم سے
 ہوگی — اول مطابقت کیا جاوے درمیان تمام قسم کے وارثوں اور ان کے علیحدہ علیحدہ حصوں کے
 اس طرح کسی کو حصہ چار بی بیوی لکھا ہی اٹھواں لکن اٹھ ۸۴ کم تین ہیں اور اگر تین کو مطابق کر دو عدد
 بی بیویں کیسے تو متبائن ہوتے ہیں اور حصہ ۱ بیوی لکھا ہی دو غلٹ لکن دو غلٹ ۸۴ کم کے ۱۶ ہیں
 اور ۱۶ کو مطابق کر دو عدد اٹھارہ بیویں سے تو متوافق ہیں اور تقسیم ہو سکتے ہیں دوسرے

حصہ ۱۵ ادا بیوی لکھا ہی چہا لکن چہا حصہ ۸۴ کم کا ہی ۸۴ اور اگر کم کو مطابق کر دو عدد ۱۵ بیویں
 تو متبائن ہیں باقی حصہ غیر مقررہ جو ایک رہا ہو بھتائی چہ چار کو لکن ایک اور ۶ ہیں متبائن
 — اس صورت میں قاعدہ یہی کہ تین تمام دار نوئی مطابق کیا دیں اس میں ساتھ کل عدد در نوئی
 جس صورت میں کہ یکجہ مطابقت سے ظاہر ہو کہ متبائن ہیں اور ساتھ دفع یعنی عدد تقسیم کرنا ایک جس
 ظاہر ہو کہ متوافق ہیں اس طرح سے اگر چار کو ضرب دو دوسرے تو نو ہوتے ہیں ایک کم تو لازم
 کہ ایک عدد ضرب دیا جاوے ساتھ دوسرے کی اور جو اتہ لگے وہ مطابق کیا جاوے ساتھ
 بیشہ قسم کے اگر اسلے کہ پہلی مطابقت سے معلوم ہوتا ہی کہ یہ قسم متبائن ہی اس طرح سے اگر
 ۵ کو ضرب دو دوسرے تو ۳۶ ہوتے ہیں ۶ کم اور ۶ برابر ہیں ۵ اکہ ۶ کم اور ۶ برابر ہیں ۵ کے

قسم ہوگیو درمیان چار چار دیکھ لکھن یہ نہیں تقسیم ہو سکتی ہوگی اس موقع پر پشت درمیان
حصوں کیسے داروں کے جو نہیں پا سکتے اپنا حصہ پورا تحقیق کیجا دے پس ہم برابر ہیں ہر ایک کم
جو متباہن میں تو قاعدہ یہی کہ ضرب دیا جائے عدد اصل تقسیم کو بیچ کل عدد سے داروں کے — اس طرح
اگر ہم کہ کو ضرب دوم سے تو ۹۶ ہوتے ہیں اس موقع پر دوسرے دریافت کرنے حصوں پر ایک قسم داروں کے
ضرب دیا دے اصل حصہ کو جبکہ ہر ایک سمتی ہوتا بیچ اس عدد کے جس سے کل تمام اصل حصہ نکالنا
دیا گیا تھا — اس طرح سے اگر تین کو ضرب دوم سے تو ۱۲ ہوتے ہیں جو حصہ بیوہ کا ہی اور ۱۲ کو
ضرب دوم سے تو ۶ ہوتے ہیں جو حصہ بیوہ کی ہی اور بیچ کو ضرب دو چار سے تو ہر تین جو بیوہ کا
۸۳ بنظر دریافت کرنے حصہ ہر ایک شخص کے بیچ تمام قسم کے داروں کے دریافت کیا جاوے گا کہ تین
دفعہ عدد و مشخصہ ہر ایک قسم کے داروں کے ضرب دیا جا سکتا ہے درمیان عدد حصوں کے جو کہ اگر
دیا گیا ہر قسم کے داروں کو اس طرح سے اگر کو ضرب دو ۸ میں تو ۶ ہوتے ہیں اور کو ضرب دو ۸
سے تو ۴ ہوتے ہیں — اس طرح اس صورت میں ۸ ہوگا حصہ ہر ایک بیوہ کا اور ہم ہر ایک کا چار
موجود کے جو حصہ ہمارا عدد مطلوب یعنی ۹۶ ہوتے ہیں — یعنی جب ارادہ کری تو حصہ دوم
کرنے ہر ایک شخص کا ہر تین سے داروں کے تقسیم میں سے پس باقی تو حصہ ہر تین کا اصل سکوت اور
عدد اس فریق کے ہر ضرب کو خارج قسمت کو بیچ اس عدد کے کہ ضرب کیا تھا اصل سکوت میں واسطے
تقسیم کے پس حاصل ضرب کا حصہ ہر شخص کا ہی اس فریق سے مثلاً چھتے قاعدہ میں حصہ ہم بیوہ کا تھا
اور اگر کہ کو تقسیم کریں چار پر تو پونا پونا آتا ہی اس پونیکو اگر ضرب کریں ۸۰ میں جو ضرب کیا گیا
تھا اصل سکوت میں تو ۱۳ ہوتے ہیں یہ حصہ ہر بی بی کا ہی — اسی پر قبائس کے باقی اشخاص کا

فصل چہٹی درباب حجب کے

۸۴ حجب یعنی مانع ہونا ورنہ کا ہی یا تو بالکل یا تھوڑا سا — بالکل مانع آئینہ سے ہر مرد و عورت

حجب کا مطلب
ہے کہ جس شخص سے
نہایت سے
مختلف قسم کے داروں کے

حجب کا مطلب

بالکل جانا رہے اور نہ کسی سے پیچیدگی اور نہ کسی سے کم ہو جائے جس کا ورثہ دار حق
 ہوتا ہے بالکل خارج عمل میں الٹا ہی سبب الٹی قصورات کے جن کا قاعدہ چیتے میں ذکر
 ہے بالحبیب و میان میں آجائے ایک وارث کا کہ جبکہ ہونی ہے ایک دعویدار استحقاق ہونا
 پانے ورثہ کا لکن سبب و سبب کے درمیان آجائے کہ وہ حق ورثہ کا نہیں رکھتا
 ۸۵ وہ شخص جو بالکل خارج ہوتے ہیں سبب تصور ذاتی کے خارج نہیں کر سکتے اور ان کو
 خواہ بالکل خواہ نہ خواہ سبب کے وہ خارج ہوتے ہیں سبب و میان میں آنے وارث کے تو
 بعض اوقات تصور اس خارج کرتے ہیں اور ان کو
 ۸۶ مثلاً ایک شخص مر جاوے اور اس کے باپ ماد و بہنیں کا فرمودہ اس موقع پر پیش
 لکھ دیوگی باوجود ہونے دو کا فرمودہ جو خارج کی گئی ہیں سبب الٹی قصور کے لکن اگر وہ
 بہنیں تو باقی ہوتی ہیں حصہ کی اگرچہ بہنیں جو کہ ایک حصہ سے خارج کرتی ہیں ان کو
 خود بالکل خارج کی گئی ہیں سبب و میان میں آنے باپ کے
 ۸۷ اگر کوئی ایک وارث نہیں کا چہرہ دے اپنا حصہ کر کا کسی سبب سے سبب ہی لازم
 کوہ شامل رہے تقسیم میں مثلاً در صورت ہونی ایک شہر ایک ایک چھ کے حصہ میں
 نصف اور ایک ٹکٹ اس موقع پر بموجب قاعدہ ۶۴ کے مال تقسیم کیا جاوے چہرہ
 میں جن میں سے شہر ستمی تین حصہ کا ماد و حضوری اور چھ بطریق حصہ غیر متفرکی باقی
 ایک حصہ کا — فرض کرو کہ مال چہرہ لاکھ روپیہ کا ہی اور شہر خارج ہوا اس لیے دو حصہ
 کے — تو تقسیم کیجی دے اس طرح کہ گویا وہ حصہ دار تھا اور باقی کے چار لاکھ میں سے
 باکو بونہی پانچ دو اگر شہر حصہ دار نہ تھا تو کو صرف تیسرا حصہ چار لاکھ کا ملتا بجای
 ایک ٹکٹ چہرہ لاکھ کے بطریق اس کے حصہ غیر متفرکی باقی کا چھ کو پچھنی بطریق حصہ غیر متفرکی

بی

سبب و میان میں
 بالکل خارج عمل میں
 وارث کے تو

مثال

اس کے حصہ میں
 قاعدہ چیتے میں
 ایک شہر ایک ایک چھ کے

فصل شائیں بیج مول یعنی زیادتی کے

۸۸ زیادتی اس صورت میں ہوتی ہے کہ جب چند ایک حصہ دار ہوں جن میں کار ایک سختی ہی مقرر کی حصہ دار یہ بات دریافت ہو بروقت تقسیم حصوں کے جتنے حصوں میں مال کا تقسیم کرنا ضرور ہو کہ تمام حصہ دار اپنا پورا حصہ نہیں پاسکتے

۸۹ یہ بات وقوع میں آتی ہے تین صورتوں میں یعنی یا تو مال تقسیم کیا جاوے جسے چھ حصوں میں یا ۲۴ میں یا ۲۲ میں دیگر قواعد ۶۷-۶۸-۶۹ ایک مثال لکھتے ہیں کہ

۹۰ ایک عورت چھوٹے ایک شوہر اور ایک دختر اور باپ اس موقع پر تقسیم کرکے چاہے ۱۲ حصوں میں جسکے شوہر نے اپنا چوتھائی حصہ یعنی تیس حصے میں اور باپ نے اپنے دو حصوں کے یعنی ہم ملے تو صرف پانچ حصہ رہے بجائی ۶ کے واسطے بیٹی کے یعنی نصف جسکے شوہر آئیں گے وہ سختی ہوتی اس صورت میں عدد ۱۲ کو جن میں تقسیم کرنا مال کا مناسب تھا زیادہ کیا جاوے ۱۳ اسلئے کہ دختر کو چھ حصے مال کے مل جاویں

فصل آٹھویں بیج رد یعنی واپسی کے

۹۱ واپسی اس صورت میں ہوتی ہے کہ حصہ دار غیر مقرر ہو ورنہ نوبت بعد تقسیم حصوں کے دیکھائی ہی حصہ داروں کو اور مسئلہ یہ ہے

۹۲ یہ ہم صورت میں ہوتا ہے اول جس صورت میں کہ صرف ایک قسم کی وارث ہوں اور دوسرا ایک قسم کا ہوتا ہے جو سختی نہیں میں دعویٰ الہی کے مثلاً در صورت ہونے بیٹوں یا مہنوں کے بخت تقسیم کیا وے اتنی حصوں میں جتنے حصہ دار ہوں اور تقسیم کی اسے آئیں برابر

۹۳ دوم صورت میں وہ زیادہ قسم دار وارث ہوں اور بیٹوں سناہ اول کے جو سختی نہیں میں دعویٰ الہی کے مثلاً در صورت ہونے ایک اور دو بیٹوں کے گا کہ ہر حصہ

بہت

بہت

مثال

بہت

بہت

بہت

بہت

اور بیٹوں کا دولت - لازم ہے کہ تقسیم کیا جاوے اتنی حصوں میں کہ مطابق ہوں ساتھ حصول ہرگز
کے اور بقیہ کے پانچ حصہ کے جاوین جنہیں سے ما کو پہنچتا رہے ایک اور بیٹوں کو چار

بیٹوں

۹۴ سیوہم صورتیں ایک قسم کے حصہ دار ہوں اور تعلق رکھتے ہوں ساتھ اولیٰ جو مستحق
نہیں ہیں دعویٰ واپسی مثلاً در صورت ہونے ۳ بیٹوں اور ایک شوہر کے اس صورت میں کل مال
تقسیم کیا جاوے کم سے کم عدد میں جس میں وہ ہو سکے اور دین اس شخص کو اس کا حصہ جو باقی کیا
گیا ہی واپسی حصہ سے اس صورت میں وہ عدد چار میں شوہر لیگا ایک بطریق حصہ مورث کے باقی
۳ حصہ مورثی طور پر بیٹوں کو ملینگے اور واپسی کے لکھن اگر وہ اس طرح تقسیم نہ ہو سکے اور مثلاً
در صورت ہونے ایک شوہر چھ بیٹوں کے تین نہیں تقسیم ہو سکتے درمیان ۶ کے تو لازم ہے کہ نسبت

یکجا دے درمیان حصہ اور حصہ داروں کے اس طرح سے کہ اگر کم کو ضرب دوم سے تو ہوتا ہیں
اور پونہ ۶ تین سے تقسیم ہو سکتے ہیں تو قاعدہ یہ ہے کہ عدد چار جسمین ارادہ تھا تقسیم مالکا
ضرب دیا جاوے ۲ میں جو قسم کر سکتا ہے یعنی تیسرا - اس طرح سے اگر کم کو ضرب دوم
سے تو ہوتے ہیں جسمین شوہر لیگا ۲ بیٹیاں ۶ یا ایک ایک فی اسم اور اگر اسطاعت پر معلوم
ہو کہ متبائن ہیں مثلاً در صورت ایک شوہر اور پانچ بیٹوں کے عدد ۴ جسمین تقسیم مالکا ارادہ تھا
لازم ہے ضرب دیا جاوے یعنی کل عدد ۵ ان شخصوں کے میں جو مستحق رہے کم میں اس طرح
اگر کم کو ضرب دوم میں تو ہوتے ہیں جنہیں سے شوہر لیگا ۵ اور بیٹیاں ۵ یا تین تین فی

چھ بیٹوں

۹۵ چنانچہ جس صورت میں ۴ یا کم زیادہ قسم کے حصہ دار ہوں اور ساتھ ان کے دو ہوں
جو مستحق نہیں واپسی مثلاً در صورت ہونے ایک بیوہ چار دادیوں اور ۶ بیٹوں کے جو صرف
ایک سے ہوں اس صورت میں تمام مال تقسیم کیا جاوے کم سے کم حصوں میں جو ہو سکیں مگر چھ
او سکے سے کہ واپسی کا مستحق نہیں ہے جیسے بیوہ کا حصہ ہی چاہیائی تو کم سے تقسیم کریں بعد اس کے

کہ یہ وہ نسل لیلیا ہے اپنا حصہ یعنی ایک تہ سو باقی رہی واسطے تقسیم ہو چکے درمیان دادوں اور بیٹی
 بہنوں کے لکن حصہ داروں کو چاہی چٹا سو تیلی بہنوں کا تیسرا اور بنفردینے اور کے اپنی اپنے حصہ کے
 باقی کو تقسیم کرنا چاہئے ۵ میں لکن تیسرا اور چٹا حصہ دار کا سو ہوتے ہیں جو مطابق ہی ساتھ اس
 عدو کے جو تقسیم کرنا چاہئے درمیان اور کے جنہیں میں سو تیلی بہنیں لیونگی تو اور دادیاں ایک
 — اگر ایک ہی دادی ہوتی — اور صرف دو سو تیلی بہنیں کو چونکہ ضرورت نہ ہوتی کسی اور تقسیم کرنا
 دادی نے لیلیا ہوتا تیسرا حصہ اور بہنوں نے دو تہ — لکن بیٹا ہر ایک ۲ حصہ نہیں
 ہو سکتے درمیان ۶ سو تیلی بہنوں کے نہ ایک حصہ تقسیم ہو سکتا میں درمیان ہم اور دادی کے پورا
 بنفردینے کرنے اس بات کے کہ کسی عدو میں باقی کو تقسیم کرنا چاہئے تو لازم ہی کہ رجوع
 دادی تمامہ ہا توین تقسیم کے سب نسبت درمیان حصول اور حصہ دار کے لازم ہی کہ علیحدہ
 علیحدہ اور ملحق کجا دے اسطرح کے کہ اگر کو ضرب و دقیق سے تو ہوتے ہیں جو متوافق ہیں
 یعنی ۱ سے تقسیم ہوتی ہیں اور ایک کو ضرب و دقیق سے تو ہوتے ہیں ایک کہ جو تباہ ہیں
 کل تمام ایک قسم کے حصہ داروں کا مطابق کیا جاوے ساتھ نصف دوسری قسم کے حصہ
 داروں کے — اسطرح سے ۳ برابر میں ہم کے ایک کم اور یہ ہی تباہ ہیں لازم ہی کہ ایک
 عدو دو میں کا ضرب دیا جاوے ساتھ دوسرے اسطرح سے اگر کو ضرب و دقیق سے تو ۱۲
 ہوتے ہیں اور یہ عدو ضرب دے تباہ ہیں اصل عدو میں تقسیم کے یعنی ۱۲ میں اسطرح سے
 ہم کو ضرب ۱۲ سی تو ہم ہوتے ہیں جنہیں سے دادیاں لیونگی ۱۲ یا ہم را ایک سے اس قسم کے
 ۱۱ — ہم سے وہی نسبت رکھتے ہیں جو ایک کہ تباہی ہم سے اور سو تیلی بہنیں لیونگی ۱۱
 ہم فی اسم کو نہ ہم کو وہی نسبت ہی ۱۱ سے جو کو ۱۱ سے اور یہ کو باقی کے ۱۱ حصہ پختہ ہیں
 — ہر مختلف ہوتا ہی اگر حصہ ان شخصوں کے جو سختی میں واپس کے مطابق بہنوں ساتھ

ساتھ عدد کے جو بی ہے واسطے اونکے بعد مہیا کرنے صحت اس شخص کے جو سختی نہیں ہی الہ
 کا خلاف صورت ہونے ایک پورے نو بیٹوں کے اور ۱۰ داریوں کے اس موقع پر تقسیم کیا جاوے
 اول حصہ ملین کیونکہ یہ کم سے کم عدد ہے جس میں وہ تقسیم ہو سکتا ہے اور مخرج ہی پورے کے بعد کا
 — بعد اسکے کہ پورے نے اپنا حصہ لے لیا ہے تو یہ تقسیم پہلے چار میں درمیان بیٹوں اور ۱۰ داریوں
 مکن حصہ ۱۰ داریوں کا چٹائی اور بیٹوں کے ورثہ اور اس موقع پر واسطے دینے انکے حصوں کے
 مل تقسیم کیا جاوے درمیان ۶ ٹکڑوں کے لیکن چٹا حصہ اور ورثہ اس عدد کے ہوتے
 ہیں جو مطابق نہیں ہیں ساتھ اس عدد کے جو کہ تقسیم کرنا چاہئے درمیان انکے اس
 صورتیں قاعدہ یہ ہے کہ عدد حصہ الکا جو کہ سختی میں دالہ کی ضرب دیا جاوے ساتھ
 اس عدد کے جس میں پہلے تقسیم کرنا ضرورت تھا اس طرح کے کہ کو ضرب دو یا چ میں تو جائیں
 ہوتے ہیں جن میں پورے کو ۵ بونہیچے میں بیٹوں کو ۴ داریوں کو ۴ — لیکن یہ ظاہر ہے
 کہ ۴ نہیں تقسیم ہو سکتے ہیں درمیان ۹ بیٹوں کے اور ۱۰ داریوں کے تقسیم ہو سکتے ہیں درمیان
 ۹ داریوں کے پورے — واسطے حاصل کرنے اس عدد کے جس سے باقی تقسیم
 کیا جاوے عمل میں آوے کہ جو جب چھٹے قاعدہ تقسیم کے — اندازہ درمیان حصوں
 اور حصہ داروں کے لازم ہے کہ اول علیحدہ علیحدہ تحقیق کیا جاوے اس طرح اگر ۹
 کو ضرب دو سے ۱۸ ہوتے ہیں ایک کم اور برابر ہیں ۷ کے ایک کم یہ دونوں جو کہ
 متبائن ہیں تو کل ایک قسم کے حصہ دار دیکھا مطابق کیا جاوے ساتھ کل دس تقسیم
 — اس طرح چھ برابر ہیں ۹ کے کم کہ جو متوافق ہیں کیونکہ ۴ سے تقسیم ہو سکتے ہیں
 تو قاعدہ یہی کہ بیشتر حصہ ایک عدد دو یا چ کا ضرب دیا جاوے درمیان کل دس
 کے اس طرح اگر ۴ کو ضرب دو سے ۸ ہوتے ہیں اور جب ۷ ساتھ لگواؤ کو ضرب

۲۳
 دنیا جائے درمیان ہم کے اس طرح اگر چاہیں گے تو ۱۸ سے ۱۷ ہونے ہیں
 جنہیں سے بیٹھ کوٹھیں گے ۵۴ یعنی ۵۶ فی اہم کیوں کہ ۵۴ ہی اندازہ رکھتے ہیں ساتھ
 ۵۴ کے جوہر رکھتے ہیں ہم سے ۱۲ کوٹھیں گے ۱۲۶ یعنی ۱۲۶ فی اہم کیوں کہ ۱۲۶ ہی اندازہ
 رکھتی ہیں ساتھ ۵۴ کے جوہر رکھتے ہیں ہم سے ۱۲ کوٹھیں گے باقی کے ۹۰
 فصل نوٹوں درباب مناسخہ بنی نقل اور تحویل درز کے

۹۲ جس صورت میں ایک شخص سے اور چھوٹے دار و نوٹوں بعضی جنہیں کے درجہ میں پیش
 تقسیم مال کے تو زندہ دار و نوٹوں کا ہے فائدہ درز کا اور اس صورت میں قاعدہ یہ ہے
 کہ مال پہلے شخص متوفا کا تقسیم کیا جاوے درمیان اون دار و نوٹوں جو زندہ ہتے بروقت
 اسکی موت کے اور یہ فرض کیا جاوے کہ لیا اپنا اپنا حصہ موجود ہے سکا اٹھوٹے
 ۹۴ یہی قاعدہ عمل میں آتا ہے بلحاظ مال دوسرے شخص متوفا کے قطعاً اتنا فرق ہے
 کہ اندازہ یقین کیا جاوے درمیان عدد حصوں کے جسکا دوسرا شخص متوفا مستحق تھا
 بروقت اول تقسیم کے اور درمیان عدد کے جس میں تقسیم کرنا چاہئے اسکے مال کو دوسرے
 تقسیم کرنے کے تمام دار و نوٹوں

۹۸ اگر اندازہ قبائلی ہو تو قاعدہ یہی ہے کہ کل اور علیحدہ علیحدہ حصے پہلے تقسیم کے ضرب
 دیجاویں ساتھ کل حصوں کے جنہیں تقسیم کرنا چاہئے اسکا فرق پہلے تقسیم کیا
 اور ہر ایک حصہ پہلے تقسیم کے لازم ہے کہ ضرب دیا جاوے ساتھ عدد حصوں کے
 جسکا شخص متوفا مستحق پہلی تقسیم میں تھا

۹۱ اگر نسبت ہو متداخل یا متوافقی تو قاعدہ یہی ہے کہ کل اور ہر ایک حصے پہلی تقسیم کے
 ضرب دیجاویں ساتھ اصل عدد حصوں کے جنہیں تقسیم کرنا چاہئے پہلی تقسیم میں ضرور ہو

نصف فائدہ
 درز کے

۵۴

نصف

بعض

نصف

اور علیحدہ حصے پہلی تقسیم کے لازم ہی کو ضرب دے جاوےں ساتھ عدد اول کے جس
کا ششدر متنفاستی تھا پہلی تقسیم میں

نشان

۱۰۰ مثلاً ایک آدمی مرے اور چھوٹے ایک جو دو سمت زینب اور سیمان عمر اور نید دو بٹے
اور دو بیٹیاں سمت وزیرن اور خیرن جنہیں سے زینب اور وزیرن مر جاوےں پس ان
تقسیم کے اور اول یعنی زینب تو جا چھوٹے یعنی سوا اولاد کے اور دوسری شوہر یعنی وزیرن
علاوہ دارلان سے — اول تقسیم کیا جاوےں حصوں میں جنہیں سے بیوہ
ایک ۶ بیٹے ۴ انی اسم بیٹیاں ۷ فی اسم — بروقت فوت بیوہ کے جو جا چھوٹے ہی
اور چار لڑکے لڑکیاں جنکا ذکر اوپر ہے اسکا مال ۶ سٹکڑ زمین تقسیم کیا جاوےں جنہیں
سے ماستی ہے چھ حصے کی اور ہر ایک بیٹا و لڑکا اور ہر ایک بیٹی یا بچہ کی لکن چونکہ بقدر
نقل و شرکاء ہے تو ضرور ہے دریافت کرنا اندازہ تعداد حصوں کا جسکے وہ مستحق تھے پہلی تقسیم
میں اور درمیان اس عدد کے جہین تقسیم کرنا مال کا ضرور ہے — اس طرح سے اگر ۶
کو ضرب دو ۶ میں تو ۳ ہوتے ہیں جو متوافق ہیں یعنی ۶ سے تقسیم ہو سکتی ہیں تو علاوہ
یہ ہے کہ کل اور علیحدہ حصے پہلی تقسیم کی ضرب دے کر ۶ میں چھوٹے یا اس کا ہندو چھوٹے
کیسے نہیں ضرور تھا تقسیم کرنا مال کا دوسری تقسیم میں اس طرح سے اگر ۴ کو ضرب دو ۶ سے
۲۴ ہوئے ہیں اور ۴ کو ضرب دو ۶ سے تو ۲۴ ہوئے ہیں اور ۴ کو ضرب دو ۶ سے
۲۴ سے تو ۲۴ ہوئے ہیں لیکن چونکہ چھوٹے یا اس کا ہندو ۴ بس کا ہونے
مستحق تھا پہلی تقسیم میں صرف ایک ہی کو بیکہ احتیاج نہیں ہے ضرب دے کر اس سے حصوں کو
دوسرے تقسیم میں اور بروقت فوت ہونے ایک کے بیٹوں میں سے جو دو بہائی چھوٹے ایک
ہیں اور ایک شوہر تو اسکا مال اول تقسیم کیا جاوےں حصوں میں جنہیں سے شوہر مستحق ہے ۵

حصوں کا اس کے ہمائی دو حصوں کے فی اسم اور اس کی بہن ایک کی لیکن چونکہ یہ مقدم
 نقل و تحویل ترکہ کا ہے تو ضرور ہے تحقیق کرنا اندازہ کار بیان عدد حصوں کے متعلق وہ
 مستحق تھے پہلی تقسیم میں اور در بیان اس عدد کے جس میں ضروری تقسیم کرنا اس کے
 مال کا — لیکن اس نے حاصل کیا ۷۴ حصے سابق کی تقسیموں سے پہلے دو سری تقسیم
 ۱۴۴ سے پہلے — اس طرح اگر کو ضرب دوم سے تو ۷۴ ہوتے ہیں ۱۴۴ اور ۷۴
 برابر ہیں دس کے ۱۴۴ اور ۱۴۴ برابر ۷۴ کے ۱۴۴ اور ۱۴۴ برابر ۷۴ کے ایک کم جو بتا رہا ہے
 توقعہ یہی کہ کل اور علیحدہ حصے سابق کی تقسیموں کے ضرب دے جا دیں ۱۰ ایک
 عدد حصوں کیسے جن میں تقسیم کرنا ضرور ہو مال کا تیسری تقسیم ہیں — اگر کو ضرب
 دو ۱۰ سے تو ۸۸۰ ہوتے ہیں اور ۱۴۴ کو ضرب دو ۱۰ سے تو ۱۴۴ ہوتے ہیں اور ۱۴۴ کو
 ضرب دو ۱۰ سے تو ۱۴۴ ہوتے ہیں اور ۱۴۴ کو ضرب دو ۱۰ سے تو ۱۴۴ ہوتے ہیں اور ۱۴۴ کو
 ضرب دو ۱۰ سے تو ۱۴۴ ہوتے ہیں اور ۱۴۴ کو ضرب دو ۱۰ سے تو ۱۴۴ ہوتے ہیں —
 اس صورت میں حصے تیسری تقسیم میں ضرب دے جا دیں اس عدد حصوں کیسے جتنی ہیں
 متو مستحق تھے سابق کی تقسیم میں — اس طرح اگر کو ضرب دو ۷۴ سے تو ۱۴۴
 ہوتے ہیں اور ۱۴۴ کو ضرب دو ۷۴ سے تو ۱۴۴ ہوتے ہیں اور ۱۴۴ کو ضرب دو ۷۴ سے
 تو ۷۴ ہوتے ہیں — اسی سبب سے ۱۴۴ حصوں میں سے عمر بیٹا ایو بیٹا کا ۷۴
 ایک سو اور ۷۴ کے یعنی ۱۴۴ اور ۱۴۴ کا ۷۴ ایک سو اور ۷۴ کا ۷۴ ایک سو اور ۷۴ کا ۷۴
 ۱۴۴ سو پچاس اور ۷۴ کے یعنی ۱۴۴ اور ۱۴۴ کی ۷۴ اور ۷۴ کا ۷۴ —
 * فصل نون در باب مفقود الخیر یعنی گم ہونے والوں کے اور ایسے لوگوں کے جو پیش میں ہوں *
 مال ایسے شخص کا جو نہیں گم ہو گیا ہو کہ ہار گیا ہے ۹۰ سال تک — اور کیا ہے

اس حصہ میں کچھ زیادتی نہیں ہو سکتی کیونکہ درمیان واقع ہونے موت اور دیکھنا اور
کوئی شخص جو اس حصہ میں مر جاوے وارث ہو سکتا ہی اور کسی

۱۰۲ جو مفقود اور غائب شرکاتین وارث ہوں تو مال تقسیم کیا جاوے جہاں تک انکا حق ہے
وہ بیوی کے تمام حصہ تو نہیں وہ شخص زندہ ہو یا مردہ — مثلاً ایک شخص مر جاوے اور اس کا
دو بیٹیاں ایک بیٹا مفقود ہو اور اس کا ایک بیٹا ایک بیٹی ہو — اس صورت میں بیٹیاں
باو بیگ نصف مال فرما کیونکہ وہ تمام صورتوں میں انکا حصہ ہے لیکن بیوی اور بیٹوں کو کچھ نہیں
لیگا کیونکہ وہ خارج ہیں اگر کسی بھائی اس کا انکا باپ زندہ ہی

۱۰۳ جبکہ ایک شخص مر جاوے اور اس کا قبیلہ حاملہ ہو اور بیٹے ہو ورنہ تو حصہ ایک بیٹے کا لگتا
ہو اسے اس لحاظ سے کہ شہید یا بیٹا یا بیٹا ہو

۱۰۴ جس صورت میں ایک شخص مر جاوے اور اس کا قبیلہ حاملہ ہو لیکن اس کے کوئی بیٹا نہ ہو
اللا اور ایسے رشتہ دار ہوں جو وارث ہوتے نہ ہوتے نہ ہوتے اولاد شخص مر جاوے یعنی بھائی یا
بھین ہوں تو مال فوراً تقسیم نہیں کیا جاتا

۱۰۵ لیکن اگر وہ اور رشتہ ہو جو تمام صورتوں میں وارث ہوتے ہیں کسی حصہ کے مثلاً وصیت
ہونے یا مال تقسیم کیا جاوے گا اور مال بیوی چہا حصہ کی وہ ضرورت مستحق ہی اور ورنہ
اگر لڑکا زندہ نہ پیدا ہو گا تو اس کا حصہ ثلث ہو جاوے گا

فصل گیارہویں در باب اتفاقاً مر جانے شامل بہت لوگوں کا

۱۰۶ جس صورت میں دو یا زیادہ شخص کسی اتفاق سے قریب ایک وقت کے مر جاویں تو بموجب
ایک راس کے فرض کیا جاوے گا کہ چھوٹے بزرگ جیسا لیکن بموجب بہت قاعدہ سترہ کے
یہ فرض کیا جاوے گا کہ موت سبکی سے ہوئی اور مال جو کہ چھوٹے بزرگ کے تقسیم کیا جاوے گا

سبب نہیں
نقصان
وارث ہو

سبب نہیں
موت نہیں
موت نہیں

سبب نہیں
موت نہیں
موت نہیں

سبب نہیں
موت نہیں
موت نہیں

سبب نہیں
موت نہیں
موت نہیں

سبب نہیں
موت نہیں
موت نہیں

سبب نہیں
موت نہیں
موت نہیں

دارثوں میں اس طرح ہو گیا کہ درمیان کے دارث جو مر گئے ایک ہی وقت ساتھ اصل مالک کے پیدا نہیں ہو سکتے

فصل بارہم در باب تقسیم مال متوفی کے

جو حسابی میں بیان کیا گیا ہے تعلق کر کے تحقیق کرنے حصول جسکے تمام دارث مستحق ہیں جسکے مناسب عدد و حصوں کا جس میں مال تقسیم ہونا چاہئے دریافت ہو گیا ہی یہ کم واقع ہوا ہے کہ مال شریک ملحق ہوتا ہی ساتھ ایسے عدد کے یعنی دریافت ہو کہ مال تقسیم کیا جاوے درمیان ۱۰ یا ۵ حصوں کے تقسیم واقع ہوا ہو کہ مال متوفی کا قیمت دشن یا چش روپیہ یا شریفیہ کا پورا ہو سکے۔ واسطے دریافت کرنے مناسب حصوں مختلف قسم کے

دارثوں کے اور قرضداروں کے ایسی مقدمین قواعد مفصلہ ذیل لکھے گئے ہیں

۱۰۸ جسکے عدد اُن حصوں کا دریافت ہو جاوے جنہیں مال تقسیم کرنا چاہئے اور عدد حصوں کا جسکی ہر ایک قسم کے دارث مستحق ہیں تو لازم ہے کہ پہلا عدد متعادل کیا جاوے ساتھ عدد کل متوفی کے۔ اگر یہ عدد مقبض ہوں ایک دوسری قواعد یہ ہے کہ ہر ایک قسم کے دارثوں کا ضرب دیا جاوے درمیان عدد مال کے اور عدد جو ضرب سے ماہتہ لگے تقسیم کیا جاوے عدد اُن حصوں کے سے جنہیں مناسب تھا تقسیم کرنا مال کا مثلاً اگر ایک آدمی مرے اور اس کے ایک بیوہ اور دو بیٹیاں اور ایک چچا بیٹا اور مال چش روپیہ کا ہو۔ اس صورت میں مال اول تقسیم کیا جاوے درمیان ہم حصوں کے جنہیں سے جوہ مستحق ہو ۳ حصوں کی اور بیٹیاں ۲ کی اور چچا ۱ کا۔ اس موقع پر بنظر دریافت کریں کہ کتنی حصوں مال پس ماندہ کے بعد دارث مستحق ہیں قاعدہ مرقوم بالا عمل میں آوے۔ اسطرح سے اگر کو ضرب دو ۵۴ سے تو ۷ ہوتے ہیں

دارثوں کے حساب

قاعدہ

اور ۱۶ کو ضرب دودہ سے تو ۱۴ ہوئے اور ۱۶ کو ضرب دودہ سے تو ۱۲ ہوئے پس اگر
۵۶ کو تقسیم کرو ۱۴ سے تو ۴ ہوئے پس ۱۴ کو تقسیم کرو ۱۴ سے تو ۱۶ ہوئے
پس ۱۶ کو تقسیم کرو ۱۴ سے تو ۱۴ ہوئے پس

۱۰۹ اگر عدد متوافق نہ ہوں قواعد یہ ہوں کہ حصہ ہر ایک قسم کے حصہ داروں کا ضرب دیا
جاوے و میان اس عدد کا جو تقسیم کرتا ہے مال ترکہ کو اور جو اس ضرب سے باقی رہے تو
وہ تقسیم کرنا جاوے اس عدد سے جو تقسیم کرتا ہے حصہ ہر ایک قسم کے حصہ داروں کا مال کا
مثلاً ایک آدمی مر جاوے اور چھ بیٹے ہی وارث بن جائیں تو اگر ہر ایک کو مال کا حصہ
کا۔ اس صورت میں چونکہ پچیس مال کا حصہ ہر ایک قسم کے حصہ داروں سے تو مطابق نصف
ہوگا اگر ۱۶ کو ضرب دودہ سے تو ۱۴ ہوئے پس ۱۴ کو ضرب دودہ سے تو ۱۲ ہوئے
پس ۱۲ کو ضرب دودہ سے تو ۱۰ ہوئے پس ۱۰ کو ضرب دودہ سے تو ۸ ہوئے پس ۸ کو ضرب دودہ سے تو ۶ ہوئے
پس ۶ کو ضرب دودہ سے تو ۴ ہوئے پس ۴ کو ضرب دودہ سے تو ۲ ہوئے پس ۲ کو ضرب دودہ سے تو ۱ ہوئے
پس ۱ کو ضرب دودہ سے تو ۰ ہوئے پس

۱۱۰ اگر دریافت کرنا ضرور ہے عدد حصول مال کا جبکہ ہر ایک وارث تقویراتی ہو
لازم ہے کہ عمل میں آوے مگر اتنا فرق ہے کہ عدد مال کے مطابق گنے جاوے نہ جائے
حصہ کے جو کہ اول دیا گیا تھا ہر ایک وارث کو اور ضرب اور تقسیم عمل میں آوے بقیہ
مقررہ بالا کے۔ مثلاً بیچ مقدار مال کے اصل حصہ ہر ایک بیٹے کا تھا ۵ اور اگر کوئی
دو بیٹے سے تو ۱۰ ہوئے پس ۱۰ کو تقسیم کرو ۱۴ سے تو ۱۶ ہوئے پس

۱۱۱ بروقت تقسیم مال کے درمیان فرض خوانہوں کے قاعدہ یہی کہ کل رقم ان کے فرض کی
لازم ہو کہ ہووے عدد حصہ ہر ایک قسم کے حصہ داروں کا مال کا اور ہر ایک فرض خواہ کے حصہ

صحت
میں

صحت
میں

فرض
میں

نام نہی کہ مقور کیا جاوے بطریق اولیٰ حصہ کے — مثلاً فرض کرو کہ ایک قرض ایک
 قرض خواہ کا ۱۶ روپیہ ہے اور دوسرے کے پانچ روپیہ اور تیس کے ۳۴ اور قرض دار نے چاروں
 مال ۳ روپیہ کا — بسبب عمل میں لاندہ طریق مندرجہ قاعدہ ۱۰۹ کے یہ معلوم ہوگا کہ چاروں
 میں سے ۱۶ روپیہ واجب ہے مستحق ہی ۱۴ روپیہ کا اور قرض خواہ پانچ روپیہ کا مستحق ہی ۱۴ روپیہ کا
 اور تیس ۳ روپیہ کا مستحق ہی ۱۴ روپیہ کا

فصل تیسویں در باب تقسیم مال کے

۱۱۳ بصورتیں دعویٰ کریں کہ شخص تقسیم مال کا جو انکو بطریق درشت کے لایا ہے تقسیم مال کا
 کرے اور اس طرح جسے جب تک ایک وارث دعویٰ کرے تقسیم مانع نہ ہوگا اور اگر کسی کو
 بشرطیکہ اس کے تقسیم کرنے سے فائدہ ہو اس سے مستثنیٰ ہو اور کسی نقصان نہ ہو
 ۱۱۴ لیکن جو صورتیں مال غنیمت کے ہونے سے بچنے کے لیے تقسیم کے اس کا تمام اجزاء میں تو تقسیم
 تمام شامل داروں کے ضروری اور اس صورت میں بھی جبکہ مال مشتمل ہے مختلف قسم کی
 ۱۱۵ بدقت تقسیم مال کا بشرطیکہ روپیہ نہ ہو تو لازم ہے کہ مال تقسیم کیا جاوے علیحدہ خصوصیتیں جو
 ہر حصوں میں شامل رہیں کیسے ہر ایک حصہ لازم ہے کہ قیمت مقور کیا جاوے اور حصہ دلوا یا جاوے

اور عمل میں آوے بموجب قریب یعنی چٹھی ڈالنے کے

۱۱۵ ایک اور عام طریق تقسیم کا یہ مذریعہ شرکت میں بیٹے پیدا داری کے بحضور
 کہ ایک وارث حاصل کرتا ہی فائدہ مال کا باری باری سے لیکن طریق مذکورہ میں تقسیم نہیں
 ہو سکتی ہے اور جب شرک کے چار علیحدگی اور دوسرا عرف علیہ کی آمد کی تو پہلا دعویٰ مستحق
 ہی ترجیح کا الے صورتیں جو ہو سکیں *

*** نام ہونے مسائل اور طریقہ مذہب اہل سنت جماعت کے جنوری ۱۸۴۲ء ***

یہ تقسیم مال کا طریقہ ہے جو
 درشت کے لایا ہے تقسیم مال کا
 کرے اور اس طرح جسے جب تک
 ایک وارث دعویٰ کرے تقسیم مانع
 نہ ہوگا اور اگر کسی کو بشرطیکہ
 اس کے تقسیم کرنے سے فائدہ ہو
 اس سے مستثنیٰ ہو اور کسی
 نقصان نہ ہو

باب دوسرا بیچ بیان وراثت کے بموجب ہر ایک کے

۱۔ بموجب مسئلہ اس فرقہ کے حق و رشتہ کا واقع ہوتا ہی تین مختلف طرح سے —
 ۲۔ اول درجہ واقع ہوتا ہی لبیب بن کے دوسرے لبیب کا بیچ کے تیسری لبیب کے
 ۳۔ پہلی درجہ وارثوں کے ہیں جو درجہ لیتے ہیں لبیب قرابت کے اور جب تک کوئی ہو سہ
 اول درجہ کا وارثوں کے سے کو عورت ہی ہو تو دوسری درجہ میں سے کوئی وارث نہیں لے
 سکتا اور جب تک دوسرے طبقہ سے کوئی ہو تو تیسرے درجہ میں سے وارث کیسے نہیں
 مل سکتا

جس میں
حق و رشتہ کی
بیان اور شک

۴۔ اول طبقہ مثل ام ولدین والدین ہیں اور اگر کوئی اور پوتوں کو لگتی ہی اصل رشتہ کے
 ہوں جنہیں قرابت کے رشتہ کا خارج کرتا ہے دوسرے رشتہ دار کو — دونوں والدین یا
 ایک رشتہ کا پوتے یا پوتی کے پیشگی لکن ایک پوتا نہیں وارث ہوتا اس لیے ساتھ ایک
 بیٹے کے اور نہ بیٹی کے ساتھ لے سکتے

اس میں
اول طبقہ کا
رشتہ

۵۔ بہر طبقہ تمام کیسا ہی ہو دوسرے میں اول محمد در دوسری غیر محمد بن اول
 جسکی جگہ میں اول محمد والدین وارث نہیں ہو سکتے اور دوسری اس کی جگہ میں
 اولاد جسکی جگہ میں اولی اولاد وارث ہیں — ہر ایک شخص ایک قسم کا خارج نہیں
 کرتا کسی شخص دوسری قسم کو اگرچہ اس کا رشتہ متوال کے ساتھ نہ ہو قریب ہو لکن
 اشخاص ہر ایک کے خارج کرتے ہیں ایک دوسرے کو باوجود قرابت ان کے رشتہ کے

مضمون

۶۔ کوئی دعویدار مستحق نہیں ہی درجہ کا ساتھ اولاد کے لکن والدین یا شوہر اور بیوی
 ۷۔ اولاد شوہر کی اپنی حصہ پونہ کا اور اولاد بیوی کی اپنی حصہ پونہ کا اگر کوئی ہی حصہ نہیں
 ۸۔ دوسرا طبقہ مثل ہے دادا اور دایا ہیں اور سرگرموں اور بہائی پوتوں اور پوتیوں کا

اس کے
ساتھ اولاد
کے
رشتہ کی
بیان اور شک

میں کو وہ کتنی ہی منزل میں پہنچیں سے قریب کہ رشتہ دار خراج کو کہتے ہیں دوسرے رشتہ دار کو کہتے ہیں۔۔۔ برادر اور بہنیں شامل وارث ہو سکتا ہے اور ادا یا دوا کی اور بہنیں وارث ہو سکتا ہے ہائی یاہن کے اور پوتا بہن یا کھنیں وارث ہو سکتا ہے بہن یا بہن کے

۹ یہ طریقہ ہی دو قسم میں منقسم ہے یعنی دادا اور اور بزرگ کہیں اور بہنوں اور اونکی اولاد میں دو تو بہنیں غیر محسوب ہیں اور اوکے وارث اٹھا اور اونکی طرف غیر محدود ہو سکتے ہیں۔۔۔ ایک کہ جس ایک طبقہ کا بہنیں خراج کرتا ایک شخص دوسری قسم کے کو گوارا رشتہ متوفی ہے زیادہ قریب بہن لیکن کتنی ہی دو قسموں کے البسین خراج کرتے ہیں ایک دوسرے کو اتنی اندازہ اونکی قرابت کے

۱۰ غیر اہل طبعہ مشتمل ہو چکا اور مامو اور خالا اور اونکی اولاد میں اور قریب کے رشتہ دار خراج کرتا ہے دور کے رشتہ دار کو بیٹا یا بہن وارث ہو سکتا ہے ساتھ چچا کے یا بہنوں کے اور بیٹا یا بہن کے ساتھ مامو یا خالا کے

۱۱ یہ طبقہ غیر محدود ہے طرف بزرگوں اور اولاد کے اور اونکی بہنیں یا بھید وارث ہو سکتے ہیں لیکن جب تک ایک خاں یا چچا ہو سکے تو اونکی اولاد وارث بہنیں ہو سکتی چچا اور خالا حصہ لیتے ہیں شامل الاصل ہو سکتے ہیں بعض کے ہون اور بعض سویتے۔۔۔ ایک چچا صرف ایک باپ خراج کیا ہے اور کسی چچا کی طرف سے جو کہ ایک باپ ہے ہو اور بیٹا ایک سنگ چچا کا خراج کرتا ہے ایک سویتے چچا کو

۱۲ در صورت نہ ہو تو نام و نشان کے چچا اور مامو اور خالا باپ اور بھید وارث ہیں اور در صورت نہ ہو تو۔۔۔ کہ ایک کو کہتے ہیں دوسرے رشتہ کے ہون وارث ہیں

حصہ

بہن یا بہن کے
وارث ہو سکتے ہیں

علاقہ دار

بہن اور خاں
بہن وارث ہیں

موجب ان کے رشتہ قرابت کے شخص متوفی ہے — در صورت انہوں نے نام نہ لکھا تو ان سے
چچا اور ماما اور خالہ دادا دادیوں پر دادا پر دادیوں کے ورثہ ملتے ہیں موجب ان کے وجہ
قرابت کے شخص متوفی ہے

۱۳ ہر عام قاعدہ کی کو حقیقی خارج کرتے ہیں غیر حقیقی کو جو ایک درجہ کم ہوں لیکن یہ قاعدہ
عمل میں نہیں آسکتا نسبت ان شخصوں کے جو مختلف درجہ کے ہوں — مثلاً سگ بھائی
یا بہن خارج کرتے ہیں سو بیٹا بھائی یا بہن کو لیکن بیٹا سگ بھائی کا نہیں خارج کرتا سو بیٹا
کو اس سب سے کہ وہ مختلف درجہ کے ہیں لیکن وہ خارج کرتا ہی سو بیٹا بھائی کے لیے کہ جو ایک
ای سی طرح سے گچا نہیں خارج کرتا سو بیٹا بھائی کو باوجود اس بات کے کہ وہ خارج کرتا ہی ہو
چچا کو

۱۴ قاعدہ در باب خارج ہونے سو بیٹا کے سگیلی طرف سے مقید ایک درجہ پر مبنی ہے
یا بہن کے اولاد کے مثلاً اکثر بہتی اہا بننے جگا باپ کا تھا نہیں خارج کرتے اپنے سو بیٹا
چچا یا بھوپتی کو الا اس صورت میں کہ ایک بیٹا سگ چچا کا ہوے اور ایک چچا سو بیٹا ہووے
صرف ایک ہی باپے تو اخیر والا خارج کیا جاسکتا ہے پہلے کے طرف سے ۱۵ یہ قاعدہ خارج کرنے کا
نہیں عمل میں آتا نسبت چچا اور بھوپتیوں کے جو مختلف طرف کے رشتہ دار ہوں متوفی ہے
مثلاً ایک سگ چچا یا بھوپتی نہیں خارج کرتی ماما یا خالہ سو بیٹا کو لیکن ایک چچا یا بھوپتی
خارج کرتے ہیں ایک ماما یا خالہ سو بیٹا کو اور اسی طرح سے ایک ماما یا خالہ سگ خارج کرتے
ہیں ماما یا خالہ سو بیٹا کو

۱۶ اگر ایک آدمی چھوڑے ایک سو بیٹا چچا اور سگ خالہ تو شخص اول لیگا وراثت اس سے
سے کہ وہ باپ کی طرف سے دعویٰ کرتا ہے اور دوسری اپنی خالہ لیگی ایک نسبت باپ کے

در باب
قرابت
قرابت
قرابت
قرابت

قاعده
قاعده

در باب
قرابت
قرابت
قرابت
قرابت

در باب
قرابت
قرابت
قرابت
قرابت

دوسرے کے مال طرف سے کہو کہ مال تقسیم ہوا ہوتا درمیان والدین کے کسی اندازہ پر اگر دعویٰ کر نیوے ہوئے بجای ججا اور خالہ کے

۱۷ یہ جو عام قاعدہ ہے کہ جو رشتہ رکھتے ہیں طرف سے ایک ہی باپ یا مائے خاں کر سکتے ہیں انکو جو کہ رشتہ رکھتے ہیں صرف بسبب مائے نہیں مل میں آسکتا بیچ مقدمہ ان شخصوں کے جکے واسطے حصہ مقرر میں کیا گیا ہے

۱۸ اگر ایک شخص جوڑے ایک سگی بہن اور ایک بہن جو صرف ایک سے ہو سگی بہن بیگی نصف مال اور سونہلی چٹا حصہ یعنی جوڑا وہ سگی بہن کو پونچھ لگا اور اگر ایک بہن جو صرف ایک سے ہی زیادہ ہوں تو اوکو ثلث پونچھ لگی اور باقی کے دو ثلث سگی بہن کو پونچھتے ہیں

۱۹ جس صورت میں دو وارث ہوں ایک جنہیں کا دو چند رشتہ رکھتا ہو مثلاً اگر ایک آدمی مرے اور چھوڑے ایک مامولہ یا چچا جو کہ سونہلی کا مامولہ ہی ہو تو پہلا بیگاکا ثلث اور دوسرا دو ثلث اور سونہلی کو نصف کا بھی اس سے حصہ میں سے جو کہ بطریق ذیل کے پونچھ لگی مامولہ کو اور اس طرح سے وہ پادیکہ حصہ میں سے اور چھٹا حصہ چھٹی و بیوی دوم وہ شخص جو ورثہ لیتے ہیں بسبب نکاح کے وہ شوہر اور بی بی میں جو کسی صورت میں خاں نہیں ہو سکتے اور شوہر کا حصہ آدمی اور زوجہ کا جو تہائی جس صورت میں کہ اولاد نہ ہو اور چھٹا حصہ شوہر کا ہوتا ہے اور آٹھواں بیوی کا در صورت ہونے اولاد کے

۲۰ جس صورت میں ایک زوجہ مرے اور کوئی اور اس کا وارث نہ ہو تو تمام مال اس کے شوہر کو پونچھ لگا اور جس صورت میں شوہر مرے اور سوا بیوہ کے اور کوئی اور اس کا وارث نہ ہو تو

فصل در بیان وصیت

فصل در بیان وصیت

فصل در بیان وصیت

ہو سکو عورت جو نہا حصہ مالکا ہو پنچا ہی اور باقی ۳ حصہ حاکم کے بین بطریق لا دارت کے
۲۲ اگر کوئی بیمار آدمی نکاح کرے اور اس بیمار میں مرچا دے لیکن دخول کے نوا کوئی زہر
ور نہ نہیں لیکن اس کے مالکا نہ مرد و دارت ہو سکتا ہے اگر زہر پہلے مرچا دے ایسی
حالت مذکورہ میں — لیکن اگر ایک عورت بیمار نکاح کرے اور اس کا شوہر مرچا دے
اس سے پہلے تو وہ دارت ہوگی اس کی باوجود اس بات کے کہ کثرت طر قو مہ بالا عمل میں نہ آئی ہو
اور باوجود اس بات کے کہ اس سے شفا نہیں پائی اس میں بیماری سے

۲۳ اگر کوئی شخص بیمار میں طلاق دے اپنی جو کو تو وہ دارت ہوگی نہ طبعک وہ مرچا دے
درمیان ایک برس کے روز طلاق سے اسی بیماری سے لیکن اگر ایک برس سے زیادہ زہر
ہو گا تو وہ عورت دارت نہیں ہو سکتی

۲۴ در عورت ایسی طلاق کے جس سے پہلے نکاح جائز ہو سکے اگر شوہر مرچا دے درمیان
۱۰۰ دن کے یا عورت مرچا دے درمیان اس عرصہ کے تو وہ دونوں مستحق ہیں وراثت ال
ایک دوسرے

۲۵ زہر سبب مشعہ کے مستحق نہیں ہی در نہ کے
۲۶ سیومہ جو دارت ہوئی بول سبب دلا کے وہ بھی نہیں دارت ہو سکتے جتنا کہ نئی دعویدار
سبب رشتہ یا نکاح کے ہو

۲۷ دلا ہی دو قسم کا وہ دلا جو کہ حاصل ہوتا ہی آزاد کرنے سے جبکہ آزاد کرنے والا سبب آزاد
کرنیکے حاصل کرتا ہی ایک حق در نہ کا اور دوسرا منحصر ہی اور آپس کے معاملہ کے یعنی جیسو
دو شخص آپس میں معاملہ کرتے ہیں در سبب ایک دوسرے کے آپس میں دارت ہو نیکا —
۲۸ دعویدار پہلی قسم کے خارج ہونے میں طرف سے دعویدار دن پہلی قسم کے

عقود
نہا حصہ مالکا
بیمار

کے
کے
کے

کے
کے
کے

کے
کے
کے

کے
کے
کے

کے
کے
کے

۲۹ عام قاعدہ اخراجاً بموجب اس فرقہ کے یکساں ہے سہ قاعدہ سیزون کے
مگر اتنا فرق ہے کہ غیر نہیں ہی رشتہ مرد و زین — اس طرح سے بی خارج کرتی ہے
یونیکو اور ماٹو خارج کرنا ہے باپ کے چچا کو مگر بموجب سیزون کے ایسی صورتیں ہیں کہ نصف ملتا
وہ نامو بالکل خارج ہوتا ہے باپ کے چچا کی طرف سے

۳۰ اختلاف متابعت حاکم مانع نہیں ہی ورثہ کا اور قتل خواہ واجب ہو یا اتنا ان سے نہیں خارج
کرنا ورثہ سے — قتل جس سے ورثہ جاتا رہتا ہی لازم ہی کہ ہر عدل اور ظلم سے

۳۱ عدد حصوں کا جسمین ضرور ہو تقسیم کرنا مالکا نہیں زیادہ کیا جاسکتا اگر تمام وارثوں کو
پورا نہ پہنچی — ایسی صورتیں بموجب اندازہ کے کمی کی جادے حصہ میں سے الٹا
کے جو کہ بموجب خاص موقعوں کے محروم کیا جاوے اپنے حصہ مقرر ہے یا حصہ کسی اور وارث

سے جسمین کمی ہو سکے مثلاً در صورت ہونے ایک شوہر ایک بیٹی اور والدین کے حصہ
اس موقع پر الٹ تقسیم کیا جاوے بارہ میں جسمین سے شوہر یا بیگناہ یعنی ہر نام اور والدین

۳۲ حصہ نہیں سے دو یعنی ۴ اور بیٹی آدھا لیکن بجائی ۶ یعنی نصف جس کے وہ مستحق ہے یعنی
نصف جس کے وہ مستحق ہے اس کے لئے ۵ حصہ رہتے ہیں اس صورت میں بموجب سیزون

کے ایک ۱۳ حصہ ہو جاتا کہ بیٹی کو ۶ حصہ ملے لکن بموجب ۱۱ یا سیزون کے بیٹی مانع ہوگی تاکہ
۵ حصہ کی عوائق ہی اس واسطے بعض موقعوں پر جو کہ وہ حصہ وہ مقرر ہی نہیں ہو سکتا

۳۳ حصہ بموجب ہے کمی کا مثلاً اگر ایک بیٹا ہوتا تو بیٹی مستحق نہیں ہوتی کسی خاص حصہ
کی اور حصہ درغ مقرر ہو جاتی اندر شوہر اور والدین کسی صورت میں محروم نہیں ہو سکتے بلکہ حصہ ہوتا

۳۴ جس صورت میں مال زیادہ ہو سکے عدد وارثوں کے سے تو بچت پہنچی ہی وارثوں کو
— شوہر مستحق ہی حصہ کا واپس نہیں سے لیکن زوجہ نہیں — باقی مستحق نہیں ہے

عام قاعدہ سیزون

اختلاف متابعت حاکم مانع نہیں ہی ورثہ کا اور قتل خواہ واجب ہو یا اتنا ان سے نہیں خارج کرنا ورثہ سے — قتل جس سے ورثہ جاتا رہتا ہی لازم ہی کہ ہر عدل اور ظلم سے

تساوی

بجائے

حصہ اپنی کی در صورتیکہ بجائی ہو وہیں اور جس سوہیں کوئی شخص دیکھ لے گا

بجیت بالکل اسکی حصہ کو بھرتی ہے

۳۲ بروقت قبضہ کی کے ٹرائیڈا اگر لین ہو تو مستحق ہی اپنی باپ کی نوا کا اور ان

اپنے ٹکی پونٹک کا اور انکی شہری کا

باب تیسرا در باب بیع کے

۱ مراد بیع کے بدلہ ایک مال کا ر سے مال سے ساتھ آپ کی رضا مندی اور خود

معاطہ بیع کا مبادی ساتھ ايجاب مقبول کے یا بال لینے کے یا بخرافہ کے

۲ بیع جاری قسم ہوئی ہے جو متعلق ہے اور برسا دیا مال کے عوض مال کا اور وہ بہ کو حق

میں رو بہ کے اور وہ بہ کے عوض مال کے اور مال کے عوض میں رو بہ کے یا جو قسم بیع کی ایک نام ہے

۳ بیع بلو نافذ یعنی مطلق یا موقوف یا خاص یا باطل ہوئی ہے

۴ بیع مطلق وہ ہے جو عمل میں آتی ہو فوراً اور کوئی روک اور کسی میں نہیں ہوئی

۵ بیع موقوف وہ ہے جو ملتوی رہتی ہے رضا مندی پر مالک کی اور جس صورت میں وہ صحیح

ہو تو اوپر رضا مندی اسکی ولی کے اور ان کی رد سے کالفت نہیں ہے اور کوئی

خود نہیں ہی اس کے تمام ہونچا مگر ایسی رضا مندی

۶ خاص بیع وہ ہے جو عمل میں آتی ہو اور قبضہ کے یعنی بعد قبضہ کے ملک میں آج

۷ باطل بیع ہی جو اصلاً فائدہ نہیں دیتی کہی جیسے وہ چیزیں جو متقابل ہیں ایک دوسرے

سے یا ایک اور نہیں کے قیمت نہ کہتی ہو موجب آئین کے

۸ عوض ہو سکتا ہے ہر ایک شے کا جسکی از روی آئین قیمت ہی بشرطیکہ باج اور شہر کے

رضاء مندی ہوں اور مال اور خست ہو سکتا ہے جس قیمت بروہ خرید ہو اگر مالک اس سے باز نہ

اور ان کا مال

نہ ہو

سے نہیں ہوتا
آتی ہے

جہاں

بیع

بیع

مال

بطل

عوض

- ۱۰ یہ ضرور کہ دو شخص ہوں ہر ایک معاملہ بیع کے مین الا اس صورت میں کہ بیع کرنا
 حالاً اور خریدار مع کرین ایک ہی مختار بنام لیجانو الایا جس صورت میں باپ یا ایک بی
 باپ کا یا قاضی صیغہ میں کسی طرف سے بیع کرے یا خریدے اپنی مال کو یا جس صورت میں ایک
 غلام خریدے آزادی باجائزت اپنے آقا کے
 ۱۱ یہ کافی ہے کہ طرفین کہتے ہوں نیز اس معاملہ کی حدود کرتے ہیں اور ایک صیغہ ہر طرف سے
 اپنی ایک ایک دیوانہ ورت ہوش ہو اس میں ہر معاملہ کر سکتے ہیں
 ۱۲ وقت مبدلہ مال کے یا مبادیہ کے یا روپیہ کے بشرط او اگر لے آئندہ کے یا جائز ہے
 لیکن بردقت مبادیہ کے یا ہند مال کے یا مال کے یا ہند روپیہ کے ایسی شرط جائز ہے
 ۱۳ ضروری ہے کہ اس کے استحکام ہر ایک معاملہ بیع کے کہ شے جیسوہ اور عوض اور کمال اس
 معزز کے عادی بن کر آئندہ کو متاع نہ ہو دے درباب مراد مال کو نہ کرنا لون کے
 ۱۴ یہی ضروری کہ کسی معاملہ کی بردقت کرنے معانہ کے موجود ہو دے اور قابل ہو کہ
 کرنے کے خواہ فوراً یا بعد عرصہ مقررہ کے
 ۱۵ بردقت مبادلہ روپیہ کے عوض میں روپیہ کے یا مبادلہ مال کے عوض میں مال کے
 اگر اجناس جو متاع ہیں ایک قسم کے ہوں تو برابری و برابری مال کے ضرور شرط ہے
 ۱۶ ناروا ہے ایسی شرط جس میں طرفین سے ایک کو ناجائز فائدہ ہو اور اس کے کسی تحقیق پر کہ
 جسے آئندہ کو فائدہ ہو لیکن اگر اس شرط کی تعمیل ہو جاوے یا تحقیق بات رفع کی جائے تو فائدہ
 جائز ہے گا
 ۱۷ جائز ہے عقد کرنا درباب اختیار دفع معاملہ بیع کے لیکن شرط میں دل سے زیادہ ہو دے
 ۱۸ جس صورت میں اگر ناز قیمت کا قرار دے آئندہ ہر نوعہ مقررہ اور لغوی نہیں

اور اگر بیع کرنا

کون سا معاملہ ہے

نیز اگر بیع کرنا

بہر وقت بیع کرنا

مبادلہ مال کے یا روپیہ کے

اور ضروری نہیں

بہر وقت بیع کرنا

نیز اگر بیع کرنا

بہر وقت بیع کرنا

راہ گستاخی کی بات پر وقت جبکہ واقع ہو گیا مجہول ہو اگرچہ وہ ضرور واقع ہو تو اللہ ہو
مثلاً جائز نہیں ہے ملتوی رکھنا ادائی قیمت کا تا وقت چلنی ہو اس کے یا برکت منہ کے
اور یہ بھی جائز نہیں ہے باوجودیکہ وقت اس قدر کم مجہول ہو کہ بمنزرت وقت مقرر ہے
ہو — مثلاً جائز نہیں ہے ملتوی رکھنا ادائی قیمت کا تا وقت ہونے یا کاشی کے *
۱۹ جائز نہیں بیجا مال کا مبادلہ میں ایک قرض کے جو تیرے شخص سے واجب الوصول
ہی باوجود اس بات کے اگرچہ بات ایسے قرضہ کے ہو جو خود بخود دے لے برکت
دوبارہ بیع اسباب مقولہ نہیں عمل میں اس کی خرید یا ریٹوف سے جب تک مال حقیقتہ
میں اس کا قبضہ میں آگیا ہو

نکاح

بیع قرض

بیع قرضہ

بیع قرضہ

بیع قرضہ

بیع قرضہ

بیع قرضہ

۲۱ بیع یعنی مراد ہے ہر ایک معاملہ بیع میں
۲۲ جس صورت میں اسباب بیع مختلف ہو خواہ بجا یا اس تعداد یا قسم کے جس کے بائع نے
بیان کیا تھا تو مشتری کو اختیار ہے کہ بائع کا معاملہ سے
۲۳ بسبب بیع زمین کے کوئی چیز یعنی بدون ذکر کرنے حقوق اور منافع اور قلیل و کثیر کے
مراصل ہوتی ہیں بیع میں جو چیز ملای گئی ہے زمین سے واسطے پیشگی کے اور جو کہ چند روز
ہو وہ بیع نہیں ہوتی ہے — مثلاً مودہ و رخت کا تعلق رکھتا ہے بائع سے باوجود اس بات
کے کہ رخت جو اس میں نصب ہے تعلق رکھتا ہے مشتری نہیں ہے
۲۴ جس صورت میں نسخ کرنا معاملہ بیع کا شرط ہوگی ہو خریدار کی طرف سے اور مال بیع
کو کچھ کیسے پہنچا ہوا یا تلف ہو گیا ہو اس کے قبضہ میں نودہ ہند اور ہی اس قیمت کا جسکے
ادب فرازا یا تھا لیکن جس صورت میں کہ شرط ہوئے بائع کی طرف سے تو مشتری ذمہ دار ہے
صرف اصل قیمت مال کا

۳۱ اگر ایک شخص بیچے ایک جنس میں سے خریدتا اور وہ مجبور کیا جاوے پھر بیچے پھر ایسی چیز کے اور واپس کرے پھر قیمت کو تودہ مستحق ہے ایسی بات کا نسبت بیچنے والے کے لئے نہیں بلکہ نقص ذاتی ہووے

۳۲ اگر ایک خریدار بعد دریافت کرنے قصور کے جنس خریدی ہوئی میں کام میں لاوے اور اس میں کو یا کوشش کرے نفع کر نہیں اس قصور کے تودہ مستحق نہیں ہو سکتا بلکہ اگر کھڑا وقوع ایسی بات کا دلالت کرتا ہو اس کی رضامندی پر دھورت خیار شرط نہ ہونے خریدار کے +
۳۳ یہ عام قاعدہ ہے کہ اگر اجناس فروختہ اس قسم کے ہوں کہ وہ باسانی عیب و نقیصہ بغیر نقصان کے اور گڑا نہیں کا بعد اس کے خریدار کو ناقص معلوم ہو یا مال جو تیسرے شخص کا ہو خریدار کو اختیار نہیں ہے کہ کہنے ایک گڑ کا اور واپس کرنے دوسرے کا اور واجب کرے یا جو بے اندازہ کے واپس قیمت بابت واپس کرے ہوئے ٹھیکے۔ اس صورت میں اسے چاہئے یا تو کہنا کہ اس کا اور طلب کرنے نقصان عیب کا بعد امکان کے یا وہ پھر دے لی کہ اس کا اور طلب کرے کل اس قیمت کے لیکن جس صورت میں تمام گڑے علاحدہ ہو سکتے ہیں بغیر نقصان کے تو عکس اس کے عمل میں آتا ہے

۳۴ استعمال خریدہ فروخت کا کی طور پر جو مجموعہ ہے بعد اذان جموع کے اگرچہ جواز ہے باب چوتھا در باب شفعہ کے +

۱ شفعہ کے معنی میں اختیار حاصل کرنا قبضہ ایسی زمین کا جو بیچی گئی ہو نہ خریدو اور اگر نہ خریدو دیکھ کے جو کہ خریدار نے ادا کیا ہو

۲ حق شفعہ فائدہ دینا ہی مجباً ایسے مال کے جو بیچ کیا گیا ہو یا بعد کیا گیا ہو اسلئے کہ ہر امر بیع کی لیکن فائدہ نہیں دینا نسبت ایسے مال کے جو بیچتے ہوئے اور دو بیعت

بیعت بابت شفعہ

اختیار خریدار

عقار

بیعت

شفعہ

کسی بیعت

۱۰ ادا کرے یا دست بردار ہو دعوای

۱۱ نہیں جس صورت میں دعویہ ارتفع نہ فیض حاصل کرے کہ جو غیر کی ملکیت میں تودہ ہو جس شخص
فیض بنا کا اگر بعد دریافت ہو کہ ملکیت کسی مرتبہ سے شخص کی ہے۔ اس صورت میں وہ دعوای
ربطاً قیمت بل سے باوجود درجہ بندی سے اگر اس کو فیض مل گیا ہو گا ادا کو اجازت ہے

۱۲ کہ جسے اپنی تعمیر کا

۱۳ جس صورت میں تنازع واقع ہو درمیان دعویہ ارتفع اور خریدار کے طلب قیمت اور
۱۴ جو کسی کے اور کوئی ان میں سے گواہ نہ کرے یا ہونا ظہار خریدار کا اور نصف کے حصہ میں ملے

۱۵ جس صورت میں دونوں طرفوں کے گواہ میں تو گواہوں دعویہ ارتفع کو ترجیح ہوگی

۱۶ اگر از و شیع کے اکثر تائبین بنکے سب سے حق فیض کا جتنا رہتا ہے مثلاً حصہ میں کسی کو

خوف ہو کہ اس کا ہم بار دعویہ کرے گا شفعہ کا تودہ ہیج سکتا ہے تمام اپنی ملکیت بجز اس کے

جو کہ حق ہے مکان ہے یا یہ ہے اور جس صورت میں اسے اندیشہ ہو کہ شریک دعویہ کرے گا تو

۱۷ اہل معاملہ کر سکتا ہے سہ ماہہ خیرار کے واسطے زیادہ فرض قیمت کے اور جبہ بدل سکتا

۱۸ اگر قیمت کو سہ ماہہ کسی حصہ کم قیمت کے۔ جس صورت میں دعویہ ارتفع کرے تو اس کو

چاہے کہ ادا کرے قیمت جس پر معاملہ ہوا تھا بغیر لحاظ پہلے سال کے *

باب بالخوان در باب ہرے کے

۱۹ اس سے مراد وہی دنیا ایک شے کا بغیر عوض کے

۲۰ قبول کرنا اور قبضہ میں لینا محبوب رکھا اسی قدر ضروری ہے کہ دست بردار ہونا

۲۱ واجب کا۔ لیکن یہ اصل ہی میں اور قبول کرنا شرط ہے

۲۲ ہر وقت نہیں ہو سکتا کہ وہ موقوف ہو کر مرچرل ہو اور یہ نہیں سکا جتنا قیمتہ وقت کے

۱۰ ادا کرے یا دست بردار ہو دعوای
۱۱ نہیں جس صورت میں دعویہ ارتفع نہ فیض حاصل کرے کہ جو غیر کی ملکیت میں تودہ ہو جس شخص
فیض بنا کا اگر بعد دریافت ہو کہ ملکیت کسی مرتبہ سے شخص کی ہے۔ اس صورت میں وہ دعوای
ربطاً قیمت بل سے باوجود درجہ بندی سے اگر اس کو فیض مل گیا ہو گا ادا کو اجازت ہے
۱۲ کہ جسے اپنی تعمیر کا
۱۳ جس صورت میں تنازع واقع ہو درمیان دعویہ ارتفع اور خریدار کے طلب قیمت اور
۱۴ جو کسی کے اور کوئی ان میں سے گواہ نہ کرے یا ہونا ظہار خریدار کا اور نصف کے حصہ میں ملے
۱۵ جس صورت میں دونوں طرفوں کے گواہ میں تو گواہوں دعویہ ارتفع کو ترجیح ہوگی
۱۶ اگر از و شیع کے اکثر تائبین بنکے سب سے حق فیض کا جتنا رہتا ہے مثلاً حصہ میں کسی کو
خوف ہو کہ اس کا ہم بار دعویہ کرے گا شفعہ کا تودہ ہیج سکتا ہے تمام اپنی ملکیت بجز اس کے
جو کہ حق ہے مکان ہے یا یہ ہے اور جس صورت میں اسے اندیشہ ہو کہ شریک دعویہ کرے گا تو
۱۷ اہل معاملہ کر سکتا ہے سہ ماہہ خیرار کے واسطے زیادہ فرض قیمت کے اور جبہ بدل سکتا
۱۸ اگر قیمت کو سہ ماہہ کسی حصہ کم قیمت کے۔ جس صورت میں دعویہ ارتفع کرے تو اس کو
چاہے کہ ادا کرے قیمت جس پر معاملہ ہوا تھا بغیر لحاظ پہلے سال کے
باب بالخوان در باب ہرے کے
۱۹ اس سے مراد وہی دنیا ایک شے کا بغیر عوض کے
۲۰ قبول کرنا اور قبضہ میں لینا محبوب رکھا اسی قدر ضروری ہے کہ دست بردار ہونا
۲۱ واجب کا۔ لیکن یہ اصل ہی میں اور قبول کرنا شرط ہے
۲۲ ہر وقت نہیں ہو سکتا کہ وہ موقوف ہو کر مرچرل ہو اور یہ نہیں سکا جتنا قیمتہ وقت کے

۴۔ ہر وہی کہ ہر ایک کا ہر قبضہ ہی دیا جاوے اور قبضہ نہ لیا جاوے اور یا بعد ہر دے تو لازم ہے

یا بموجب اجازت و اہل کے

۵۔ یہ نہیں ہو سکتا ایسی شے کا جو آئندہ کو پیدا ہوگی یا جو خدا کی ذات کے بھی کو نہیں

ہے اس سے کہنے کے لئے پیدا ہوئے والی ہر قبضہ میں نہ ہو مگر بموجب دہ کے — شے ہی کی لازم

ی کہ ہر وہی ہو وقت ہی کے

۶۔ یہ ایسی شے کا جو کہ غیر منقسم ہو اور شامل ہو ساتھ اور شے کا جو وقت ہی کے بغیر

ہی ہو سکتی ہو اور شے ہی اگر وہ عینہ ہو گیا ہو پیش از ہر وہی کے کیونکہ ہر وہی کے

موجب کی نہیں ہو سکتی بغیر عینہ ہو کے کسی اور شے سے جو ہر وہی داخل نہیں ہے

۷۔ جس صورت میں یہ کیا جاوے دیا یا وہ مستحق کو تخصیر کر کے یا شایا چاہئے نہ

ہر وقت کہ عینہ کے خواہ ہر وقت ہر وہی کے

۸۔ ہر وہی ہر وہی نہیں نکلتی اگر لازم کی کہ واضح ہو اور اس میں کسی طرح کا شک ہو اور ارادہ

و اہل کے اہل بموجب اس کے بالکل دست بردار ہو نیلے شے بموجب سے اس طرح کی شے

موجب کرنا اس ملک سے کہ اتصال نہیں ہے اور یہ باطل ہے جبکہ بموجب کی طرح سے

۹۔ بموجب کے کام میں تاویہ بطریق ملک کے

۱۰۔ اس صورت میں کوئی صورت دیو سے ایک گھر اپنے شوہر کو باب سے یا اپنے صیغہ سے

۱۱۔ بموجب قاعدہ بلا کہ ہر وہی دے اور قبضہ لینا ضرور نہیں ہے جبکہ یہ ایسے شخص کے

نام کیا جاوے جو کہ امین اور قابض سے شے بموجب کا اور اس میں عینہ ہی ہو

۱۲۔ ہر وہی کہ صیغہ ثانی ہو سے قبضہ لینا دیکھ کا صیغہ کی طرف سے کافی ہی

جی رہنمائی کی خاطر
جی رہنمائی کی خاطر
حفظ

کون دیکھ کر سکتا
نقل

مادہ و احوال و
بازار و موافق

بہر صورت میں
بہر صورت میں
بہر صورت میں

علامہ

بہر صورت میں
بہر صورت میں

۱۱ بہ مرض موت کا خیال کیا جائیے بطریق وصیت کے اور جائز نہیں ہی زیادہ ثلث مال سے
اسی سب سے کوئی شخص نہیں بہرہ لے سکتا کسی چیز کا اپنے مال سے نام اپنے وارثوں کے وقت موت
کے کیونکہ جائز نہیں کہ ایک وارث اپنے حصے وصیت نامہ بے رضامندی باقی وارثوں کے
۱۲ دایب کو اختیار ہے دایب کر لینے کا بہرہ مگر بیع مقدمات مفصلہ ذیل کے

۱۳ بہ نہیں دایب لیا جاسکتا خصوصاً جو زمین موصوبہ درشتہ و اجماع ہو جس صورت میں کوئی
خیر عرصہ میں لیکر ہو جس صورت میں شے بہرہ کوئی چیز زیادہ ہو گئی ہو بشرط طبعانیکہ یا حیوان
کو شے موصوبہ لنگھا دے ملک سے موصوبہ اس کے

۱۴ علاوہ متعارف قسموں بہرہ کے کہ جو آب آئین کے دو قسم کے بہرہ ہوتی ہیں جو زیادہ مرثا بہت
رکتے ہیں مبادلہ یا بیع سے وہ کہلاتے ہیں بہرہ بالوض یعنی بہرہ عوض ہیں اور بہرہ بشرط الوض
یعنی بہرہ اور ہذا عوض کے

۱۵ بہرہ بالوض مشابہت رکھتی ہے بیع سے تمام لحاظ من اور ہی شرطیں اعلق رکھتی ہیں
اور البکا قبضہ لیا تمام صورتوں میں ضرور نہیں

۱۶ بہرہ بشرط الوض مشابہت رکھتا ہے بہرہ سے جب تک کہ وہ شے عوض ہیں جس کے یہ کیا گیا
حاصل نہ ہو اور قبضہ دایب اور موصوبہ لہ کا اسی بہرہ ضروری شرط ہے

باب چہا بیع مایل وصیت کے

۱ کہ تریج نہیں ہے لکن ہوئے وصیت نامہ کو اور بزمانی کے وصیت اور یہ دو دونوں بہرہ
مکمل کہتے ہیں خواہ بیع وصیت کی غیر قول ہو یا منقولہ ہو

۲ وصیت نہیں ہو سکتی زیادہ ثلث مال سے وصیت کنندہ کے بغیر رضامندی وارثوں کے
۳ وصیت جائز نہیں ہو واسطے ایک وارث کے بغیر رضامندی باقیوں کے

بہرہ بالوض
بہرہ بالوض
بہرہ بالوض

بہرہ بالوض

بہرہ بالوض

بہرہ بالوض

بہرہ بالوض

بہرہ بالوض

بہرہ بالوض

۴ در میان انیس سال کے جو روزہ کا پہلا اور دو کے جو صیبت ناموں میں ہو یہ فرق ہے کہ اول
ہو جاتا ہی مانا اور تکلیف از رو آئیں کے اور دوسرا نہیں ہو جاتا بلکہ مہمی نہ لگایا گیا کہ
اد کی رضا مندی نہ حاصل ہو گئی ہو صراحتاً یاد دلالت

۵ دنیا جنس وصیت محل میں آئی نکلت مال کتب پہلے ادا کرنے دعوی داروں کے
۶ تمام قرض جو وصیت کو مزید ملے پر واجب ہے کہ ادا کیا جاوے پر بیشتر دعوی جو دنیا کے
۷ ذمہ دار ہونا قرضہ کا کسی وارث کے بروقت موت کے شا بہت رکھنا ہی وصیت سے
بہان تک کر زیادہ از نکلت مال سے

۸۔ یہ ضرور نہیں ہی کہ شصت کی وجود میں ہو وقت تحریر وصیت نامہ کے اور کچھ جائز ہو جسکے لئے یہی کافی ہے کہ اور کچھ وجود ہو بروقت موت وصیت کنندہ کے

۹۔ وصیت نامہ میں نہیں افضل آتا گو اور کسبیں زیادہ وصیت سے مراتب ترجیح ہوں لیکن تعمیل دین تک ہوگی جہاں تک کہ موافق آئین کے ہے

۱۰ جو شخص وارث ہو بر وقت نوشت وصیت نامہ کے لیکن وارث ہو جاوے پیش از موت وصیت
کنندہ کے تو مال وصیت اور کو نہیں پونچ سکتا لیکن جو شخص وارث ہو بر وقت نوشت کے
او خارج ہو جاوے پیش از موت وصیت کنندہ کے تو وہ بیسکتا ہی نہ مندرجہ وصیت نامہ کہ
۱۱ اگر کوئی شخص بطریق وصیت کے دیوی ایک چیز کہی شخص کو او بعدہ او حسی نہیں کی کسی دیک
حق میں وصیت کرے تو پہلی وصیت باطل ہے اور اس پر جسے باطل ہو گا اگر فروخت کرے گا یا
دیگر یا وصیت نامہ کو کسی اور شخص کو باوجودیکہ وہ اس کے قبضہ میں آگئی ہو پیش از او کے موت
کے کیونکہ عمل میں لانا اس بات کا باطل کرتا ہے اپنی وصیت کو

۱۲ جس صورت میں ایک نصیت کتبہ دیوے کسی شخص کو ملے وہ اسے نسبت اسکے کو وہ دیکھتا ہے

موجب آئین کے اور وارث قائم نہ کریں اسکی وصیت کو تو موافق اندازہ کے کسی ملک میں آوے

تمام وصیت ناموں میں

۱۳ جس صورت میں ایک وصیت نامہ کیا جاوے ایک شخص کے نام اور بعدہ ایک زیادہ وصیت
کی دے اور کسی شخص کے نام تو بڑا وصیت نامہ جلد ہی لیکن جس صورت میں زیادہ وصیت کی ہو
پیشتر جو بڑے وصیت نامہ کے اوچھوٹا وصیت نامہ جائز ہوگا

۱۴ اگر وصیت نامہ ہو سچ حق و شوخوں کے ساتھ ملائین اور ان میں کامرہ و پیش از بے
مشغی وصیت کو کل بچھڑای زندہ کو لیکن اگر ایک کے واسطے نصف لکھا گیا تھا تو زندہ کو صرف
نصف ملے گا اور باقی نصف بونہی یا دارو شکوہ اور اسکی حصہ ملے گی اور بیک صورت ہوسے
ایک وارث اور ایک غیر کے جسکے حقین شامل وصیت ہی

۱۵ جس صورت میں کوئی وصی مقرر کیا گیا ہو تو بابت اور دواہم کہتے میں بطریق
در صورت ہونہ اور ان کے وصی کام کر کے میں ان کے

۱۶ مسلمان کو لایم نہیں ہو سکتا اگر ایک غیر غریب شخص کا بطریق وصی کے اور ایسا عہد ملے
ہو جا سکے یا حاکم کی طرف سے

۱۷ جبکہ وصیوں نے ایک عقد قبول کر لیا ہے سائے موسی کے تو بعدہ انکار نہیں کر سکتے
جس صورت میں دو وصی ہو دیں تو ایک کو اختیار نہیں ہے علیحدہ کام کر لیا الا در صورت

۱۸ کہ اور اس صورت میں کہ فائدہ نسبت مال کے بیشک واقع ہووے
باب شاتوان و باب نکاح کے

۱۹ نکاح سے مراد ایک عقد ہو کہ بنظر حلال کرنے اور لاد کے ہوتا ہو
۲۰ الحایب و قبول غرض میں عقد نکاح میں

موجب آئین کے اور وارث قائم نہ کریں اسکی وصیت کو تو موافق اندازہ کے کسی ملک میں آوے

تمام وصیت ناموں میں

۱۳

۱۴

۱۵

۱۶

۱۷

۱۸

۳ شش طین عقل و بلوغ اور آزادی دونوں کی در صورت ہونے پہلی شرط کے مقدار میں
اس واسطے نکاح نہیں ہو سکتا طرف سے ایک معصوم کی جو عاقل نہیں اور نہ ایک آزاد کی طرف
سے۔ در صورت ہونے دو آخر کے شرطوں کے عقد قابل باطل ہونیکے ہے اس واسطے کہ وقت
ایسے نکاح کی جو عمل میں آیا ہو طرف سے عاقل خورد سال کی یا غلام کی یا محرم رضاعی کی
انکے ملکوتی اور آقا کی ہے۔ یہ پہلی ایک شرط ہے کہ کوئی عاقل نہیں ہو سکتا
عورت کے اور ہر ایک جانب سے شرط نہیں ہو سکتا اگر گواہوں کے عقد کی اور کیا
قبول عمل میں اسے اولی وقت اور ایک جگہ

۴ حرف جاری شش طین میں جائز ہونے کو اس کی عقد نکاح میں یعنی آزادی عقل و بلوغ اور
۵ اگر گواہان نکاح کے ہر چہ جن اور رشتہ دار ہوں تو کچھ حاجت نہیں واقع ہوتی ان کی گواہی
میں برعکس اور معاملات کے

۶ ایجاب ہو سکتا ہے بذریعہ بیہوشی یا غفلت کے یا گواہ رسیدہ نہیں یا نام با خط کے
اور انہماک شخص کی صورت ایسے ہو میں۔ اور نکاح جائز ہوتا ہے اس صورت میں

۷ حاصل عقد نکاح سے یہ جائز کرنا خوشی طرفین کے ہونا اور باجائز اختیار نہ کرنا
اور بخشا عورت ہر ایک حق ہر آدمی و رشتہ دار کا اور پیر کا یا طرفین کے مابین
ن و وراثت کا اور رشتہ جہین نکاح ہو سکے اور لازم کرنا ہر چہ جن تمام بیسویں طرف
سے شوہر کی اور تابعہ اری طرف سے بی بی کی اور تعلق کرنا اختیار کرنے کا شوہر کو و عورت
نیزان برداری کے

۸ آزاد آدمی جاہر بیباں کر سکتا ہے لیکن غلام حرف دو

۹ ایک شخص نکاح نہیں کر سکتا اپنی یا مادامی یا عورت امن یا عورتیں یا یاہن ۱

شرط

عقود نکاح کی شرائط

ایجاب و ایضا

جائز و باجائز

نکاح کی شرائط

جواہر لاق رکھتا ہوں رضا مندی پر

۱۹ جس صورتیں باہمی طرف کا ملوثی نہ تو باہمی طرف کے راستہ دار صنفیں نکاح کر سکتے ہیں اور در صورت نہ ہونے کے باہمی طرف کے ولیکی حاکم اور انکی عوضین ہو سکتا ہے۔

۱۰ ایک ضروری شرط یہی معاملہ کالج میں ہونا مہر کا زیادہ سے زیادہ جس کا یہ مقرری لیکن کم کم دس درم بن اور وہ واجب ہو جاتا ہی بروقت دخول یا خلوت صحیحہ کے یا اور موت ایک کے طرفین سے باطلان کے اگرچہ واسطے ادا کرنے ایک جزو کے آئندہ کے واسطے قرار کیا جاتا ہے

۱۱۔ جس صورت میں ننداد مہر کی نہیں واضح ہو تو فوراً سختی ہی مہر مثل کی معنی اس کی رو بہ
کی جو ہو دیکھ کر غرض اس مہر سے جو دیا گیا ہو اس کے باپ کے خاندان و ایسوں کو
۱۲۔ جس صورت میں یہہ نظر ہر سو کہ آیا اگر نیا مہر کا فوراً ہو گا یا آئندہ کو تو یہ خیال
کیا جاوے کہ کل واجب ہی بروقت طبعی کے

۳۴ یہ قاعدہ ہے کہ جو کچھ مخالفت ہے لببہ شدہ دار کے اسی قدر لببہ و دیلا نیکی
لیکن جہاں تک نکاح سے تعلق ہے ایک یا دو مقدمہ سے مستثنیٰ ہیں اس قاعدہ سے
مثلاً ایک شخص نکاح کر سکتا ہے اپنی پہلی راسی سے یا اپنی دودھ بھینسی یا کسی دوسری بھینسی سے یا ایک بھینس سے
۳۵ شوہر طلاق دے سکتا ہے اپنی زوجہ کو بغیر کسی بد اطواری کے اس کی نسبت یا بغیر بیان کر کے
کسی باعث کے لیکن طلاق کو جو بہ نہایت پسندیدہ مسئلہ کے اگر ناممکن التبدیل ہے
یعنی ضروری ہو جاوے تو لازم ہے کہ طلاق دیکر بدعتین دفعہ اور ہر ایک میں عرصہ ایک گھنٹہ
کا ہو ورنہ اور اس عرصہ میں وہ اپنا تہول کر سکتا ہے صراحتہ یا دلالتہ بعبش از عین دفعہ کے
۳۶ شوہر بہین دو بارہ صحبت کر سکتا ہے اپنی زوجہ سے جب کو اپنے تین دفعہ طلاق دے

درم و بیرون در احوال

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

وہاں سے کہیں کہیں
جس کو کہیں کہیں
جس کو کہیں کہیں
جس کو کہیں کہیں

میں اور
دشمن میں
دشمن میں اور
دشمن میں اور

محکمات و عیال
و عدیل سلا و سلا
است

فوائد لطائف

شاهنشاہ دہلی

ریدی ہو تا وقتیکہ اس عورت سے نکاح کر لیا ہو رہا ہے اور شخص کے اور عیحدہ ہو گئی ہو اس سے
خوالہب موت شوہر کا بطلاق کے لیکن یہ بات ضرور نہیں ہو دوبارہ نکاح کے لئے اگر وہ
عیحدہ ہو گئی ہو صرف ایک بار بطلاق سے

۲۶ اگر شوہر بطلاق دیوے مرنے کے وقت اپنی جو رو کو نوہ اس پر ہی سختی ہو اس کے اگر
وہ شخص جاد سے مستعدت کے یعنی جس حد میں اس پر فرض ہے کہ وہ دوسرا نکاح کرے
۲۷ بخت کا نہ کسی کی قبضہ ہو کہ شوہر نے عورت سے کی ہو اور اس پر جاد نہیں منقض ہو جائے
نوہ ایسی بطلاق ہو جاتی ہے کہ پہلے جاد نہیں ہو سکتی نیز نکاح کے اس سے صحت
۲۸ ایک وجہ کو اختیار ہی ساتھ اپنے شوہر کے رضا مندی کا کہ وہ خیر سے اپنے نفس کو فسخ
یعنی بطلاق اپنے شوہر سے میلے مال پر

۲۹ ایک اور طریق عیحدگی کا یہ مرد قسم کی کر کے کہ اس کی بی بی خراب ہو اور گواہ ہو
اور اس پر طعن اگر وہ الٹا کرے والدہ ہونے اولاد سے جسکی وہ ملای اور وہ اولاد جموں الٹ ہو
۳۰ اگر عورت ثابت کر دے کہ اس کا شوہر زانیہ ہو یہ عیحدہ ہو جانے کی
۳۱ جو طلاق پیدا ہو در میان دو برس کے بعد موت شوہر کے بطلاق کے نوہ پہلی بی بی خراب کیا جا سکے
۳۲ پہلی اولاد ایک شخص کی لڑکی سے لفظ ہو گئی ہو اس کی اولاد نہ ہو کہ وہ
دوسرے کو بے بریت کا اور نہیں تو نہیں لیکن اگر اس بات کے کہ اس سے ایک
لڑکے کو اپنا بیٹا کہ لیا ہو اور اس عورت کی اس مرد سے ایک اولاد ہو تو پھر نہ نکاح
کر کے کی نسبت ثابت ہو نیز کسی دوسری کے

۳۳ اگر ایک مرد اور ایک عورت کے بیچ کسی کو یہ میرا بیٹا ہو اور ظاہر ہو کہ اس سے ایک لڑکا یا بیٹا
ناکمل معنوم ہو تو وہ اور وہ شخص اس کی تصدیق کرے تو ثابت ہو کہ اس کا ثابت ہو جاد ہو گا

بطلاق سے عیحدہ ہو گئی ہو

بطلاق سے عیحدہ ہو گئی ہو

بطلاق سے عیحدہ ہو گئی ہو

بطلاق سے عیحدہ ہو گئی ہو

بطلاق سے عیحدہ ہو گئی ہو

باب آہوان و باب ولون اور صفیون کے

۱ تمام شخص خواہ مرد ہوں خواہ عورت تصور کے چار بن صغیر سیدر ہر کسی عمر کے لئے ہر ایک

علامت بلوغت نہ ظاہر ہو اس سے پہلے

۲ لفظ صغیر سے مراد ہی تمام وہ شخص جو کہ سن بلوغ کو نہ پہنچے ہوں لیکن جتنی مراد ہے

اور اسے جو کہ طفل ہوں اور لفظ مراد ہی مراد ہے ان شخصوں سے جنہوں نے عمر بلوغ تک

غریب حاصل کر لی ہو

۳ صغیر کو مختلف حق نہیں ہے سچ مختلف درجوں انکی صغیری کے ہر ایک کے لئے

۴ دلی بن یا تو حقیقہ معنی باب اور یا ادنگا دھی

۵ یہ قریب اور بعید کہ ہی بن پہلے قسم کے بن باب اور دلا اور انکے دھی اور دھی

وہیون کے دوسری قسم کے بن باکی طرف دور کے رشتہ دار اور ادنگا دلی ہونا ناشی

۶ صرف ان باتوں جو کہ قطع گہتی بن تربیت اور نکاح با مانع کے سے

۷ اول قسم کے دلی اختیار کہتے بن صغیر کے ال بر ایسے باتوں کے لئے جو مفید مطلب

ہوں واسطے اس صغیر کے اور در صورت ہونے انکی کے یہ اختیار نہیں دور کے ولون کو بلکہ

حاکم کو

۸ باکی طرف کے رشتہ دار بن کم سے کم درجہ کے دلی کہوں کہ ادنگا حق دلی ہونیکا واسطے تر

ادنگا کے جائز ہی صرف اس صورت میں اگر کوئی باب کی طرف کا رشتہ دار ہوں اور نہ ہوں

۹ ما اختیار کہتے ہی در صورت بیوہ رہنے کے قبضہ بیوہ کے جب تک کہ وہ ساتھ ہر کسی عمر

ہوں اور انکی بیوہ نکاح ہی جب تک کہ وہ حاصل کریں عمر بلوغ کی

۱۰ ملاحق جاتا رہتا ہی سب نکاح کرنے ایک بیگانہ سے لیکن اگر حاصل ہو جائے اگر وہ بیوہ ہو جائے

صغیر سیدر

صغیر

صغیر سیدر

صغیر

صغیر

صغیر

صغیر

صغیر

صغیر

۱۰ باب کی طرف سے رشتہ دار سختی میں واسطے تربیت اور نکاح کے اندازہ قریب

ہونے دعویٰ درخت کے مال صغیر پر

۱۱ قرض جو ہو گیا ہو ولی پر بسبب بردارشی یا تربیت کے واسطے صغیر کے تولا زرم کی کراہی
حادثے اور کسی طرف سے بزرگت کی ہوش ہونے کے

۱۲ صغیر کو اختیار نہیں بریضامندی اپنی دیکھ نکاح کر لیا یا طلاق دینیکا یا آزاد کر لیا غلام کے
یا دین لین قرض کا یا کسی اور معاملہ کا جسمین ظاہر اور سس کا فائدہ ہوں

۱۳ لیکن وہ اسے لے سکتا ہے ایک بیہ باکر سکتا ہے کوئی اور بات جو کہ ظاہر اور سس کا فائدہ کی ہو

۱۴ دھکی کو اختیار نہیں ہے بیچنے مال غیر منقولہ ملک کو صغیر کا الامت صورتوں میں اول حسب صورت

میں کردہ حاصل کرے دو چند قیمت دویم جس حالت میں کہ صغیر کے پاس اور بیکہ مال نہ ہو

ادبیع فرد ہو واسطے اس کے بردارشی کے تیسری جس صورت میں کہ مالک متوفی قرضدار مراد

جو قرض نہ ادا کیا جاسکتا ہو مگر بسبب بیع الی مال کے جو بستی حسب صورتیں کہ بعضی مراتب

مندرج ہوں وصیت نامہ میں جب کی تعمیل نہ ہو سکتی ہو بجز الی بیچنے یا بچوں حسب صورتیں کہ

پیداوار سی مال غیر منقولہ کے غیر کافی ہو واسطے ادا کرنے اس کے اخراجات کے چھٹی حسب صورت

میں کہ مال کی نسبت خوف ہو کہ ضائع ہو جاوے گا سائون جس صورت میں کہ وہ ناحق کیے

لیلیا ہو اور ولی کو خوف ہو کہ وہ کسی وجہ سے واپس نہیں آوے گا

۱۵ ہر ایک معاملہ جو کہ فریب کی کرے صغیر کی طرف سے یا واسطے اس کے فائدہ کے کار

ہر ایک معاملہ جو کہ صغیر کے ساتھ صلاح اور اجازت اپنے نزدیک کے دیکھ در باب اپنے مال غیر منقولہ

کے تودہ جائیزی رشتہ طہیکہ کوئی رشتہ فریب کا اوس میں ہوں

۱۶ صغیر جواب دہ ہو سکے ہیں عدالت میں واسطے عدا انصاف یا ایک کے جوانے

میں رشتہ دار
بیکہ طرف سے

در باب صغیر

صغیر

در باب

در باب

در باب

در باب

در باب

در باب

در باب

باب نوائی در باب غلامی کے

۱ صرف دو قسم کے شخص بن جو مانے گئے ہیں غلام بطریق آئین محمدی کے اولیٰ کا فرزند ہو جاتی ہیں لڑائی میں دویم اور کئی اولاد اس قسم کے شخص در شہن آستہ میں اور محالو کی نسبت پر وجہ برتو تہا ہی مانند اور مال کے

۲ مطلق غلامی تقسیم کی گئی ہے در میان دو قسموں کے اور وہ ہو سکتی ہے یا تو مطلق یا مشروط

۳ مشروط غلام ہیں تین قسم کے مکاتب مدبر اور ام ولد

۴ مکاتب وہ غلام ہیں در میان جسکے اور اس کے آقا کے معاملہ ہو گیا ہو واسطے اسکی آزادگی ہو پر شرط اس کے ادا کرنے پر یہ کہ وہ خواہ فوراً خواہ آئندہ کو یا بموجب قسطن کے

۵ اگر وہ پورا کرے شرط کو تو وہ آزاد ہو جاوے گا اور اگر ادا نہ کرے تو وہ ہر مطلق حلت غلامی میں ہو جاوے گا — مکاتب اپنے آقا کی قبضہ میں نہیں رہتا لیکن اس کا مال ہے مگر وہ بیع نہیں ہو سکتا نہ ہبہ ہو سکتا ہے نہ گروہ نہ کرایہ دیا جاسکتا ہے

۶ مدبرہ غلام ہے جس سے اس کے آقا نے اقرار کیا ہے آزاد کیا اور ہو سکتا ہے یا بقطعی باب ہندہ حد کے یعنی آزادی غلام کی منحصر ہو سکتی ہے موت پر اسکی آقا کی جب کہیں وہ واقع ہو یا ہونے ہو سکتا ہے اور پر شرط موت کہ در میان عرصہ مقرر کے

۷ اس قسم کا غلام بیع یا بخش نہیں ہو سکتا لیکن محنت اس سے لیا جاسکتی ہے اور وہ کرایہ کو بھیجا سکتا ہے اور در صورت ہونے اسکی کی عورت اس کا نکاح کر ہو ادا کیا جاسکتا ہے جس صورت میں اس کے آقا کا قطعی اقرار ہو تو غلام آزاد ہو جاتا ہے پیش از وقت مقررہ کے اگر اس کے آقا پیش از وقت مقررہ کے مر جاوے

۸ غلام آئین در باب وصیت اور فرقی کے جاری ہو سکتا ہے نسبت الیہ غلاموں کے گروہ

نشر غلامی

نشر غلامی

نشر غلامی

نشر غلامی

نشر غلامی

نشر غلامی

نشر غلامی

نشر غلامی

نشر غلامی

نشر غلامی

نشر غلامی

نشر غلامی

نشر غلامی

نشر غلامی

نشر غلامی

نشر غلامی

نشر غلامی

نشر غلامی

وہ خیال کئے گئے ہیں حق داروں کے مانند اور قسم مال کے اسی سبب سے وہ آزاد ہو سکتے ہیں باندہ غلط قیمت اپنی کے جس صورت میں کہ آقا کا سبب بچھوڑا ہو اور انہیں نام کی کرنی محنت واسطے فائدہ داروں کے بعد اور غلط کے اور جس صورت میں آقا صاحب فرقتہ اور قودہ آزاد انہیں ہو سکتی ہے یہ تک کہ واسطے موتی کے قرضہ انہوں کے بندہ یا اپنی محنت کے کا دیا ہو کل روپیہ اپنی قیمت کا

غلام

۹ اتم ولد ہی نوٹ دی جس کے اولاد اپنی آقا سے

قودہ

۱۰ آئین دہی و درباب اس قسم کے غلاموں کے جب کہ درباب دیگر کے گرامتافرق سے کہ وہ آزاد ہو جائے بغیر شرط کے بروقت موت اپنی آقا کی گواہی سے کہ وہ آزاد ہو جائے ہو یا وہ مر گیا ہو قرضہ دار یا غیر قرضہ دار — لیکن یہ بیان کرنا لازم ہے کہ یہ ہونا اگر کون ایسی نوٹ لیا انہیں ثابت ہے اگر ان کے آقا نے انہیں لیا ہو پہلی اولاد کا

غلام

۱۱ غلام ہر ایک طرح کے آئین سکاد کے ناقابل ہیں وہ انہیں نکاح کر سکتے بغیر رضامند آقا کی ادنیٰ گواہی جائز نہیں ہے درباب ایسی باتوں کے جو تعلق رکھتے ہیں مال سے اگر انکو اجازت نہ ملے گی ہو اور وہ مامور نہیں ہو سکتے ہیں کسی عہدہ ملکی پر نہ اختیار کئے میں یہ کرنا بائع کرنا نہ حصہ ہے میں مالکانہ وصیت نامہ لکھ سکتے ہیں نہ وہی رضا نہ گنہگار ہو سکتے ہیں — الا گنہگار اپنے آقا کے صیغہ کو کہ ہو سکتے ہیں بشرطیکہ وہ خود کے گئے ہوں

غلام

۱۲ لیکن عوض میں ان باتوں کے وہ آزاد ہیں بہتری باتوں میں جس کے آزاد آدمی باندہ میں انہیں اللہ نہیں ہو سکتی الا حضور میں ان کے آقا کی ادراد سے خیر نہیں لیا جاسکتا اور قید نہیں کئے جاسکتے بابت قرضہ کے — موجوداری قرضہ میں ان کے حق میں بہت رعایت ہے

۱۳ ہر ایک قسم کے غلام کو اختیار دیا جاسکتا ہے درباب کسی خاص مطلب کے یا درباب سوداگری کے جس صورت میں ان کو اجازت دے تو وہ کام کرینگے بعد اجازت کے ۱۱

۱۴ آقا مجبور کر سکتے ہیں غلام کو دراصلے نکاح کے۔ مطلق غلام بیچے جاسکتے ہیں دراصلے پر اگر نہ اونکی جوڑو کے مہر کے اور اونکی پرورش کے اور شرط غلام مجبور کے جائے کہ میں منت کر سکو دراصلے ایسی باتوں کے۔ ایک آدمی نہیں نکاح کر سکتا ایک لڑکھو جب تک کہ کہتا ہے ایک آزاد بیوی اور نہ وہ کی صورتیں نکاح کر سکتا ہے اپنی لونڈی کو نہ ایک غلام نکاح کر سکتا ہے اپنی بیوی سے

۱۵ جس شخص الیہ میں رشتہ رکھتے ہوں درمیان درجہ ممنوعہ نکاح کے تو غلام نہیں ہو سکتے ایک اور کے جس صورت میں اولاد پیدا ہووے درمیان ایک شخص کے غلام اور لونڈی دوسری شخص کی

تو سسر رہنے اولاد کا مانگہ سہرے میں آتا ہے اور اول شخص کو کچھ دے دیتی ہے الیہ اولاد سے۔

۱۶ اس حد تک بیع ایک آدمی کو اپنی بڑی جائیزی جبکہ وہ بہت لاچار ہو جاوے تھیک منظور نہیں ہے یہ جائیز لکھا ہے محیط الحسنی میں اور یہ کتاب بہت معجزی ہے لیکن اگرچہ

بہت لحاظ اس کتاب کے یہ بات جائیزی نہیں ہے عام میں یہ بات جائیزی کے یہ معاملہ نسخ ہو جاوے بدوقت درخواست اعس غلام کے اور وہ مجبور کیا جاوے دے واسطے عفت کے

۱۷ کہ قیمت جو اس نے اپنی عزیزا سے لی ہے وہ اس ہو جاوے

۱۸ تیسرے آدمی کو جائیزی کی طرف سے کہ ایک شخص پہنچے نہیں کہ اس میں یہ دے گا اور اس کو

۱۹ دے لے ہو لیکن تیسرے کو کہ اس میں دے لے ہوں باطل کر سکتے ہیں غلام کو بدوقت بیع ہو سکتے ہے۔

باب دکنوان درباب وقت کے

دقت سے مراد یہ علیحدہ کرنا مال کا عند اللہ اور حق مالک کا جانا رہتا ہے اور غایہ ایسے مال کا

دیا جاتا ہے واسطے فائدہ عبادہ کے یعنی بندوں کے

۱ وقف کی بیع یا ہب یا رث نہیں ہو سکتا اور اگر وقف مقرر کیا جائے مرنے کے وقت ایک ثلث مالک کے مالک جائز ہے — ملکیت غیر معدومہ لاین وقف ہو سکتی ہے
۲ مال وقف بیع ہو سکتا ہے حاکم کی طرف سے جس صورت میں بیع بنظر مصلحت عمارت کے ضرور ہو یا سب کسی اور ضرورت ان کے جس صورت میں وہ بات نہ حاصل ہو سکی سب اجارہ یا اور کسی چند روزہ معاملہ کے

۳ در صورتیکہ بخشا ایک وقف کا بنام ایک شخص کے ہو اور اس کے بعد اس کی موت کی ہو
۴ اگر فوت کیا جائے بنام اولاد عمر کے اور غریب ثابت کرے کہ اس کی اولاد نہیں ہے تو وقف تسلیم جائز ہے اور فوائد وقف کے تقسیم ہو جائیں گے درمیان محتاجوں کے *
۵ حاکم موقوف نہیں کر سکتا مہتمم جو حسب حق کر نیوالی نے مقرر کیا ہے اگر اس کی بد وضعی ثابت ہو نہ خود وقف کر نیوالا ہی موقوف کر سکتا ہے البتہ شخص کو اگر اختیار اس میں موقوف کا اسے خود نہ لکھا ہو بر وقت کرنے وقف کے

۶ جس صورت میں مقرر کر نیوالا وقف کا کوئی خاص بات نہ مقرر کرے کہ کون مقرر ہو گا عہدہ مہتمم بر وقت فوت ہونے اس شخص کے جس کو اسے خود مقرر کیا ہو اور اسے کوئی دوسری شخص ہو تو اب مہتمم بر وقت موت کے مقرر کر سکتا ہے البتہ قائم مقام مقرر مقرر کی ضرورت سے خاص مال وقف کیا ہو انہیں بدلایا جاسکتا ہے کسی اور مال سے اگر شرط اسباب میں نہ ہو مگر شرط سے وقف کر نیوالا اگر بموجب روئے اد کے کہنا قبضہ کا نام ممکن نہ معلوم ہے مال کا فائدہ تبدیل سے حاصل ہو — اراضی وقف کا اجارہ ہی نہیں ہو سکتا اور کسی شرط کے

وقف کی بیع یا ہب یا رث نہیں ہو سکتا اور اگر وقف مقرر کیا جائے مرنے کے وقت ایک ثلث مالک کے مالک جائز ہے — ملکیت غیر معدومہ لاین وقف ہو سکتی ہے
۲ مال وقف بیع ہو سکتا ہے حاکم کی طرف سے جس صورت میں بیع بنظر مصلحت عمارت کے ضرور ہو یا سب کسی اور ضرورت ان کے جس صورت میں وہ بات نہ حاصل ہو سکی سب اجارہ یا اور کسی چند روزہ معاملہ کے
۳ در صورتیکہ بخشا ایک وقف کا بنام ایک شخص کے ہو اور اس کے بعد اس کی موت کی ہو
۴ اگر فوت کیا جائے بنام اولاد عمر کے اور غریب ثابت کرے کہ اس کی اولاد نہیں ہے تو وقف تسلیم جائز ہے اور فوائد وقف کے تقسیم ہو جائیں گے درمیان محتاجوں کے *
۵ حاکم موقوف نہیں کر سکتا مہتمم جو حسب حق کر نیوالی نے مقرر کیا ہے اگر اس کی بد وضعی ثابت ہو نہ خود وقف کر نیوالا ہی موقوف کر سکتا ہے البتہ شخص کو اگر اختیار اس میں موقوف کا اسے خود نہ لکھا ہو بر وقت کرنے وقف کے
۶ جس صورت میں مقرر کر نیوالا وقف کا کوئی خاص بات نہ مقرر کرے کہ کون مقرر ہو گا عہدہ مہتمم بر وقت فوت ہونے اس شخص کے جس کو اسے خود مقرر کیا ہو اور اسے کوئی دوسری شخص ہو تو اب مہتمم بر وقت موت کے مقرر کر سکتا ہے البتہ قائم مقام مقرر مقرر کی ضرورت سے خاص مال وقف کیا ہو انہیں بدلایا جاسکتا ہے کسی اور مال سے اگر شرط اسباب میں نہ ہو مگر شرط سے وقف کر نیوالا اگر بموجب روئے اد کے کہنا قبضہ کا نام ممکن نہ معلوم ہے مال کا فائدہ تبدیل سے حاصل ہو — اراضی وقف کا اجارہ ہی نہیں ہو سکتا اور کسی شرط کے

میں اس کی آمدنی سے اور نہ زیادہ میں برس سے الٹا ہو تو بن جبکہ یہ بانہ مست مفید ہو واسطے
حفاظت کے

۸ حکم وقف کرنا ایک قبیل بنواؤں ذیل کی ہو۔ اگر وہ مستار کرے کہ ہستم موقوف
نہیں کیا جاوے گا حکم کھٹوں سے تو وہ شخص سب ہی موقوف ہو سکتا ہے حکم کی طرف سے
بر وقت بد وضعی کے اگر کسی نے ستر طکی ہو کہ زمین وقف اجارہ میں نہ دیکھا تو زیادہ ایک برس
اور کوئی اجارہ دار نہ مل سکے واسطے اس قدر تہوڑے عرصہ کے اور باہر سبب کرنے زیادہ
عرصہ نہ کے بہرہ مو واسطے مادہ زمین وقف کی تو حکم وقت کو خسار سے زیادہ عرصہ اجارہ
سے کا غیر رضا مندی ہستم کے۔ اگر اس شرط کی ہو کہ بحجت مادہ کی تقسیم کیا
دریان اور شخصوں کے جو کسی میں نہ گئے اور نہ سب ہی وہ تقسیم کیا جاسکتا ہے
اور مقاموں میں درمیان محتاجوں کے گو وہ فقیر نہ ہوں۔ اگر اس شرط کی ہو کہ ہر روز
کے بانگیا جاوے واسطے محتاجوں کے نور و زینہ سب ہی دیا جاسکتا ہے نقد حکم اختیار سے
زیادہ کرنے خواہ ہندوں کا جو زمین وقف لائق رکھتے ہیں جس صورت میں کہ وہ زیادہ
مستحق ہوں اور وقف تبدیل ہو سکتا ہے جس صورت میں عید ہو موجب حکم حکم کے باوجود
وقف کرنا ایسے نے خاص شرط کی ہو دربان نہ کرنے تبدیلی کے

۹ جس صورت میں ایک وقف کرنا لا سقر کرے دو شخصوں کو ہستم شدت میں تو ایک کو
اور میں اختیار نہیں ہے علیحدہ کام کر سکا لیکن جس صورت میں وقف کرنا لا نصف اتنا
اپنے پاس رکھتا ہے اور داخل رکھتا ہے ایک کو موقوف کرنا ایسے کو اختیار ہے الگ کام کر سکا جو
اپنے واسطے کے اسطرح کہ گو مادہ خود ہستم ہے +
جس صورت میں وقف کیا گیا ہو حکم کھٹوں سے رو بہ خانہ مسرہ گاہے واسطے فابن عام

بجائے

بجائے

بعض خاص کسی کے مقرر کرنے کے تو اتمام سہرہ کیا جاوے ایسے شخص کو جو نہایت مستحق ہو بلحاظ علم کے لیکن خانگی وقف کرنے والا ایسی نہیں ہووے بجز مراتب مرقومہ بالا کے

باب کیا رہوان در باب قرض و ضمانت کے

۱ وارث و مردارین قرض اپنے والدین کے جہاں تک کمال تک پہنچے
۲ ادا کرنا ایک ایسے قرض کا جس کا اقرار کیا ہو بوقت نزاع کے ملتوی رہے جب تک ادا کرنا
تندرستی کے قرض کا عمل میں نہ آوے اگر غلط ہو کہ بیماری کا قرض واجب تھا اور اقرار کرنا قرض
کا صحیح وارث کے حالت میں یا عین بالکل یا جمل ہی جب تک اور وارث نہ قبول کریں تو قرض
۳ اگر وہ شخص شامل قرض لین اور ایک اونہیں سے مجاہدی تو زندہ صرف نصف قرض کا
مردار ہی بشرطیکہ صاف شرط ہو کہ ہر ایک و مردار ہی کل ربح کا اس واسطے کہ انہیں کی سب سے
ہر ایک برابر حصہ دار ہے صحیح فائدہ ز قرضہ کے اور لازم ہے نہ ایک حصہ دار ہوا واسطے حصہ
فائدہ کے جو کہ دوسرا حاصل کرنا ہی

۴ اسی طرح جس صورت میں دو شخص مل ضامن ہو ورنہ واسطے ادا کرنے تو ان کے
ہر ایک بوجھ سے مجاہدے تو زندہ نہیں بقول کیا جاوے گا ضامن کل ز قرضہ کا اکثر
بضاعت بشرط ہو کہ ہر ایک ضامن ہی کل کا اور ایک ضامن ہی دوسرے کا

۵ جبکہ دو شخص شریک ہوں سو اگر زمین اور دو گنا حصہ مساوی ہو اور وہ برابر میں
تمام یا طوعین اس صورت میں ایک شریک و مردار ہی تمام کا و طوعین اور باجہ تمام قرضہ کے جو ایک
نہ ہوا سو لیکن یہ نہیں ہوتا بلحاظ اور شریکوں کے جس صورت میں قرضہ کا حصہ مساوی نہیں
کرتے گا ز قرضہ کا عین کسی ایک شریک سے لیکن لازم ہو کہ سب شریکوں پر مردار ہو
اگر وہ مردار ہی کرتے ہیں کہ اوپر تو صرف بقدر او کے حصہ کے ہی

مردار ہی وارث کی

مردار ہی وارث کی

مردار ہی وارث کی

مردار ہی وارث کی

مردار ہی وارث کی

مردار ہی وارث کی

مردار ہی وارث کی

۱۴ کچھ سہن نہیں ہے در میان رہن اراضی کے اور رہن اس باب کے

۱۵ رہن کرنا بغیر قبضہ کے آمن ٹھہری میں سہن ہے اور قرضہ ضرور شرط ہے رہن میں

۱۶ قرض خواہ کو اختیار رہن علیحدہ کرنے اور چھینے سے مرہونہ کا کیس وقت بشرطیکہ اس معنی کے

شہر نہ ہوگی ہو در میان او کے اور قرضہ کے کیونکہ مال مرہون برابر قرض کے اور قرض پر

کچھ زیادتی نہیں ہو سکتی کیونکہ سود منہ ہے

۱۷ اہم عام قاعدہ کے مرہن کا ذمہ ہے خرچ حفاظت ہے مرہونہ کا اور رہن کا ذمہ خرچ بردار

۱۸ ہے مرہونہ کا مثلاً اگر ایک گھوڑا رہن کیا جائے تو یہ ضرور ہے کہ رہن ہو کر رہے اور اس کی خرابی

کا اور مرہن او کے اسی کے اسی کا

۱۹ جس صورت میں مال گر دیا گیا ہو عوض میں قرضہ کے تو مرہن سہن کام میں لاسکتا ہے

بغیر رضاعتی رہن کے اور اگر وہ کام میں لادیا گیا تو ذمہ دار ہو دیکھا کل قیمت مال کا -

۱۹ جس صورت میں اس قسم کا مال جو برابر ہو قرض کے اور وہ تلف ہو جائے اس طرح سے

کہ رہن کے ماتہ سے نہ ہو اور تو قرض جاتا رہتا ہے اور جس صورت میں وہ زیادہ ہو

قرض سے تو مرہن کو اور زیادتی قیمت کا سہن ہے لیکن جس صورت میں کم ہو قرض سے تو قصور

ہو اگر کیا جائے کہ رہن کی طرف سے لیکن اگر مال تلف ہو گیا ہو طرف سے مرہن کے تو وہ ذمہ دار ہوگا

اور قدر زیادتی قیمت کا جو کہ زیادہ ہوگی ہو قرضہ سے

۲۰ اگر کوئی شخص مر جاوے اور اس کے بہت سے قرض خواہ ہوں اور اس کے

گرد کر دیا ہو کچھ مال ایک کے پاس اور ان میں سے تو اس قرض خواہ کو ہی وصول کرنے

انہی روز قرضہ کا مال تو فی سے جو اس کے قبضہ میں ہی اور قرض خواہ کچھ ہستیا

اس کے منع کر لیا سہن رکھے +

رہن کا
بغیر قبضہ کے
آمن ٹھہری میں

ضرور
شرط ہے

بغیر رضاعتی
رہن کے

تھوڑے

باب بارگوان در باب دعودن اور فیصلہ کے

- ۱ آئین محمدی میں کچھ قید نہیں ہے دعویٰ حق کی
- ۲ دعویٰ جسکی بنیاد ہونہانی اقرار پر برابر حکم رکھتا ہے بلکہ ہوتے اقرار نامہ کے
- ۳ بمسرتشکی بیچ ایک کاغذ کے کم زور نہیں کرتی معاملہ کو بشرطیکہ معاملہ کرنیوالوں کا
- ۴ مطلب اور کے ہی بالکل ثابت ہو سکے
- ۵ عام قاعدہ نسبت ب دعودن کے یہ ہے کہ قیدیم دعویٰ ترجیح رکھتا ہے جدید پر
- ۶ جس صورت میں کہ عرصہ دعویٰ کا نہ ثابت ہو سکے تو دعویٰ جسکی بنیاد پر اخیر پرا دسکو ترجیح ہے اور پر دعویٰ جسکی
- ۷ معاملے اکثر نہیں نسخ ہو جائے موت ایک کے معاملہ کرنیوالوں میں سے لکن وہ قائم رہنے
- ۸ ہیں اور کے دارثوین جہانک کو مال ارث کا ہوا بشرطیکہ شے معاملہ کی وجود پر منحصر نہ ہو
- ۹ در صورت ہونے ایک بڑے کے اگر اولاد میں یا مستاجر مر جائے تو معاملہ جو جاتا ہے بر وقت موت کے
- ۱۰ ایسا ہی شراکت میں کہ بلور کی شریکو کو نہ زمین نہیں شراکتین رضا ساتھ اپنے شریک
- ۱۱ ستونی کے دارثون کے نہ وارث کو ساتھ اپنے باپ ستونی کے شریک کے اور معاملہ جاتا
- ۱۲ رہتا ہے نسب موت کے یا ایسی موت کے جو سزا میں ہو کسی گناہ کے
- ۱۳ قسم نہیں دیا جاسکتی گواہوں کو
- ۱۴ دعودن متعلق دیوانی کے میں گواہی دہرود کی ایک مدت دعوہ رتو کی ضروری
- ۱۵ غلام اور صغیر اور ایسے شخص جنہ ہمتان ثابت ہو چکا ہو وہ گواہ نہیں ہو سکتے
- ۱۶ گواہی باپ یا دادا کی بیچ حق بیٹے اور پوتے اور عکس کے اور گواہی شوہر کی بیچ
- ۱۷ حق بی بی کے اور برکس اسکے اور گواہی نوکر کی بیچ آقا کے اور برکس اسکے جائز نہیں ہے
- ۱۸ نہ گواہی شریک کی جائز ہے ایسے مقدمات میں جس میں وہ دونوں شریک ہوں

دعویٰ جسکی بنیاد ہونہانی اقرار پر برابر حکم رکھتا ہے بلکہ ہوتے اقرار نامہ کے

علامہ حسنہ

مسند احمد

نظام دعوہ

رجا گروہی

رقبہ

نظام دعوہ

۱۳ ایسی باتوں میں جو کہ خاص عورتوں ہی سے تعلق رکھتی ہوں تو گواہی عورت کی جائز ہے بلکہ صداقت گواہی مرد کے

۱۴ سماعی گواہی درست ہے واسطے ثابت کرنے پیدائش و مت نکاح ہم بستر رہنے اور غرض کرنے قاضی کے کیونکہ معاملہ کرنا واسطے گواہ ایسی باتوں کے اکثر نہیں ہوتے

۱۵ کچھ زیادہ اعتبار نہیں ہو جاتا البتہ زیادہ ہونے گواہوں کے تعداد مطلوبہ سے

۱۶ ایسی گواہی گواہوں کی جس کے سب سے ثابت ہو دعوی مدعی کا کسی خبر چکا اسنے اپنے ظاہر میں بیان نہیں کیا قبول نہیں کی جاتی مثلاً اگر گواہوں میں سے کوئی اظہار دیوے کہ یہ عینک زور و جہم جا میں بہ نسبت انکا جتنا اوسنے دعوی کیا ہو

۱۷ وہ گواہی گواہوں کی جس سے ثابت ہو مدعی کا دیکھا دعوی اور دلیل کے جو مختلف ہو اظہار مدعی قبول نہیں کی جاتی مثلاً اگر مدعی دعوی کرے لیکن یہ کہ اور اسکا گواہ اظہار دیوں کہ اوکا دعوی سے از روی ہر کہ ہے

۱۸ جس صورت میں قرض کا دعوی کیا جاد اور بعضی گواہ اظہار دیوں کہ کل روپیہ اچھے جسکا کہ دعوی کیا ہو مدعی نے اور بعضی گواہ بیان کریں کہ اسے کچھ کم ہی ہو مدعی سختی کہ کم روپیہ یا جو کچھ اظہار دیوں نے بیان کیا ہو

۱۹ جس صورت میں مدعا علیہ دعوی مدعی کا اقبال ٹکڑے تو دیکھو دعوی ثابت کرنا چاہیگا اگر مدعا علیہ اپنے جواہر مدعی میں کچھ روٹا اور اظہار کرے مثلاً اوکڑا زبرد دیکھا تو اسکو لازم ہے ثابت کرنا اس بات کا

۲۰ مدعا علیہ کے جواہر مدعی میں مسوا انکار کے اگر کسی بیانیہ ذکر ہو کہ وہ بات جواہر اسنے واسطے ضرور نہیں ہو تو مدعی کو اپنا دعوی ثبوت کرنا چاہیے مثلاً ایک آدمی کسی شخص پر دعوی کرے

رابطہ گواہی

رابطہ گواہی
رابطہ گواہی
رابطہ گواہی

رابطہ گواہی
رابطہ گواہی
رابطہ گواہی

رابطہ گواہی
رابطہ گواہی
رابطہ گواہی

رابطہ گواہی
رابطہ گواہی
رابطہ گواہی

رابطہ گواہی
رابطہ گواہی
رابطہ گواہی

رابطہ گواہی
رابطہ گواہی
رابطہ گواہی

واسطی نصف ملکیت کسی شخص کی اوسمی بنیاد پر کہ حقیقی بیٹا ایک ہی باپ اور ما کا تودہ معاہدہ میں
جو اہل عوی میں صرف نہیں انکار کرتا لیکن کہتا ہے کہ معاہدہ اور خاندان کا یہ بابت اگر معاہدہ ثبوت کر
تب بھی مدعی کو اپنا دعویٰ ثبوت کرنا چاہیے

۲۸ ایک عوی نہیں قبول ہو سکتا جو کہ خلاف ہو پہلے دعوے کے دونوں جنس کے جائز نہیں مثلاً ایک شخص نے
پہلے مقدمہ میں کہا کہ فلاں شخص میرا بھائی نہیں تو بعدہ وارث نہیں جا سکتا اس شخص سے اوپر وارث کے
۳۹ لیکن اگر دعوے مختلف ہو پہلے دعوے سے اوپر وہ دونوں ہو سکتے ہیں تودہ قبول ہو سکتا ہے مثلاً ایک عوی کہتا ہے
ایک لکا بوجہ خریدنے کے تو اوسمی لکا دعوے ہو سکتا ہے اسی شخص کی طرف سے ثبوت کے لیکن اگر دعوے وارث کا تیرا
ہو تو بعدہ دعوے کا قبول نہیں ہو سکتا کیونکہ یہ دعوے کہ ہم دونوں دعوے منسب کہتے

۴۰ ام اگر ایک شخص دعوے کرے اور اوسکی ثابت کر نیکی لے گا وہ نہیں تو قاعدہ یہی کہ معاہدہ سے قسم لیا
اور اگر وہ قسم کھائے انکار کرے تو قسمی دیا جائے چچ مقدمہ کی لیکن اگر وہ از روی حلف کے انکار کرے
تو وہ ہری الزامی دعوے سے

۴۱ ۴۲ جس وقت میں طعن کے گواہ ہوں تو اگر نہ عینک دعوے کو ترجیح دے سکتا ہے مثلاً جس وقت میں رضواہ اور ضد اس
کے بین تعداد و قرضہ کے اور دونوں کے گواہ ہوں تو دعوے میں کو ترجیح دے لیکن جس وقت میں کوئی گواہ کہتا ہو تو اظہار
معاہدہ کو از رو حلف کے اعتبار سے

۴۳ یہ بھی کہتے ہیں قاعدہ کہ جس وقت میں کوئی شخص کہتا ہے وہ دونوں سے تو ترجیح دے گا ان کو اس شخص کو جب
دعوے کا زیادہ ہو اس وقت میں مثلاً چچ مقدمہ ایک شخص کے جس وقت میں تنازعہ دیا جائے کہ بیوا اور خریدار کے ہوا اور دونوں شخص
گواہ ہوں تو گواہ جو اظہار دیتے ہیں کہ زیادہ روپیہ واجب ہے یعنی عینک گواہ مستحق ہیں مزاج کے
۴۴ جس وقت میں تنازعہ ہو در بابت ثبوت کے تو مال کے پہلی اور دونوں شخص کے گواہ ہوں تو گواہ بائیں کے مستحق ہیں ترجیح
جہاں تک ثبوت سے ملاقی اور ترجیح ہو سکے گواہوں خریدار کو جہاں تک ملحق ہو قسم اور تعداد مال سے

دو دعوے کا ثبوت کرنا چاہیے

ایک شخص نے دعوے کیا

خاندان کے گواہ ہوں

ایک شخص نے دعوے کیا

معاہدہ کا گواہ ہوں

ایک شخص نے دعوے کیا

۲۸ اگر کسی طرفین سے گواہ نہ کہتا ہو تو ان دونوں سے حلف لیا جاوے اور اگر دونوں اسی ہوں کہ ایک کو تو مٹا
 دفع ہو جاوے لیکن اگر ایک کا کرے فسک کہ فی سے تو فتویٰ صادر ہو سچ حق قسم کہا نہوا لیکے

۲۹ لیکن اگر تنازع واقع ہو جائے صرف شرطوں سے کہ مثلاً دایب حصہ اور کرے رویدہ وغیرہ کہ اگر طرفین
 ہوں قسم کہا نہ تو حلف سے بیان اور شخص کا جہ دیعوی کیا گیا ہی سختی سے ترجیح کا

۳۰ جس صورت میں ایک شخص اور بی بی تنازع کریں دریا بعد از زمرہ کے اور دو گواہ ہوں تو گواہ زوجہ
 بیطرف کے معتبر ہیں اور اس طرح سے بی بی کا تنازع کے درمیان بی بی دینے والی اور بی بی لینے والی کے گواہی ایک
 بیطرف کی سختی سے ترجیح کی جہاں تک انکا اہتمام تعلق نہ کہتا ہو گواہ بی بی دینے والی کے قبول ہو گئے دایب

موصول کے اور گواہ بی بی لینے والی کے ترجیح رکھیں گے دریا بی بی دینے کے

۳۱ جس صورت میں مالک دعویٰ کیا جاوے اور وہ شخص جس کے قبضہ میں وہ مال ہو یا کرے کریں صرف اثبات
 یا مہر میں ہوں غیر حاضر مالک کا اور اس بات سے گواہ ہی پیش کرے تو دعویٰ دسمس ہو جائیگا لیکن دعویٰ کا

انکار کیا جاوے اور جس صورت میں دعویٰ کر نیوالا قبول کرے کہ اس کا حق بیلا ہے غیر حاضر مالک سے
 ۳۲ فتویٰ نہیں جاری کیا جا سکتا ایک جانب سے وجہ یہ ہے کہ فیصلہ کی بنیاد ہوتی ہے اور پر

مدعا علیہ کے اقرار کے یا اگر انکار کرے تو ادھر گواہی گواہوں کے اور جس صورت میں وہ غیر حاضر ہو
 تو یہ نہیں کہا جا سکتا کہ وہ انکار کرتا یا اقرار کرتا دعویٰ کا

۳۳ جس صورت میں مقدمہ رجوع کیا جاوے بچوں کو تو بہ ضرورت کی فیصلہ نہ چھوٹا بالاتفاق ہو

تمت القنا معون الملک الوہاب

تم تم تم

تم تم

تم

شروع
 صبح
 صبح
 صبح

تنازع
 تنازع
 تنازع

دعویٰ
 دعویٰ
 دعویٰ

نہیں
 نہیں
 نہیں

دعویٰ
 دعویٰ
 دعویٰ

دہم شاستر

باب اول در باب حق ملکیت کے

اصول دہم شاستر کے

ملک یا جایداد موجب دہم شاستر کے چار قسم کی ہے اول غیر متقول چیزوں کا جو کہ
متقول موروثی متقول غیر موروثی خواہ وراثت خواہ کسی کی نشت سے خواہ
اپنے زر کی خرید سے یہاں تحقیق کرنا حق ملکیت جو کہ اس وراثت کے حاصل ہونا
کافی ہے کیونکہ تمام مائعتین جو واسطے نقل کرنے ملک کے ہوئے میں اسی پر مختص
ہیں ایک لاوارث شخص کو اختیار کل اور نقل اپنی ملک پر اگر وہ ملک کسی
طرح سے حاصل ہوئی ہو ملک غیر متقول موروثی میں شخص متصرف کو واسطے
اختیار تام نہیں ہے یعنی بیٹے پوتے اور پڑپوتے شخص متصرف کے در صورتیکہ
وہ شریعے میں ان عیوب عقلی اور جسمی جنسیہ حقیقت و ذہن کی باطل ہو جاتی
ہے اور اس ملک میں اپنی شرکت رکھتے ہیں یعنی کہ متصرف خود رکھتا ہے اختیار
نقل ملک کا اس کو حاصل نہیں الا کسی خاص صورت یا ضرورت میں اور نہ اختیار
زیادہ دینے حصہ کا ایک لڑکے نسبت دوسرے ملک متقولہ میں خواہ صورت
مواضع کی ہوئی اور غیر متقولہ میں خواہ حصولی خواہ بقیمہ سے نقل جانے کے

در باب حق ملکیت

در باب حق ملکیت

دوبارہ پائی ہوئی اختیار قتل اتق کلم ہے مصرف اس کے مطبوعہ و
 مناسب جانے کر یہ قانون کو اس امر سے کچھ علاقہ نہیں مگر یہ دھرم
 سے صرف تعلق رکھتا ہے چونکہ حسب مرقوم صدر کے باپ کو ملک
 غیر منقولہ موروثی میں اختیار تمام نہیں ہے اور دھرم شناسترین ذکر
 وصیت ناموں کے کچھ نہیں تو معلوم ہوا کہ وہ بالکل بیکار میں اور کہ اوکے غم
 جب کہ خلاف قانون ہوں ملحوظ ہوں والا نہ ہر ایک شخص کو اختیار اس
 بندوبست کا جو وہ حیدر حیات نکھر سکتا ہو اور چاہتا ہو کہ بعد اس کے وفات
 کے عمل میں اسی سے حاصل ہوتا وصیت نامہ و سکو کہتے ہیں کہ ایک شخص
 موافق قانون کے اپنے ارادے جو وہ چاہتا ہے کہ بعد اس کے عمل میں دین
 ظاہر کرے لیکن اگر خلاف قانون ہوں تو تعمیل اونکی ہوگی یہ ممکن ہے
 کہ ایک شخص خیال مرگ سے ملک بخش دے لیکن وہ معافی صحت
 نامہ کے جو قوانین انگریزی میں مفہوم ہوتے ہیں دھرم شناسترین و ان کو معلوم
 نہیں اور اس طرح کی بخشش فقط انہیں جو تو تین درست ہوگی جن میں کہ اس میں
 عطیہ درست خیال کی جلتے ہیں جو یہ کہ جس خیال ایک شخص کے تین سونے
 تو وہ بعد مرگ بھی تھوڑے نامہ برابر تقسیم ملک غیر منقولہ موروثی اس کا
 ہے بعض امور جو از روئی ان میں ممنوع نہیں ہیں اگر برتے جاویں تو یہ قانون
 بگاڑ کے قابل منوخی و خلاف دھرم ہوں مثلاً ایک باپ کو جو باوجود
 اختیار ملک اپنے ملک حصوی برابر تقسیم اوکے اپنی اولاد میں کرنا
 نہیں ہے اس طرح سے کہ ایک کو ترجیح دی اور دوسری کی حصیت

دوبارہ پائی ہوئی

بغیر باعث قوی کے محروم رکھیے یہ بات دایا بہا کا میں کہی۔ یہ کہ خلاف
 دہرم کے ہے لیکن اوس میں یہ بھی قلم بند ہے کہ بد یا تحویل ایک سے دوسرے
 اس صورت میں خلاف قانون اور نادرست نہیں اس واسطے کہ جو بات نفس الامر میں
 ہے ہزار سبیل یا ایات سے بدل نہیں جاسکی یعنی ایک امر واقعی یا ایک
 بد جو ایک بار عمل میں آچکا ہو خلاف دہرم ہو مگر خلاف قانون ہو تو وہ قابل منسوخ
 نہیں ہے مگر اس امر کا اندر سے دہرم کے گتہ گار ہے لیکن بموجب قانون
 کے مجرم نہیں

دہرم شاستر

باب اول در باب حق ملکیت کے

ایک شخص جو سات اور دن کے ایک ملک موزوں میں شرکت رکھتا ہے اپنا حصہ
 کسی کو بموجب دہرم کے نہیں دے سکتا اس واسطے کہ متاکثر میں نہیں لکھتا ہے
 کہ یہ شخص جب تک اپنے شریکوں سے علیحدہ نہ ہو تب تک اسے اختیار جدا اپنے
 حصہ پر حاصل ہے اور یہ مسئلہ کہ ایک امر واقعی ہزار سبیل سے بدل نہیں
 جاسکتا اس کتاب میں مذکور نہیں ہے مگر بموجب دایا بہا کا کہ جو مسئلہ مذکور
 کو تسلیم کرتی ہے اور اختیار علیحدہ پیش از جدا ہونے کے شریکوں سے بھی جائز کہتی
 ہے اختیار فروخت یا دینے اپنے حصہ کا ہر ایک تنفس کو شریکوں میں سے
 حاصل ہے جہاں متاکثر جاری ہے وہاں یہ ارادہ خلاف شرع ہوگا
 لیکن جہاں کہ دایا بہا کا جاری ہے وہاں البتہ جائز ہوگا بھوانی پرشاد

کو مدعی سماء تارانی مدعا علیہ کے مقدمہ میں صدر دیوانی عدالت نے یہ فیصلہ
 کیا کہ موافق دھرم شناستر کے جیسا کہ بنکالہ میں جاری ہے ایک شخص سرک
 بطور عطا یا اور کسی وضع سے اپنا حصہ ملک موروثی غیر منقولہ کا باوجود یکہ
 اس کی اختیار یا اسہ بقید حیات ہون چکو یا یہ دسی سکتا ہے لیکن نذر ام
 وغیرہ کے مقدمہ میں یہ فیصلہ پایا کہ بوجہ قانون نمائندہ ملک بہار کے ایک عطا سے
 مشترک غیر منقسم ملک کے خواہ غیر منقولہ خواہ منقولہ نا درست ہے گو کہ تختہ والیکہ
 حصہ سے زیادہ نہیں ہو اگر ایک باپ حین حیات بری بیٹے کے تمام اپنے
 حصول ملک منقولہ اور غیر منقولہ اور موروثی منقولہ ملک چھوٹے بیٹے کو عطا کرے
 تو بوجہ قانون کے جائز ہے مگر وہ شخص بوجہ دھرم کے گنہ گار ہے اور اگر
 حین حیات بڑے بیٹے کے اپنی ملک موروثی غیر منقولہ چھوٹے کو دیوے تو
 جائز ہے پس اگر ایسی حرکت اچانک طور میں اوسنی تو چاہئے کہ قانون سے
 ملحوظ ہو شہادتین واسیطے راسی مرقوم الصدر کے یہہ میں اول و ثنوی
 دوم باجی وال سبایہ دونوں دایا بہا گائین منقولہ میں سیوم سنو

چہارم وجہ نیا نشوار اچھا داتی ہی میں مذکور ہے اکثر مقدمات میں جو پیش ہوئی ہیں
 سو بہر کم کورٹ نے تائید بند و دکنی وصیت ناموں کی کی اگرچہ وہ خلاف مسئلہ مرقومہ
 بالا کے تھے منجملہ مقدمات منقولہ کے وصیت نامہ راجہ ناب کشن کا عجیب تر ہے
 کیونکہ اس شخص نے باوجود ہونے ایک صلی بیٹے اور ایک بیٹی کے تعلقہ موروثی بہا
 کے بیٹوں کو چھوڑ لیکن اس مقدمہ اور بہت سے اور وہیں عدالت مذکور نے
 قانون کو ملحوظ رکھا اس واسطیکہ تھا صلیں اس مقدمہ کی حقیقت پر بنیاد رکھتے تھے

اور یہ قانون پر یعنی مدعا علیہ لکھا کر دے تھے تحریر وصیت نامہ کے اور یہ کہ جو کار
مرد متوفی اختیار لکھنے وصیت نامہ کا نہ رکھتا تھا اور کہ در صورت کہ لکھا جاتا تو وہ
نا حایز ہوتا بالجلال معلوم ہوتا ہے کہ حکم دیا گیا کہ نسبت اس امر کے
کہ ایک امر واقع ہوا یا نہیں اس میں تا مکن التبدیل سے خطا و غلطی اختیار
جدا کرنے ملک کا نہیں دے سکتا۔

باب دوم در ابحق وراثت

بموجب احکام دہرم شناستر کے جو بالفعل وراثت کے احکام میں
جاری ہیں تمام یعنی اولاد جو بالاتفاق سادات اپنے باپ کے اور یہ دہم رات
تہ زمین اور سکی ملک غیر منقولہ منقولہ اور در حصولی کے برابر وراثت ہوتا ہے
زمان سابق میں حق بڑی اولاد کا بعض مراتب میں زیادہ تھا مگر زمانہ حال
کلیک میں سہ اور سو سو گھوٹا گیا خونیات کا پڑ پڑتے تک پہنچ سکتا ہے
یعنی پوتا اور پوتیا حسیں حال میں کہ ایک باپ اور دوسری کا باپ اور اولاد
مر جاوے فرد افراد ابرا حصہ عوض باپ اور داد متوفی کے اپنے
چچا اور بیسے چچا کے شامل لین گے یعنی جو حصہ کہ باپ کو چچا اگر وہ حیات
رہتا اور حصہ کو اولاد اپنی تقسیم کر لیگی حقیقت میں لفظ
پسر کے معنی میں پوتا اور پوتیا در صورت نہویہ نصیبی اولاد کے معنی میں
مقام اسکا اور دیا ہی تھا ارجھی ہو شود در کی قوم میں لونڈی سکی
اولاد سادات اپنے نکاحی بھائیوں کے نصف حصہ لے سکتے ہیں در صورت

بموجب احکام دہرم شناستر

بموجب احکام دہرم شناستر

ہونے پڑے اور پوتے کے نواسہ اگر موقوفہ شریک میراث اور براجمہ دار ہے
جب بیٹے نہ ہوں تو پوتے ایک پوتے بن اس صورت میں ہو جب دستور قایم مقامی کے
یہ حصہ دار بجائے اپنے باپ کے یعنی انکو فقط اپنے باپ کا حصہ ملتا ہے

دھرم شاستر کے باب دوم ور یا ب حق وراثت کے

کو اولاد ایک بیٹے کی زیادہ ہوا اور دوسری کی کم لیکن حصہ کم و بیش نہیں
لے سکتے ہیں جس صورت میں بیٹے اور پوتے نہ ہوں تو پوتوں کو ورثہ پہنچا ہے
اس حال میں بیٹے کتنے ہی ہوں ایک پوتے کے فقط باپ اپنے کا حصہ لینے کے
اور باہم براجمہ کرینگے در صورت نہوئے بیٹے پوتے اور پوتوں کے ورثہ
پر جب ذیل کے ایسے نہیں پہنچتا پس یہ وہ موافق قانون تمشیہ بنگالہ کے وراثت
کے تحت طبع اس سے کہ شتو ہر متوفی اور سکاجدار بتا تھا یا شریک
اپنے بیٹے کے گھر ہو جب قوانین اور جگہوں کے یہ وہ نقطہ صورت اولین
وراثت ہو سکتی ہے اس واسطے کہ ریورجدار بتا ہوا وراثت ہوتا ہے اگر کہ
یہ وہ سے زیادہ ہوتا تو اس کا حق برابر ہے قانون یہ وہ کے جائزین ہونے کے
باب میں صاف ہے اور اوس میں جائے گھر ارضیں لیکن کسی شے میں وہ یہ وہ
جائزین ہی ظاہر نہیں ہوا و کو حق کامل ملکیت کا حاصل نہیں اور نہ وہ کا حق حیات
میں پڑے دار کا ہلا سکتی ہے کہ نہ کہ از رو قانون متوفی کے جائزین اور بھی میں

اسکا اختیار ملک پر بعض مراتب میں ہے وہ بالکل اس ملک میں سے
 بیچ نہیں سکتی الا کسی ضروری یا مخصوص مطالب کے لیے کہ جسکی تصریح
 مٹا شدہ میں ہے پس ظاہر ہوتا ہے کہ وہ بیوہ بطور امین کے ہے
 اور اسکا اختیار ملک پر جزوی ہے یعنی اگر وہ اس ملک کو تلف
 کرے تو وہ لوگ جو قایم مقامی میں شرکت رکھتے ہیں اور نہیں اختیار باز
 رکھنے کا بیوہ کو ایسی حرکت سے صاف حاصل ہے لیکن یہ امر کس
 طور سے تلف ہونا ملک کا کہلاتا ہے ہر ایک علیحدہ مقدمہ کی کیفیت
 سے تحقیق ہو سکتا ہے از روی دستور العمل بنارسل کے واضح
 ہوتا ہے کہ اگر بھائی شوھر متوفی کے شامل ہوں اور اس خیال سے کہ
 وہ بیشک خبر گیری بیوہ کی کریں گے تو اسکو حق وراثت کا نہیں ملے گا
 اگر الگ رہتے ہوں اور یہ گمان بھی کیا جاوے کہ شاید ان میں محبت بردار
 نہ ہو تو ایسی جگہ تعمیل قانون کی واسطے حمایت شرکت بیوہ کے ضرور ہے
 اور یہ بات بیان میان کرنی مناسب ہے کہ اگر ایک شخص ایک بیوہ سے بیاہ
 مثلاً تین بیوہ چھوڑ مری تو مالکیت بیوؤں کی ہوتی ہے اور بعد وفات ایک
 یا دو بیوہ کے پس ماندہ خواہ ایک یا زیادہ مالک ہوتی ہیں اور قبل از وفات
 تمام بیوؤں کے اور کوئی شوھر کا وارث حصہ دار ملک نہ ہو گا۔ بموجب
 سند سمرتی چندریکا کے جس پر جنوب ہند میں بہت عمل ہے بیوہ سے
 والی شوہر کے ملک منقولہ اور غیر منقولہ بیوہ کو تیکہ اسکا اولاد نہ ہو
 سے جدا رہتا ہو قالص ہوتی ہے لیکن لا اولہ بیوہ صرف ملک منقولہ

اگر بیٹے والی اور دوسری لادلیہ ہو تو صاحب اولاد فقط غیر منقولہ جائداد
 پاؤگی اور منقولہ ملک دونوں میں برابر تقسیم ہوگی اگر بیوہ ہوتو بیٹی وارث
 ہو رہے مگر اسکی شرکت کامل نہیں * موافق مسئلہ نکاح کے ناکتہ ایسی
 اول استخفاف جانشینی کا کہتی ہے اگر یہ ہوتو وہ بیٹی جو بیٹے والی ہو
 اور وہ جو اغلب ہے کہ بیٹے والی ہو جاؤگی بشمول مستحق جانشینی کی ہیں +
 اور اگر بیٹے والی ہوتو وہ جو اغلب سے کہ بیٹے والی ہوگی وارث ہے
 اور بالعکس اسکے لیکن بیٹی عقیقہ یا بیوہ بیٹی بغیر بیٹے کے یا یہ کہ وہ فقط
 بیٹی والی ہی ہو کسی بیچ سے وارث ملک ہونگی بارس میں قانون اسباب
 میں مختلف ہے یعنی دایان ناکتہ ایسی پہلے حقدار ہے جو یہ ہوتو کتھا بیٹی
 جو مفلوک ہو اگر یہ ہی ہوتو متعین بیٹی مگر بیٹے والی بیٹی کو یا اسے صاحب
 ہے کہ بیٹے والی ہو جاؤگی یا بیچ بیٹی یا بیوہ بیٹی لادلیہ بر فوقیت نہیں ملتی *
 بموجب قانون مہنی لاکے ناکتہ کو کتھا بیٹی بر ترجیح ہے جو کواری ہونوں
 تو یا ہی وارث ہیں مگر کتھا بیٹوں میں بھائی اولاد لادلی یا بیچ بن ہوگی
 مفلسی یا مالدار کی کے کچھ فرق نہیں ہوتا یہ بات بیان ذکر کر فی مناسب ہے
 کہ قانون مرقوم الصدر جانشینی کے باب میں نکاح کے ہر ایک مقدمہ میں
 برتا جاسکتا ہے لیکن اور مقاموں میں صرف جہی برتا جاسکتا ہے
 جبکہ کہا جاتا ہو کیونکہ جو جب مسئلہ بارس اور اور جگہوں کے ہی وہ بیوہ
 جسکے بعد بیٹی مالک ہو در صورت شمول کتبہ کے ہرگز وارث نہیں ہو سکتی
 اور نہ بیٹی نواسہ یا نانی اسماءات میں آپ کی در فی مالک ہیں اگرچہ بیچ بنیں ان قوانین کے

باقی

قانون جانشینی

میرزا حسن علی خان

لیکن اس بات پر کہ کس طرح ایسی ملک بعد وفات بتی کے در صورت نہولے جیتے کی پہنچتی
 سب متفق ہیں بموجب قانون مستقل بنارس وغیرہ کے وہ ملک بطور استثنیٰ
 وہن کے اوکے شوہر یا اور وارث کو نہیں پہنچتی اور مطابق قانون بنگالہ کے بھی اوکے
 باپ کے وارثوں کو پہنچتی ہے بیچ مقدمہ راج چندر داس مدعی اور منشی علی علیہ
 کے یہ فیصلہ پایا کہ موافق دھرم شناساتر کے جیسا بنگالہ میں جاری تھی بعد وفات
 ایک بیوہ کے جو دعویدار اپنے شوہر کے ملک کی تھی اوکے بتی وارث ہوگی دیونین
 ہوگا بشرطیکہ وہ بتی جیتے والی ہو یا غلب ہو کہ وہ بتی والی ہو جاوے گی اور جب
 وہ لالہ مرجائی تو اسکا چچا وارث ہوگا شوہر نہیں ہونی کا بنیٰ میں ایک عجیب
 مقدمہ در باب بتی کے حق کے واقع ہوا اور وہ قابل بیان ہے دو بیوہوں میں
 سے ایک کے دو بیٹے تھے اور دوسری کے ایک بتی جب بتی والی بیوہ مر گئی تو
 نامل ہوا کہ اوکے جائیداد ملک میں اوکے بتی ہو یا جیتے اوکے شوہر بیوہ کے
 مختلف لوگوں سے اس باب میں مصلحت ہوئی سب کی رائی یہ آئی کہ
 جتنی مالک نہیں ہو سکتی کیونکہ بیوہ کا حصہ ملک میں بعد وفات کے اوکے شوہر کے
 وارثوں کو پہنچتا ہے انہیں میں بتی گئی جاتی صرف اگر اوکے اپنے بھائی نہولے
 حسب قانون بنگالہ اور بنارس کے جو حقدار متیان نہوں تو نو اسے مالک ہوتے
 میں لیکن شہس لایکے تو ان میں یہ بات نہیں اس قانون میں اگر دو میں سے
 یعنی ایک بتی سے زیادہ کے جیتے ہوں تو وہ فی تنفس برابر حصہ لیں گے اور
 بموجب باپ کے حصہ کے جیسے پوتے لیتے ہیں زمین کے اگر ایک متحدہ لکڑیوں
 جو اتحاداً جائیداد ہیں باپ کے ہوتے ہیں مر جائے جیتے اور زمین یا سہا جے صورت

نو موافق قانون بنگالہ کے بیٹے فقط اپنی مالک حصہ لیتے ہیں بہنیں اور بہا بے
 نہیں پاتے اگر کنڈا کریون میں سے جو قائم مقام باپ کے ہوتی ہوں
 بیٹے نہیں بہا بے چھوڑ کر مر جائے تو قانون مذکور سے بہنیں فقط وارث ہونگی
 اور جو بہنیں ہوں تو ملک درمیان اویکے بیٹوں اور بہا بچوں کے برابر تقسیم
 ہو جائیگی یہ فرق سوائے بنگالہ کے اور کہیں جاری نہیں ہے ایک
 شخص جیسے دھرم شاستر کی شرح لکھی ہے مقدمہ مرقوم الذیل بیان
 کرتا ہے اگر تین بہنیں شامل باپ کے جایداد پر قابض ہوں یعنی آب
 اس فرض کروا نا ولد ہے اور آب کا ایک بیٹا اور اس کے تین بیٹے ہوں
 اور ان فرض اس مرگی ہمیشہ تر آگے اور آب زندہ رہی ہو تو یہ بالاتفاق
 قرار پایا ہے کہ بعد وفات آگے اس کی جایداد آب کو ملی مگر بعد آب کے
 آیا وہ جایداد اس کے اکیلے بیٹے کو ملی گی یا درمیان اویکے اور تین بیٹوں اس
 کے تقسیم ہو جائیگی ایک شامل کا مقام ہے اس مورعین خیال کرتا ہوں
 کہ اگر ملک بیٹوں کو جب وہ ناکنڈا ہوں ملتی تو بعد وفات اس کے اویکے تین
 بیٹوں کو بیٹھتی اور بہنوں کو نہیں لیکن اگر وہ ملک پالنے کے وقت میں کنڈا تھیں
 تو بہنوں کو بیٹھتی اور بعد مرنے آگے آب کو اور بعد آب کے اس کا بیٹا اور اس کے
 بیٹے فی آدمی جیسے موجب اس نام قاعدہ کے کہ ایک جو ایک بیٹی کو ملتی ہے
 تو بعد اس کی وفات کے وارث اس کے باپ کے لیتے ہیں لڑکی کی وارث نہیں
 پاتے اور اس صورت میں باپ کے وارث اس کے نواسے ہیں جو حق برابر
 حصہ کے ہیں ایک بیٹی کا پوتا یا اور اولاد بیٹی کی یا بیٹی کی بیٹی یا اس کا شوہر

کسی عورت میں بیٹی مذکور کا وارث بلا واسطہ اس ملک میں جو بعد مرنے باپ کے
 بیٹی مذکور کو ملی تھی نہیں ہو سکتی اس طرح کی ملک موافق قاعن سب جگہوں کے
 اوسکے باپ کے نزدیک وارث کو یلگی اور بطور استری دہن کے اوسکے
 اپنے وارث کو نہیں پہنچی کی اگر نواسے ہوں تو باپ وارث ہے بموجب
 قانون متمشیہ بکالہ کے مگر بموجب قانون اور جگہوں کے فقط ما جائین ملک
 ہوتی ہے اگر باپ ہوں تو بموجب سب جگہ کے ماوارث ہے اور اوسکی شرکت
 کامل نہیں اور مانند شرکت بیوہ کے ہے جو اد پر مذکور ہوا بیچ ایک مقدمہ
 ملک کے جو بسبب وفات بیٹے کے ما کو ملی تھی عہد داران صدر دیوانی عدالت
 نے کہا کہ قانون درباب ملک کے جو بیوہ کو ملی اور اوس ملک کو جو ما کو ملے
 لیکن ہے جب پھر مر جائی تو ملک بیٹے کے وارثوں کو پہنچتی ہے عورت
 کے وارثوں کو نہیں در صورت ہونے والدین کے بھائی وارث ہوتے ہیں*
 پہلے ماورزادہ متفق بھائی بعد از ان نامتفق بھائی ایک ہی والدین سے
 متفق سو تیلے بھائی بعد از ان نامتفق سو تیلے بھائی حکم مرقوم بالا استیصال
 سے دیا گیا کہ شخص متوفی کے فقط ماورزادہ یا فقط سو تیلے بھائی تھے اور
 کہ وہ سب یا شامل یا سب جدا تھے * لیکن اگر ایک شخص ایک ماورزادہ
 بھائی جو جدا ہوا اور ایک سو تیلے بھائی متفق یا بعد از ان شامل ہوا چھوڑ کر مر جائے
 تو یہ دونوں برابر حصہ ملک کے وارث ہونگے نہیں وارثوں میں نہیں گنی جائیں
 ایک مقدمہ میں جو صدر دیوانی عدالت فی حال میں فیصلہ کیا ایک تامل واقع ہوا
 بلحاظ حق ایک بھائی اور بیٹے کے جو قریب ارث تھے بعد سوہر کے جسکی ملک اوسکی

بیان

بیان برادر

بعد کو ملی تھی اور اس بیوہ نے ہی وفات پائی تھی۔ پندوں نے پہلے یہ رائی دی
 کہ یتیم برادر زادہ معہ چچا کے تھا اور وراثت کا ہے مگر یہ رائی بعد ازاں غلط
 ثابت ہوئی۔ بیچ جائینی جاؤ دادا کے حق نیابت کا بیشک ہے یعنی پوتا
 بعد وفات اپنی باپ کے معہ چچا کے وارث ہے لیکن بہائی کی ملک میں ایسا
 نہ ہوگا اس واسطے کہ بہت سے وارث لگے جاتے ہیں ایک لاولد شخص کی جاؤ داد پر
 بعد بہائی کے اور مستحق جائینی کے در صورت بنوئے بہائی کے ہیں *
 در صورت بنوئے بھائیوں کے اُنکے بیٹے اُسی سرشتہ سے وارث ہونگے
 لیکن مجازاً اونکی جائینی ہونگے یہ ایک خاص بات ہے کہ اگر ایک بہائی کے بیٹے
 جنگا یا پیش از ہو نچند ملک کے مرگیا ہو دھوی کر بن بسبب حق نیابت کے
 تو وہ اپنے باپ کا حصہ لیتے ہیں موافق چچا کے کیونکہ اس صورت میں وہ بطور
 پوتوں کے ہیں جو سات ایک بیٹے کے حصہ لیتے ہیں لیکن جب قائم مقامی بہائیوں
 کے بیٹوں کو فقط برادر زادوں کے ہونے سے تو وہ فی تنفس برابر حصہ
 لیتے ہیں جس طرح بیٹے کے بیٹے لیتے ہیں * مسعود ہنی میں
 لکھا ہے کہ جائینی کسی صورت میں فی تنفس نہیں ہو سکتی مگر اس رائی
 کی پیشرفت نہیں * مصنف مسعود ہنی کا اس بات کی ناید کرتا ہے کہ
 بہائی گدیستان وارث ہوتے ہیں * نڈا ہنڈ کی بھی یہی رائی ہے
 مگر یہ مسئلہ اور ب جگہ علی العموم منسوخ ہے اگر بہائی کے بہن زادوں کو پوتے آئیں
 اور اُسی طور سے وارث ہونے میں حسب قانون مرد و عورت کا کو لیکن انہوں
 قانون بنارس میں لا اور اور ضلع کے بہائی کے پوتے چچا کے ساتھ نہ ہوں

اور
 اور

اور
 اور

بہائی کے بیٹے کے ورثہ دادی کو ملتا ہے۔ درباب دستور اراثت کے بہت سے
 اضلاع ان باتوں میں سوا سے مقامات مرقوم الصمد کے متفق ہیں لیکن لحاظ و ازان
 بعد کے جیسا کہ بعد ازین بیان کیا جاوی گا انہیں بہت اختلاف ہے۔ در صورت
 بنوئے بہائی کے پوتوں کے ہمشیر زادے وارث میں بموجب قانون نگالہ کے
 مگر بموجب قوانین اور اضلاع کے جیسا کہ مذکور ہو چکا ہے بعد ازاد زادہ کے
 دادی وارث ہوتی ہے اور ہمشیر زادہ وارثوں میں سے خارج ہے۔
 صدر دیوانی عدالت نے ایک مقدمہ بہائی کچے گادرباب ملک غیر منقولہ ایک
 متوفی ہندو کے بنگالہ میں نام اڈ کے چچا کے بیٹے کے منسلک کیا اور یہ ظاہر ہوا
 کہ مدعی جب دستور العمل نگالہ کے وارث ہوتا ہے لیکن موافق انہیں تھی اس لیے
 مدعا علیہ چاہیے کہ ہوتا درباب حقیقی اور سوتیلی رشتہ داری کے راقمان نگالہ
 میں اختلاف رہا ہے بہت ہے بعض کے پیر راہی ہے کہ مادر زادہ بہن
 کا بیٹا سوتیلی بہن کے بیٹے پر فائق وراثت میں ہے مگر حسب نجات لب مذید
 اسناد کے کچھ فرق نہیں چاہیے ہمشیرہ زادی چچ سلسلہ ورنی کے کہیں
 نہیں در صورت نھونے چھانچوں کے وراثت بطور مفصلہ ذیل جاری رہی
 بموجب سلسلہ نگالہ کے جیسا کہ دایا کر دایا کر یا سکرالہ میں نگاہ ہے
 بستی کا بیٹا داد دادی چچا اوسکا بیٹا اور پوتا ہو پیرا بہائی چھری
 جس کا بیٹا پرداد پردادی داد کا بہائی اوسکا بیٹا اور پوتا
 پرداد اکانواسہ اور اوسکی بستی کا بیٹا جو یہ بہن تو وراثت مادری
 زل میں نانا کو پہنچتی ہے۔ نامو اسکا بیٹا پوتا اور لواسہ پرانا

بہائی کے بیٹے کے ورثہ دادی کو ملتا ہے۔

بہائی کے بیٹے کے ورثہ دادی کو ملتا ہے۔

بین اور وارثوں کا۔
 بستی کا بیٹا پرداد پردادی داد کا بہائی اوسکا بیٹا اور پوتا
 پرداد اکانواسہ اور اوسکی بستی کا بیٹا جو یہ بہن تو وراثت مادری
 زل میں نانا کو پہنچتی ہے۔ نامو اسکا بیٹا پوتا اور لواسہ پرانا

اوسکا بیٹا پوتا پوتا اور نواسہ سکا نانا اوسکا بیٹا پوتا پوتا
 اور نواسہ اگر ان میں سے کوئی ہو تو ملک بعید رشتہ داروں سلف اور خلف
 کو چودھویں درجہ تک پہنچتی ہے تب اچاچ کو شاگر کو ہم مکتب کو
 ہم کوتی کو ایک ہی فرقہ کے سردار کی اولاد کو برہمنان نیدخوانان کو اور
 آخر کار راج کو لیکن ملک برہمن کی نزول میں ہنن رشتی بلکہ چاہے کہ برہمن
 میں تقسیم کی جائے ترتیب کو رہ جاتی تھی کو راقمان نگالہ سب ہنن قبول کیتے
 بعد باہجے کے سرکشین نارکانگر اپنی شرح دیا ہاگابین حقیقی چچا کو جاشین
 لکھتے ہیں بعد از ان سوتیلا چچا حقیقی چچا کا بیٹا اور اونکے پوتوں کا علی
 سبیل ترتیب پھیرا ہائی دادا دادی دادا کا مادرزادہ ہائی اوسکا
 سوتیلا ہائی اونکے بیٹے اور پوتے بہ ترتیب پڑدادا کا نواسہ سے
 پیدا یعنی ساتویں درجہ تک کا رشتہ دار نامو اور وہ چوندر و نیار غرض
 متوفی کے وفاق کریں موسیرا ہجائی مامو کے بیٹے اور پوتے اور
 سکر پوتے اور اور اولاد میں پشت تک علی التواتر اور اولاد اوائکے
 دادا کی اور اور بزرگون کی تین پشت تک سمالودا کا بیٹا چودھویں درجہ
 تک کا رشتہ دار اور آخر کار اچاچ وغیرہ مولفان دیو اور ناراستیا
 اور دیو داہانکار نادانے سلسلہ ورنی کا یون بیان کیا ہے بعد
 بہانجے کے دادا بعد از ان دادی اور ہواقی تفصیل ذیل کے چچا اوسکا
 بیٹا پوتا اور پوتا پوتا پھیرا ہائی پڑدادا پڑدادی اونکا بیٹا
 پوتا پوتا نواسہ نانا مامو اوسکا بیٹا اور پوتا متوفی کے پوتے کا نانا

سوتیلا چچا
 سوتیلا چچا

سوتیلا چچا

سوتیلا چچا

سوتیلا چچا

اوسکا پر پوتا سکر پوتا تب پڑو ادا کا باب اوسکا پوتا پوتا ریابوتا اسناد
 مرقوم الصدق ضلع بنگالہ میں بہت معتبر ہیں اور جس باب میں ادا کا حکام مختلف ہو
 تو دایا کر یا شکر دانا سرکیر شنا پر اعتماد کرنا چاہیے کہ اسمین کچھ قیاحت نہیں
 یہ بظاہر ہے کہ یہ سب پوتہ بیان بیچ ترتیب درنی کے بہانے تک متفق ہیں اور
 ہیں تک شاید ضرورت استعمال ہی ہو اور مباحثہ کرنا بیچ اختلاف رای راقان
 کم رتبہ کے صرف تصحیح اوقات سے بموجب قانون بنارس کے در صورت
 عدم وجود بیٹے پوٹے اور پوٹے کے بیوہ جانشین ملک حسب سبب مذکور
 پہلی کے ہوتی ہے بشرطیکہ جائداد شوہر کی علیحدہ ہو والا وہ سختی وجہ معاش
 فقط ہوگی بیوہ ہونو نا کتھا بیٹی یہ ہونو تو کتھا مغلس بیٹی جو یہ ہی ہونو
 کتھا متمول بیٹی بعد ازان نواسہ لیکن جب دیودا چندرا دیودادارات
 اور دیودادجن نامنی کے جو متہی لاین جاری ہیں نواسہ دارثون کے سلسلہ
 منسلک نہیں ہوتا بعد کتھا بیٹی کے جانشینی ما کو اور پہر پاپ کو جو پاپ ہو
 تو حقیقی بھائی ورنہ سو تیلے بھائی کو بہنچتی ہے * جو یہ ہونو
 اس کے بیٹے علی سبیل الرتبہ وارث ہوتے ہیں بعد ازان دادی
 پہر دادا چچا حقیقی سوتیل چچا اور بکے بیٹے ترتیب پردادی پردادا
 اوسکا بیٹا اور پوتا ترتیب سے پردادا کی ما اوسکا باپ بھائی
 اور اوسکا بہنچا جو یہ ہونو تو سے پندرا بہان ترتیب تا درجہ ہفتم
 حسین ایک درجہ زیادہ شامل ہے بیچ سلف کے نسبت دارثون و الصدق
 کے اگر سے پندرا ہونو تو سناؤ ادا جو شامل کہ فی ہن ازان کوہ بالا کو اسی ترتیب سے

حسب
 ترتیب
 جانشینی

درجہ تک اگر سناؤد اکا ہون تو بند ہو وراثت میں یہ بند ہونے میں قسم کے بن
 شخصی پدری اور اداری پہنچے کے اور اسی کے بیٹے شخصی بند ہو کلاتے ہیں
 باپ کی چاچی مامی اور مامو کے بیٹے پدری بند ہو کلاتے ہیں مکی چچی مامی اور
 اویکے مامو کے بیٹے اداری بند ہو کلاتے ہیں جو یہ ہون تو اچارج شاکر و عدس
 دیدانت میں اور دسی علم برہمن جانشین میں اور بعد ان حسب کے سوا یہ ملک
 برہمن کے حاکم وقت کو ملتی ہے سلسلہ جانشینی کا جو متبی لائین جاری ہے
 ترتیب مرتبہ یا ایسے مطابق ہو چھ مقدمہ گنگاوت جہا مدعی اور سری مران
 اور سماء لیلادتی مدعا علیہ کے یہ فیصلہ ہوا کہ حسب قانون تمثیلیہ میں
 کے دعویہ داران وراثت کو سناؤد درجہ تک یعنی بیٹے پن ڈا اور چھ بیٹے
 درجہ تک یعنی سناؤد اکا نسل مذکور سے اشرطہ معجزی کے مالک متوفی کے
 موسسہ سی پھائی پر ترجیح ہے اگر یہ مقدمہ حسب قانون بنگالہ کے فیصلہ
 پاتا تو موسی کا بیٹا ترجیح پاتا کیونکہ یہ شخص بموجب قانون بنگالہ کے بیٹے میں
 پن ڈا اور سناؤد اکا کے گنا جاتا ہے جیسا کہ چھ مقدمہ روپ چرن مہاپتر
 مدعی اور انڈل خان مدعا علیہ کے مثال دسی گئی تھی اس مقدمہ میں یہ
 فیصلہ ہوا تھا کہ بموجب تفسیر قول دہرم شناستر کے جیسا بنگالہ میں راج
 ہے مامو کے بیٹے کو جو ایک بند ہو ہی وراثت میں اور پیرلی اولاد بھی
 کے تہنیر سے درجہ کے سلف میں ترجیح ملتی ہے ترتیب جانشینی کی
 حسب قانون تمثیلیہ جنوب ہند کے قانون مبارس سے مختلف نہیں معلوم
 ہوتی بیچ دائی اور امارا لیکھا کے حسب کئی توفیر اور اعتماد مغرب ہند میں

ہو

 جانشینی
 کا جو متبی
 لائین جاری
 ہے

 قانون
 مغرب
 ہند میں

بہت ہے بلحاظ ترتیب مرقوم صدر کے بہت فرق نہیں دریا فست ہوتا اور وارث
بعد کے حسب تفصیل ذیل میں حقیقی جہائی اور سکائیٹا وادی ہمشیر
وادی اور تیلہا ہی باہم وارث ہیں جو یہ نہیں تو یہ ہیں و اسما و ادا
اور بند ہو

دھرم شناسٹر باب سوم چ بیان استری دھن کے

علی سبیل الترتیب بموجب درجہ قرابت کے یہ کہا جاسکتا ہے بطور
عام بنیاد قانون کے واسطے تمام بھون کے کہ تجیز اور تکفین کر کے والے کو استحقاق
جائتین میں ترجیح ہے مگر یہ قاعدہ کلی نہیں مثلاً ایک بیوہ جہائی اور بیٹی
چھو کر مر جائے تو بیٹی فقط مالک ہے اگرچہ رسوم میت جہائی کو ادا کرتی
ہوگی وہ فقرے دھرم شناسٹر کے حسب یہ یاد کرے کہ جائتین اور
حق تجیز و تکفین متفق ہیں یہ معنی رکھتے ہیں کہ جائتین پر جیسے دولت منحوس متوفی
کی پہونچتی ہے سجا اور سی رسوم میت کی کا حق فرض اور لازم ہے بلکہ
معنی ایک یہ نہیں ہیں کہ فقط تجیز اور تکفین سے وارث ہو جائے

باب سوم چ بیان استری دھن کے

اکثر قسم کی ملک میں رسمی قوانین وراثت کے مستقل نہیں ہوتے یہ
 ایک ملک خصوصاً اور علیحدہ سیٹ اور اس ملک پر قائم مقام ہوئے میں اختلاف
 بسبب موقع یا حال مالک کے یا باعث ان طوروں کے جنہیں وہ مال حاصل
 ہوئی ہو واقع ہوتا ہے جو کچھ ایک عورت نے وراثت خرید قبضہ قریبی
 یا پالنے سے حاصل کیا ہو اسکو متاکثر میں ملک زن کہتے ہیں مگر داخل ہوتی
 وہیں کے نہیں ہے یہ سب ہمارا اقسام استری میں کے مستثنیٰ ہوتے ہیں
 —————
 بعض کے نزدیک ایک لکھ کے نزدیک چار ہزار کے گان میں
 پنج اور اوروں کے تھپاس سے تین ہزار نہایت طبع تصرف ملک مخصوص
 ایک گنہار کی موجودگی کے من میں یوں مرقوم ہے کہ جواز قبیحہ یوں
 یا وقت بڑھ کر بات باطلہ زنا محبت کے ملا ہوا جو باہر اور با والد کے
 غلط کیا ہوا ہے استری میں کہتے ہیں اوچا پاجھے کہ استری میں
 یہ ایک پالنے کے حسب قانون جائز ہے جسکی تفصیل اسطرح کی ملک پر دست
 ہے استری میں نہیں رہتا ہوا حسین قوانین مروجہ وراثت کے استعمال
 پاتے ہیں شہادت شادی کے ملک ایک عورت کو ملے تو وہ ہے استری
 وہیں کہیں گے اور مرد و مالک کے اور کسی بیٹی کو ملی گی لیکن بعد بیتی کے بطور
 اور رسمی وراثت کے بیتی کے پونچھ گی اگر یہ بیتی بیوہ اور اولد ہو تو فوت
 بیتی کے ماح کو وراثت میں ہے اگر مالک متوفی ناکندہ ہو تو اسکی بیٹی
 باپ اور ما علی سبیل الترتیب وارث ہو گئے جو یہ نہوں تو باپ کے قرائنی
 حسب درجن کے اگر مالک متوفی ناکندہ ہو اور یہ ملک وقت شادی کے

یہاں تک کہ
 یہاں تک کہ

یہاں تک کہ
 یہاں تک کہ

یہاں تک کہ
 یہاں تک کہ

او جیسے ملی موتو او کی بیتیان وارث ہو گئے چھلے لکھتا ہتی حسب قواعد
 مرسوم وراثت کے بعد ازان وہ لکھتا ہتی جو اغلب ہے کہ بیتی والی جاوگی
 یہ نہون تو عقیدہ اور بیوہ بیتیان وارث میں بالاتفاق بعد ایکے بیتا چھ نواسہ
 پوتا پڑ پوتا بیتا ہمعصر تسلیم کا او سکال پوتا پڑ پوتا اگر اتنی اولاد میں سے کوئی
 نہوا اور شادی ہو جب ایک کے پانچ قواعد اول میں سے ہوئی ہو تو شوہر
 پہر بھائی پر ما اور پہر باپ وارث ہون گئے اور جو موافق ایک کے
 تین اخیر قواعد سے شادی ہوئی ہو تو بھائی کو شوہر پر ترجیح ہے اور
 یہ دونو بعد والدین کے وارث ہو گئے اگر یہ بھی نہون تو وراثت حسب
 ترتیب ذیل ہو گئے شوہر کا چھوٹا بھائی او کے پوتے بھائی کا بیتا او کے
 بڑے بھائی کا بیتا نند کا بیتا داماد سسر ا بڑا سالا سے پہن ڈا
 سیکو لیا اور سمالود کا وارث اس ملک کے جو کتھا عورت چھوڑ مری
 ہو اور پیش از وقت شادی کے باپ نے دی ہو تب ترتیب مذاتو میں
 لکھتا ہتی بیٹا وہ بیٹی جو بیٹے والی ہے یا اغلب ہے کہ بیتی والی جاوگی
 نواسہ پوتا پڑ پوتا اور سکڑ پوتا بیتا ایک ہمعصر تسلیم کا اسکا پوتا پڑ پوتا
 در صورت انکے ہونے کے پانچ اور بیوہ بیتیان متفق جائتین میں بعد ازان
 بطور پنج اقسام اول بیاہ کے وراثت ہوئی ہے وارث استری
 دہن کے جو کتھا عورت چھوڑ مری ہو اور نہ تو باپ کی دی ہو اور نہ بیاہ کے
 وقت ملی ہو تب ترتیب مرقوم الصدر مویلیے میں مگر یہ فرق چھ کہ ہمیں
 بیتا اور لکھتا ہتی متفق وارث ہوتے ہیں ایک بعد دوسرے نہیں اور

میرزا جگر

میرزا جگر

میرزا جگر

کہ پوتہ کو نو اس پر فوقیت ہے یہ بات یہاں بیان کی جا چکے مازروے
 و ہرم شامستر کے اختیار کل منکوہ عورت کو اپنی جدا اور ملک مخصوص پر
 اوس میں جو چاہئے سو کرے الا اوس زمین میں جو شوہر نے دی ہے اختیار
 حاصل ہوتی

وہرم شامستر باب چہارم بیچ بیان تقسیم ملک کے

یا وجود اختیار کل منکوہ کے اپنی ملک مخصوص پر در صورت تکلیف کے
 شوہر کو اختیار استعمال اور صرف اوس ملک یعنی استمری دھن کا ہی ہے

باب چہارم بیچ بیان تقسیم ملک کے

چونکہ ہم مال اوس ملک کا جو جانشینی سے حاصل ہوتی ہے بیان
 کر چکے ہیں اس میں ذکر کریں گے اوس ملک کا جو تقسیم کے میں جیات بزرگ کے
 اور سب تقسیم کے داروں میں بعد جانشینی کے حاصل ہوتی ہے بقا
 باپ کے واسطے تقسیم کے لازم ہے اور اسکی جیات تک موجب
 قانون بنگالہ کے بیٹوں کو اختیار تقسیم کرانیکا حاصل نہیں الا اس صورت میں
 کہ باپ کا حق مالکیت باطل ہو جائے مثلاً وہ بیچ قوم میں شامل ہو اسنہاسی

تقسیم ملک کے
 استمری دھن کا

تقسیم ملک کے
 استمری دھن کا

بن جائے جگن ناتھ نے یہ بات کہی ہے کہ بیٹے جنکو سوئی یا وغیرہ سے
 تکلیف پہنچتی ہو راجہ سے درخواست کر کے اپنے باپ سے تقسیم
 تیراٹ کی جو وادائے چلی آتی ہے کروا سکتے ہیں گو تھوہ و ولت حصہ کی
 باپ کی نہیں کروا سکتے ایک شخص کو اختیار تقسیم کرنے ملک سورہ یا غیر متعلقہ
 کا درمیان اس کی اولاد کے اس شرط سے کہ بی بی اس کی امیڈہ کو نامہ
 نہیں دے سکتی ہو لیکن شخص مذکور کو حصہ کی جایداد میں جو اوٹھو یا یا غیر متعلقہ اور
 موروثی ملک میں کسی قسم کی ہو جو ایک بیگم سے اس حصہ اپنے زور
 باز و بیہ دوبارہ حاصل کی ہو فقط اس کی رضادائے تقسیم سے کہ
 مطلوب ہوگی لیکن قوانین تشریف مبارک اور ادرار صلیح میں یہ شرط قانون
 بنگالہ کے اختلاف سے بلحاظ تقسیم موروثی جایداد کے جو بموجب
 قانون تبارس کے لڑکے جب چاہیں کر سکتے ہیں بشرطیکہ ماحالہ ہو مگر
 یہی اگرچہ باپ کو محبت و نیوی رہے اور تقسیم کر لے میں محبت ہو بموجب
 قانون بنگالہ کے نابرا تقسیم اپنی ملک حصہ کی بھی موروثی متعلقہ ملک کی اور بر
 طرح کی املاک کی جو اوٹھنے حاصل کی ہوں کر سکتا ہے اور اور اپنے اختیاء
 میں جس قدر چاہے رکھے نابرا تقسیم کرنا باپ کا یا نانی حق خارج کرنا ایک
 بیٹے کا تقسیم سے اگرچہ خطا ہے مگر ہمیں ہی جائز نہ کہنا کہ اسے لیکن موروثی
 غیر متعلقہ ملک اور جایداد میں نہیں مابین خیال کہ شاید بیٹوں نے بھی اسکے حصول
 میں مدد کی ہو تو وہ برابر حصہ کے حقدار ہوں گے باپ البتہ دو چند حصہ اس ملک
 کا اور ملک حصولی بیٹوں کا لی سکتا ہے بموجب قانون تبارس سے کہ

یہاں
 یہاں

یہاں
 یہاں

یہاں
 یہاں

یہاں
 یہاں

تقسیم غیر وہی ملک سوروٹی کی کسی قسم کی ہو اور غیر متقوله جا یا داری
 حاصل کی ہو وہی کی باپ نہیں کر سکتا اور تقسیم اپنی حصولی املاک متقوله
 میں ہو جب این مذکور کیے دو حصہ سے زیادہ رکھنے کا اپنے لئے ایسے اختیار
 ہو اور سبب عدم استعمال اس سلسلہ کے بنارس میں کہ ایک امر اجتماعی
 ہزار دہائی سے بدل نہیں سکتا نابرا تقسیم ملک غیر متقوله کے گناہ بلکہ خلاف
 شرع اور زنا بل منسوخ خیال کی جاوے گی بحث ہی اس بات کے کہ غیر ساری
 تقسیم باپ کی ضلع بنگال میں کس مرتبہ تک جائز ہے ایک مقدمہ میں
 دیواری عدالت نے تسلیم میں فیصلہ کیا بدرجہ کمال ہوئی یہ قرار پایا تھا کہ
 نابرا تقسیم ملک غیر متقوله سوروٹی کی خلاف قانون اور نادرست ہے
 لیکن غیر ساری تقسیم باپ کی ملک حصولی اور سوروٹی متقوله مطابق شرع
 اور درست ہوگی بشرطیکہ تقسیم اوس حاملین ہوئی جو حسین قانون کی
 رو سے اختیار تقسیم کا اویسے حاصل ہو یعنی غصہ وغیرہ سے اگر
 باپ نے ملک تقسیم کر دی ہو اور بعد اسکے لڑکا پیدا ہو تو وہ تنہا وارث
 اوس ملک کا جو باپ نے کرہ لی تھی ہوگا اور جو باپ نے اپنے پاس
 ترکہ رکھی ہو تو اور بیٹوں کو لازم ہے کہ اپنے حصوں میں سے اوس ترکہ کا حصہ
 پیرا کر دیں جو بیٹا و اما اور زنا گنہ تن دانا اور سرکشی اور لوٹا گئی
 منصفوں کے جب باپ تقسیم ملک کی کرے تو ایک حصہ برابر حصہ ہوتے کے
 لیے اولاد تنبیہ کو چاہئے دیوے اور چتے والے قید کو نہیں
 لیکن سلسلہ ہری ناتھ کا یہ ہے کہ اگر باپ دو یا زیادہ حصہ رکھ لے

ناتھ ناتھ

ناتھ ناتھ

ناتھ ناتھ

نو بیویوں کو کچھ حصہ نہ فرمایا جائیگا کیونکہ اونکی پرورش رکھے ہوئے حصہ
 میں سے ہو سکتی ہے دیوار نامہ استیامین مرقوم ہے لاکر
 باپ برابر حصہ بیٹیوں کو دیے تو ایک ساوسی حصہ بیوی کو چاہیے
 لیکن جو نابرابر تقسیم کرے اور اپنے لئے زیادہ حصہ رکھے تو اس پر فرض ہے
 کہ برابر اوسط حصہ دیتے کیے اور نہیں سے ایک بیوی کو دیے یہ حصہ
 بیویوں کو در صورتیکہ پیشتر ملک ملی ہو ملین کے بعض راقم کی بہ راجی
 کہ اگر بیوی نے کہیں اور ملک پائی ہو نصف دیتے کیے حصہ کا او سکولے
 لیکن بعض راقم یہ کہتے ہیں کہ جو اوسنے ملک پائی ہو تو اوسکی کمی نسبت
 دیتے کیے حصہ کے پوری کر دی جاوے لیکن تاہم کا مقولہ یہ ہے کہ اگر
 بیوی نے کہیں سے ملک پائی ہو تو نہویں لی لی کے شوہر کو ملتی تو وہ
 دولت عورت کے حصہ میں گنی جاوے لیکن اگر عورت نے ملک اپنے
 باپ یا اور رشتہ دار سے پائی ہو یا مویا کسی اور قرابتی شوہر سے
 تو اوسکے حصہ میں شامل نہیں گنی جاوے گی کیونکہ شوہر کو اس میں کسی بیج سے
 شرکت نہیں ہے قانون جو تیار شدہ ہی وغیرہ میں جاری ہے اس
 باب میں قانون بنگالہ سے مختلف ہے اور اپنی ذات میں میان اور موافق
 نہیں خلاصہ انہیں جگہوں کے مضافوں کی دلائل کا یہ معلوم ہوتا ہے کہ
 اور صورت برابر تقسیم کر لے باپ کے ملک کو بیٹوں میں
 وہ بیویان جو بیٹے والی نہیں ہیں برابر حصہ لیتی ہیں اگر باپ
 زیادہ حصہ اپنے واسطے رکھے تو اوسکی بیویان حصہ کسی خاص حصہ کے

نو بیویوں کو کچھ حصہ نہ
 فرمایا جائیگا کیونکہ
 اونکی پرورش رکھے ہوئے
 حصہ میں سے ہو سکتی ہے

نو بیویوں کو کچھ حصہ نہ
 فرمایا جائیگا کیونکہ
 اونکی پرورش رکھے ہوئے
 حصہ میں سے ہو سکتی ہے

نہیں ہو سکی مگر شوہر کو پرورش اور نکلے لازم ہے اگر غیر ساری حصہ
 بیویوں کو لیے ہوں تو واسطے دریافت حصہ بیویوں کے بیٹوں کے حصہ
 کو تخمین کیا جائے در صورت تقسیم ملک سوروشی کے ہی قواعد اور
 کے باپ میں مستقل ہوئیں بعد وفات یا ایسی حرکت باپ کے جس سے
 اس کی حقیقت ملک پر باطل ہو جاوے یا بیویوں کو اختیار تقسیم ملک منقولہ غیر
 منقولہ سوروشی اور حصولی کا درمیان اپنے حاصل ہے بموجب قانون
 بنگالہ کے بیوہ سات اپنے دیوروں کے حصہ فقط ایک حاید اور غیر تقسیم
 ہی کی نہیں بلکہ اس سے تقسیم اس کی کر داسکتی ہے اگرچہ اس کا حصہ غیر
 اس کی وفات کے اس کے شوہر کے داروں کو پہنچے گا جین حیات
 والدہ کے بھی تقسیم ممکن ہے یہ بقاعدہ باوجود اختلاف کے مسئلہ
 جی میوتا و امانا سے بہرہ میں مستقل ہے اور امان حال اس کی بہت تاکید
 کرتے ہیں بیٹے اور بھائی جو بیٹے ہوں حصہ شریک کے یا بیویوں کے ساتھ
 جو بیٹے درجہ تک ہیں یہ اپنے باپ کا حصہ لیتے ہیں اور اس میں سے ہر ایک
 شریک کو اختیار علیحدہ کروالینے اپنے حصہ کا حاصل ہے مگر ایسی صورت میں
 ہر ایک بیوی صاحب اولاد کو حصہ ساری بیٹے کے حصہ کے چاہے اور
 اولاد بیوی کو کافی وجہ معاش بموجب متاکشراور پوتیوں کے جو
 بنارس اور جنوب میں جائی میں اولاد بیوی بھی حصہ حصہ کی ہے
 کیونکہ اطلاق لفظ ماما کا دو نوع حقیقی اور سبیلی ماپر ہوتا ہے مرث
 از روی سمرتی چندریک کے ماق شریک سے خارج ہے تاکھذا

قانون

قانون

قانون

لکھنؤ کو حصہ موافق مصارف اونکے بیاہ کیے ملتا ہے جو مطابق چہارم
 حصہ بیاہی کے مقرر ہوا ہے یعنی فرض کرو کہ ایک بیتا اور ایک بیٹی ہو تو
 جایداد کو دو حصہ کر کے ایک حصہ کو انہیں سے چار قسم کی چار میں ان چار
 میں سے ایک بیٹی کو ملے گا اگر دو بیٹے اور ایک بیٹی ہو تو جایداد کے تین حصہ
 کر کے ایک حصہ کو چار حصہ کرنا چاہیے بیٹی ان چار میں سے ایک یا بارہواں
 حصہ کل میں سے یوگی اگر ایک بیتا اور دو بیٹیاں ہوں تو اول تین حصہ
 کر کے پھر دو حصہ کو چار بنا چاہئے اس میں سے ہر ایک بیٹی ایک حصہ پاو گی
 لیکن بموجب نہایت پسندیدہ اسناد کے تقسیم حصوں کی جو اوپر مذکور ہوئی
 سب جگہ نہیں ہو سکتی اس واسطے کہ اگر جایداد ایسی کم ہو کہ اس طرح کے
 حصہ بے تکلف نہ ہو سکیں یا انہ جایداد بھت بڑی ہو کہ اوس میں ضرورت ایسے
 حصوں کے واسطے انصاف کا بیاہ کے متصور نہ ہو تو اس صورت میں بہنیں
 مقدار اتنی جایداد کی ہو گئی جس میں کہ خرچ اونکے بیاہ کا بخوبی نہہ جاریہ
 حصہ یہ تدبیر واسطے بہنوں کے باین لجاؤ کہ نام خاندان کا شریف بنا
 رہے ازراہ حقیقت کے بہنیں بلکہ ازراہ سلوک یہ اگر ایک جھانجی ملک
 مشترک میں کچھ اصلاح و ترقی کرے تو اوسکو حق زیادہ حصہ کا نہیں ہوتا
 مگر بموجب قانون تمثیل بنگالہ کے دوہرا حصہ وقت تقسیم کے مل سکتا ہے
 اگر اوس نے فقط اپنی تنہا کوشش سے ملک حاصل کی ہو صدر دیوانی عدالت
 نے مقرر کیا ہے کہ اگر ایک چار جھانجیوں متفق میں سے بدو زر شرارت
 خواہ فقط بہانوں کی مدد سے ایک ملک حاصل کرے تو وہ دو حصہ پانچ میں

مقرر ہوا ہے کہ اگر ایک چار جھانجیوں متفق میں سے بدو زر شرارت خواہ فقط بہانوں کی مدد سے ایک ملک حاصل کرے تو وہ دو حصہ پانچ میں

مقرر ہوا ہے کہ اگر ایک چار جھانجیوں متفق میں سے بدو زر شرارت خواہ فقط بہانوں کی مدد سے ایک ملک حاصل کرے تو وہ دو حصہ پانچ میں

پایگا اور پانچواں حصہ اور کھارایک کو تین بہائیوں میں سے لگا لیکن جو
 قانون تشریف نبارس کے اوس بہائی کو جس نے اپنے قوت بارو سے
 نہ لگی ہو اوس بہائی پر جس نے کوشش نہ کر لی ہو امتیاز نہیں ہے
 اگر مال موروثی اوس میں صرف ہوا ہو تو سب بہائیوں کا حصہ ساوی ہے
 اگر بر شترک صرف نہوا ہو تو جس نے فقط جہد و سعی سے ملک
 حاصل کی ہوگی وہی سستی اوسکا ہوگا اگر ملک جہد و زنترت کے سبب
 شقت ایک ہی نفس کے غیر منقسم خاندان میں حاصل ہوئی ہو تو اوشکا
 اوس خاندان کو اوس میں کچھ حق شرکت نہیں اگرچہ وہ لوگ اوس وقت میں
 اوکے سات بشرکت رہتے ہوں یہی قاعدہ درباب ملک و بارہا حاصل
 کی ہوئی کے مستقل ہے الا درباب اراضی کے جس میں کہ حاصل کرنیوالا نسبت
 اور بہائیوں کے چوتھے حصہ سے زیادہ کا مستحق ہے یہ بھی مقرر ہوا ہے
 کہ اراضی ایک بھائی کی محنت اور دوسری بھائی کے زریعے حاصل ہوئی
 ہوں تو ہر ایک نصف حصہ کا حقدار ہے اور جو ایک کے زراور محنت اور دوسری
 فقط شقت سے حاصل ہوئی ہوں تو پچھلے کو تین حصوں میں سے دو اور دوسری کو
 تہائی ملیگی لیکن معلوم ہوتا ہے کہ تدبیر کسی خاص قاعدہ و ہرم شاستر پر
 نہیں ہوئی بلکہ قاعدہ عدل پر تحالیف یا نذرانہ جو وقت بیاہ کے لیے ہوں
 ہی جو کچھ کہ سب علم شجاعت کے حاصل ہوا ہو بھائیوں علی العموم حکام
 تقسیم کے اوس پر دعوی نہیں اور بعض چیزیں ایسی ہیں کہ ان میں تعمیل رسمی
 قانون تقسیم کی نہیں ہوتی واسطے دریافت کرنے زیادہ مفصل حال

نورانی

پانچواں درجہ
 حاصل کی ہوگی

تقسیم
 میان غیر

نامکن التقسیم اور ممکن التقسیم ملک کے طالب کو یا سچے کہ خلاصہ مرقوم ممکن است
 کو مطالعہ کرے جس باب میں کہ میان مال ممکن التقسیم اور غیر ممکن التقسیم کا
 علم مذہبی مطالبی زیادہ صحیح راستے کے ایک غیر تقسیم بقیہ ملک میں
 تمیز قانون رسمی کی تقسیم ملک مشترک میں متعلق ہوتا ہے نہیں
 ہوتی یعنی تقسیم عام میں اگر کوئی حصہ ملک کا نشر اکثرت رہ جائے تو یہ باج
 شریک نہوگی باوجود جدا کسی کے بلکہ یہ غیر تقسیم بقیہ خاص بہائی کو ملے گا
 تقسیم ملک فی تجزیہ اور بدون اور رسوم مقررہ کے بھی ممکن ہے
 در صورتیکہ اس تقسیم میں ثانی الحال پر حجت کا نظام ہو تو اصل حقیقت آراء
 شہادت قوی کے رافع ہو سکتی ہے حال تقسیم اور غیر تقسیم کا
 صرف متفق دھننے بہائیوں کے ہے ہمیشہ تحقق نہیں ہوتا اس واسطے کہ
 شاید وہ بظاہر باجماع لبر کرتے ہوں اور تقسیم ملک میں ہر ایک متفلسف
 علیحدہ ہو جائے یا بالعکس اگر تیسری قوم انصاف و حسن ایک خیالی
 طریق واسطے دریافت مشمول یا مبالغہات ایک حامدان کے بلحاظ ملک کے
 ہے جبکہ حال مقدمہ کا سچی تحقیق ہو سکے اور صرف ملک ایک حقیقت
 قرار واقعی کا یہ ہے کہ وہ لوگ یا علیحدہ علیحدہ معاہدہ کریں یا ایک دوسری
 ضمانت دیں یا یہ کہ معاملات یکظم علیحدہ برتیں تو اس صورت میں معلوم
 ہوگا کہ وہ ایک دوسرے کے پابند اور متعلق نہیں ہیں۔ چہ مقدمہ ایک غیر تقسیم
 مسئلہ کہیے کہ صدر یوانی عدالت کی راہ میں یہ آیا کہ اونکی ملک حصولی تا
 ویکسہ دریافت حال اونکی جدا کسی کی شتم تصور کی جاوے اس صورت میں

تحقیقات کا حقہ اس شخص پر منحصر ہے جو دعویٰ حقیقت خاطر کا کرے۔ ایک اور مقدمہ میں ایک شخص ہندو خاندان کا جہان کچھ بھائی کا معاملہ تھا۔ اس سے اس بات سے کہ وہ اور اس کا والد گھر سے علیحدہ کہنا نہ کہتے تھے اور نفع و نقصان تجارت میں شراکت نہ تھی اگرچہ وہ شخص لمب کام کر کے اپنے لیے کچھ واسطے خرچ اپنے ذات کے پاتا تھا جدا تصور کیا گیا اور چ کا ہی اور لوگوں اور اس خاندان کے حصہ نیلے قانون میں واسطے حمایت حق ایسی اولاد کے جو تقسیم کرنے کے باپ کے ملک کو پیدا ہو بہت احتیاط میں بلحاظ ملک سوزئی کے ایک ملک میں کھنڈہ اتنی کسی وارث کا یا حل ہو جائے کیونکہ جب تک والدہ بن سکتی تھے تب تک تقسیم ملک قانون کی رو سے منع ہے۔ اگر اچھا نہ ایسی بات ظہور میں آوے تو اسکے لیے یہ مقرر ہے کہ باپ و دھرم کہے جو نقطہ کے کو میں گئے اگر وہ تقسیم پیدا ہو ایسی اولاد کے لیے اور بھی ایک بات میں ہے

دھرم شاستر باب پنجم در باب بیاد کے

وہ ہے کہ در صورت ضرورت کے باپ کو اختیار مسترد کر کے
ملک شہر کا حاصل ہے

باب پنجم در باب بیاہ کے

بیاہ قوم ہونے میں ایک معاملہ دنیوی ہی نہیں ہے بلکہ دنیوی و دینی کا جگہ ہے
 منجملہ سلام مقررہ تین قوم شریف کی یہ اخیر رسم اور قوم شودر کے واسطے
 فقط ایک ہے ایک شخص کا تختہ کو قابلیت ادائی فیض مذہب کی حاصل نہیں
 یہ بات خوب ظاہر ہے کہ صغیر سن میں نسبت یعنی تنگی عورتوں کی ہوجاتی ہے
 اور حقیقت میں بھی بیاہ ہے یہ عقدیت بھر صورت مضبوط اور مستحکم
 ہے بیاہ پکا ہوجاتا ہے بروقت ادائی رسوم مقرر کے کو اتمام
 کو نہ پہونچا ہو بعد وفات شوہر اولیٰ کے ذکر دوسرے بیاہ کا دھرم
 شہادت میں مطلق نہیں اگرچہ بیچ قوم میں اس حرکت سے زیادہ کوئی اور
 امر استعمال میں نہیں آتا از روی شرع کے متعدد بیوان کرنی بی باعث
 قوی کے منع میں الا اوس صورت میں کہ وہ عقیم یا مریض ہو تو البتہ سب واسطے
 شکست پہلے عقد کے ہوگا یلصحت بہت استعمال میں نہیں آئے چنانچہ زمان
 حال میں متن منو کا جس کے رو سے متعدد بیوان کرنی ممنوع میں برخلاف او کے
 متعدد نکاح کی تائید کرنی کو پیش لائے ہیں منو کہتا ہے کہ واسطے اول سیاہ
 تین قوم شریف کے عورت اوس قوم کی چاہیے مگر جو اپنی خواہش سے دو
 بارہ بیاہ کرنا چاہیں تو موافق درجہ قوموں کے بیاہ کرنا لازم ہے اس
 متن سے زمان حال کے آدمی یہ تقریر کرتے ہیں کہ چونکہ اس زمانہ میں بیاہ غیر مذکور کی

عورت سے منع ہے پس بالضرورت ثابت ہوا کہ متعذر دیوان ایک ہی
فرقہ کی کرنی جائز نہیں لیکن استخراج اس نتیجہ کا صاف نہیں اور ارتکاب
ایسی حرکت کا سبب پندتوں کے نزدیک قابل الزام ہے اگرچہ یہ بات
بیشتر ہوتی ہے خصوصاً کلین برہمنوں میں اگر ایک شخص بغیر سبب معقول کے
اپنی بیوی کو چھوڑ کر دوسری بیاہی تو پہلے کو برابر خرچ اپنے دوسرے
بیاہ کا روپیہ دیکھا شریطیکہ اوتھینے استری دین پٹایا ہو اور جو پایا ہو تو اس سے
حوالہ کر دیے مگر کسی بیچ سے زیادہ تنہائی حصہ اپنے ملک سے ضرور نہیں ہے
بھیکیف کسی سبب سے بیوی کو چھوڑ دیا ہو شوہر کو پرورش اوسکی نچوئی کرنی
ہوگی مثلاً کثرت ابن اسباب میں فرق مذکور ہے کہ جب در صورت اعتراض
قوی کے نسبت پہلی بیوی کے دوسرا بیاہ ہو تو پہلی بیوی خدارو پیہ کی برابر برز
مصارف اوس بیاہ کی ہے لیکن جب پہلا ظاول بیوی کے کچھ جانی
حجت نہ ہو تو سیموم حصہ ملک شوہر کا بطور عوض کے اوتھینے دینا چاہیے
موجب استعمال حال کے شوہر کہانا او پوشاک دینے کو کافی واسطے پہلے
بیوی کے خیال کرتا ہے بیاہ کی تسعین اٹھ بن برہما دیوا آرشنا
پر لچ پت یا آسورا گنہروا را کہتاسنا اور پیا جا پہلی چار
تسعین مخصوص برہمنوں کے ہیں بنیاد ان عقود کی یہ معلوم ہوتی ہے کہ
طرنن باہسم راضی ہون اور باعث طمع نہو قسم پنجم مخصوص دلش اور
شوہر کی ہی مگر یہ قسم لبیب ایکے کہ باپ لڑکے کا لقمہ لیتا ہے مطون ہے
قسم ششم اور ہفتم مخصوص جیہ لون کی ہے انین اتفاق یا محبت طرنن یا جی

فتح ہے ہوتا ہے قسم ہستم کبیا ایک کہ وہ دعا اور میرے سے عمل میں آئی
 ہے سب سے زیادہ ناپذیردہ ہے اول طور بیاہ کا یعنی رخصت
 رہتا جاتا ہے اس قسم میں باپ فقط لڑکی کو موافق اپنے حوصلے کے نکال کر کے
 نوشتہ کو جبکی اوشنے دعوت کی ہے سپرد کرتا ہے اور لوازمہ عروس کا
 المبتد بطور معمولی عمل میں آتا ہے بعد اویکے قسم اسورا بہت مروج ہے
 اس طور میں لڑکی کا باپ روپیہ لیتا ہے اور سینے سنا ہے کہ بیاہ پیا چاک
 طری سے ہی اکثر ہوتے ہیں اور کہ جو ان متمول اور خوبصورت عورتوں کو اکثر فلیٹو
 سے پہنلا کر بیاہ کر لیتے ہیں لیکن جب رسوم اسکی ایکبار ہو جاوے تو پھر
 فریب یا جبر کے حذر سے یہ عقد شکست نہیں پاتا ان ائمہ قسم بیاہ کے
 میں سے گزبرو اکی درستی کو کچھ رسوم ضرور تھیں معلوم ہوتا ہے کہ ہم
 ستر جی کے معنی حسب مضمون شرع کے عاشقانہ اتحاد میں واسطے قرار ہے
 بیاہ کے

دھرم شاستر

باب ششم بیان تنہی کا

کافی ہوش و طبعیکہ مرد زبان یا کہنے سے اس اتحاد کی تاکید کرے وہ رشتہ دار
 جسے بیاہ کرنا منع ہے منوانے یوں بیان کئے ہیں اوس عورت کو جو مرد کی
 پردی اور مادر ہی بزرگوں کی نسل سے چتے درہکت نھو اور اویسے ہوارے

گوت کے اوسیکے والدین کی قدیم نسل میں سے بنائی گئی ہوں مردینوں تو ہم ہیں
 میں سے بیاہ کر سکتا ہے زنا ایک قصو قابل سزا ہی عدالت فوجداری
 یہ عدالت دیوانی میں سے کچھ تعلق نہیں اگر شوہر فاسق پر نالش زنا و ان
 کی عدالت دیوانی میں کرے تو سموع نہوگی زانی ہونا خاوند کا کافی
 سبب عورت کو واسطے ترک کرنے شوہر کے نہیں اور نہ بہت سی صورتیں طرح
 کی ہیں کہ ایسی حرکت بیوی کی یعنی ترک کرنا شوہر کا دھرم ہو در صورت دیوانی
 یا نامردی اور تنزل ذات کے شاید ایسی حرکت بیوی کی قابل سزا نہیں ہے
 مگر عورت کو اختیار کسی طرح عہد کرنے کا نہیں کوئی عہد جو اوسنے کیا ہو تو
 وفا کرنا اوسکا نہ شوہر اور نہ اوس عورت پر ضرور ہوگا الا اوس صورت میں
 کہ وہ عہد عورت کی ملک مخصوص ہے باب میں ہوا شوہر نے سسرال ہی اپنی
 امور کی اوسکو تفویض کی ہو یا یہ کہ وہ عہد واسطے حصول مایحتاج لگے کیا گیا

باب ششم بیان تہنی کا

منو کہتا ہے کہ جو بیٹے والا نہو تو واسطے دعوت میت کے اپنے قبائلی نام اور
 گرام کریم کے واسطے اوسکو لڑکا کو دلینا چاہئے زمان حال میں دو تین
 طور کو دلینے کے جاہیزین دتا کا یعنی دیا ہوا لڑکا اور کرسی تریا یعنی سہتی لڑکے
 کا بہت رواج ہے کرسی تریا کا دستور فقط تہنی لائین ہے اس طرح
 لڑکا کو دلینا شاید چاہئے کہ منو بخ ہوا سو واسطے کہ اس زمانہ میں فرزند

ہو اسی مولود کا جی یا کو دے دیے ہو کیے تروک ہے لیکن موافق ایک متن
 درسی با سستی کے سبب بطور درست بن جو بدت مدبریت نے میں اے میں بعض
 شرائط ضروری گو دینے کی متن مفصلہ ذیل منہ میں مشتمل ہیں جس لڑکے کو
 اوسکا باپ یا ماں شوہر کی رضا سے دوستی شخص لاو لہ کو بطور فرزند دے
 اور وہ لڑکا ہنجوم ہو اور محبت بھی رکھتا ہو تو وہ دیا ہو اور فرزند خیال کیا
 جاتا ہے اور سنگاپ کرنا سے یہ دینا استحکام پاتا ہے جس
 لڑکے ہنجوم کو ایک شخص فرزند ہی میں لے اور وہ لڑکا سپوت ہو اور فرض
 کر یا کریم کے واسطے گو دینے والے باپ کے جاتا ہو اور گناہ نہ بجالانے
 اوں رسوم کے سے بھی واقف ہو تو وہ پسرتنی خیال کیا جاتا ہے
 سوائے اوں شرائط استحکام کے اور بہت شرطیں ہیں بہر مختصر بیان قوا
 بی حجت اور مقبول عام کے میں اوں قوا عین جو مشکوک بن مباحثہ کرونگا
 اور ہر ایک قاعدہ کی تائید کے واسطے سذین لاکر جو قواعد کی تحقیق میں
 اوں کو اثبات کو پونچاؤں گا بلحاظ اس خاص فرع قانون کے بیچ سزا
 اور جگہوں کے بہت اختلاف بنیں کیونکہ دانا کا چنر کا اور دانا کا ایمان کا
 جو طریقے مقبول ہیں اس مضمون پر میں سب ادب کرتے ہیں متن اول
 مذکور الصدر حق اوں شخصوں کا جو گو دے دیکتے ہیں خوب واضح ہے صرف
 استنساخ اس باب میں مفسرین نے بیان کیا ہے دانا کا میمان میں منہج
 ہے بلحاظ نخستین ایک میوہ کے اپنے بیٹے کو تکلیف کے دست میں یہ
 ایک شک کی بات ہے کہ آیا ایک میوہ رضا می شوہر متوفی سے بھی کو دے

متن
 درسی

نور کبریٰ ترمکا

متن
 درسی

رضا می شوہر
 یا کسی میوہ

سکتی ہے یا نہیں لیکن بموجب نجات مضبوط اسناو کی وہ لے سکتی ہے
 یہی قاعدہ مقرر ہوا ہے اگر اگر ایک بیوہ لے اجازت شوہر شوہر کی بیوی
 اور اس لڑکے کو مایا بایا ندیے بلکہ اوسکا بھائی دیوے تو یہ ندرت ہے
 لازم ہے کہ گود لینے والے کو بیٹا پوتا اور سکر پوتا نہوا کر گود لیا ہوا ایک ہی
 یا پڑا بیٹا نہایت زیادہ لڑا اسکا چچا اور ماموں اور بھائی بہن اور بیوی
 اور بیویوں قرابت کے مشین تمام کرنا منع بھی ہو مگر اسکا بھائی اور اس
 بیوہ کا عہد اخیر نقطہ واسطے تین قوم شریعت کے مرعی ہو تو ضرور کیے گئے
 نہیں یہ بھی مقرر ہوا ہے کہ جب ایک عورت متبنی ہوے اور اسے قبولیت
 تقوم کی اور بموجب بعض راقموں کے اجازت شہت داروں کی بھی یعنی فرض
 ہے جو بھائی کا فرزند ہو تو پیش از اور دن کے اور سیکو گود لینا چاہیے لیکن
 یہ قاعدہ کلی نہیں اس سے یہ تخریر کر کے کہ گود لینا چاہیے گود لینا نادرست
 نہیں ہوتا۔ چہ مقدمہ اور من دت مجلس مدعی اور کیا سنگد مدعا علیہ کے یہ تخریر
 کہ جب تک ہتیا ہو غیر کا گود لینا خلاف شرع ہے اور یہ بیشک مطابق
 مسئلہ دوم داتا کا مانیسا کے ہے لیکن رانا کا چند ریکامین اس بات پر
 بہت محبت و کمر لگائی ہے یہ معلوم ہوا کہ بموجب قانون ہنگامہ وغیرہ کے جہاں
 کہ مسئلہ داتا کا چند ریکا کا بہت شتمل ہے اور یہ اس کے ایک حقیقت
 ہزار سبیل سے بدل نہیں سکتی ہی مانی جاتی ہے غیر کو باوجود ہویے
 ہتھی کے گود لیے سکتے ہیں۔ مبادرس اور اور گھوڑوں میں بھی جہاں می مانا
 انگریزی ہے اور جہاں کہ قاعدہ واسطے مانعہ کے بیشتر اثر قانون کا

جان کا بہت خطر ہے

اس کے لئے
 اس کے لئے
 اس کے لئے

اس کے لئے

اس کے لئے

کہتا ہے اس طرح سے کہ تادرس کر دے ایک کام کو جو ایک برخلاف
 ہو تو وہ ان بیٹے یا کسی اور قریب رشتہ دار کا کوڈ لینا ضرور نہیں اور دستہ اس
 مرکی اگر حقیقت میں ہو چکا ہو اس قاعدہ کی تعمیل پر منحصر نہیں پس تبتنی کی
 تبتنی لینے والے کی خوشی طبیعت پر موقوف ہے پس دریافت ہو کہ حکم
 کو دینے اپنے سے بڑا کا جنہیں بیجا ہی مقدم اور جو وہ بنوں کو اپنے گوت سے
 بچا یا فرض نہیں ہے کہ اگر خلاف اس حکم کے کوئی کوڈ لے تو تادرس ہو یہ
 ضرور ہے کہ تبتنی موافق تقرری رسوم کے بیچ نام اور خاندان کو دینے والے کے
 داخل کیا جاوے جب تبتنی بن چکا تو اس کا دعویٰ ملک حقیقی خاندان پر جاتا رہتا
 مگر وہ اپنے خاندان سے بالکل الگ نہیں ہوتا شادی اور عی وغیرہ میں وہ
 بیگانہ نہیں تصور کیا جاتا اور وجہ مخالفت کے واسطے یاہ کے ایک باب میں
 ویسی ہی رہتے ہیں گویا کہ وہ کبھی علی نہ ہوا تھا جس ملک پر وہ جانشین ہوا ہو
 اور سپر ایکٹ لینے خاندان کا کچھ دعویٰ نہیں ہو چکا اگر ایک تبتنی اپنی کوڈ لینے
 والے باب کی ملک پر جانشین ہوا ہو اور لا دہرجا ویسے تو اس ملک پر
 اس کے اصلی باپ کا دعویٰ شرعاً نہیں ہو چکا بلکہ یہ اس کے کوڈ لینے والے باپ
 کی ملک ہوگی و تبتنی سو اسے استناد کو براہ قدر کے برصورت سے
 کوڈ لینے والے باپ کے گھر کا ایک آدمی ہو جائیگا اور وارث ایک ملک کا
 حسب طرح سے سو اسے صورت کوڈ لینے کے طور دو اٹھ شایا کے
 حصہ لینے سے اصلی باپ کے ملک میں حاج ہے اگر تبتنی اپنے کے کاجی
 پیدا ہو تو یہ بشمول وارث ہوئے ہیں لیکن تبتنی موجب قانون نکال کے تہاں

تبتنی کوڈ لینے والے کے
 کوڈ لینے والے کے
 کوڈ لینے والے کے

تبتنی کوڈ لینے والے کے
 کوڈ لینے والے کے
 کوڈ لینے والے کے

اور موافق سہدا اور تقاضوں کے چار حصہ ہوتا ہے اگر دو گنا جیتے بد متنی
 کے پیدا ہوں تو حسب قانون بنارس کے ملک کے سات حصہ کرنے چاہئیں حسین
 سے گناہی جیتے چار حصہ لیون اور موافق قانون اور تقاضوں کے پانچ حصہ کیے
 چاہئیں حصہ سے گناہی جیتے چار حصہ لیون اور علی مذاقیقاس ماسی اندازہ سے
 جتنے گناہی جیتے بعد متنی کے مولود ہوں اگر ایک میوہ نے باجارت شوہر توفی
 لڑکا گود لیا ہو تو جو حق کہ پس لہذا جیتے کا ہوتا ہے وہی اوسکا یہ بیان
 تک اگر اوس میوہ نے ملک شوہر کی بھی پیش از گود لینے کے فروخت کی جو حسین
 نقصان لڑکے کا تصور ہو تو وہ فروخت نام درست ہوگی الا اگر کسی برسی
 ضرورت کے لیے فروخت کرے ہو اگر ایک لارہ ہندو بنگالہ کا حسین حیات
 باپ کے وفات پاویے مگر پہنچ اختیار متنی لینے کے جو وہ باطلاع اور
 رضا مندی اپنے شہر کے کسی وقت پیش از اوٹیکے کسی اور ہندو است کر نے
 ملک کے مطابق مشرع کے یا پیشتر پیدا ہوئے تو اسکیلے گود لیے تو یہ بدولت
 بدولت اوس تہنی کے حق کی مانع ہوگی قواعد مرقومہ بالا اوس تہنی سے
 تعلق رکھتے ہیں جو بطور انا کا کیے ہو لیکن ایک خاص قسم گود لینے کی اور یہ
 اوسکو دواشی امشایا کہتے ہیں اس صورتیں تہنی اپنے خاندان کا آدمی
 تصور کیا جاتا ہے اور دواصلی اور گود لینے والے باپ کی ملکات کا
 حصہ لیتا ہے اور فرض ہے ایک باپ کا ادا کرنا ہوتا ہے اجتماع والے
 گود لینے کیلئے جیتے کے اس قسم میں غیر متعلق ہے یہ گود لینا یا خاص ہر
 دیہان سے ممکن ہے کو لڑکا دواصلی باپ کا میتا رہے اس صورت میں

استیضاح

دواشی امشایا

اسکا حصہ

سات حصہ سے گناہی

سات دو یا زیادہ

مولود

جو بدولت

بدولت

دواشی امشایا

تنبی کوئی تیار دوائی امثالو نا کہتے ہیں یا جب موتر اشی او سیکے اصلی بارپ کے گھر میں ہو چکی ہو تب اسکو انی تیار دوائی امثالو نا کہتے ہیں پھلی صورت میں رشتہ طہقین میں صرف تا دم زیت تنبی کے جاری کیا اوسکی اولاد سطر اصلی کہنے کو پیر جاہیگی دوائی امثالو نا کو مسات نکاحی جیسے کے واپو کو دینے کے متولد ہوا ہونصف حصہ گو دینے والے اپنے آپ کے ملک کا ملتا ہے واپو اور تنبی کے بہت کمر اور سباحہ ہو چکا ہے اور زیت درست رہے یہ معلوم ہوتی ہے کہ کوئی معین قاعدہ جو سب جگہ سقل ہو سکے واپو عمر کے جس سے ایک گو دینا منع ہو نہیں ہے جبکہ پھلے رسم موتر اشی کی موجب رائی بعض کے اور زنا رنبدی کی موجب رائی اور واپو اصلی بارپ کے گھر میں ہوئی ہو وانا کاسی مانا میں وقت معین گو دینے کا جبکہ بعد پیر بہ امر نا مکن ہے پانچ برس کی عمر ہے اگر موتر اشی در میان پانچ سال کے اصلی بارپ کے گھر میں ہوئی ہو تو تنبی بطور رسمی وانا کا نہیں ہوتا بلکہ انی تیار دوائی امثالو نا یعنی رو باپ کا بیٹا خیال کیا جاتا ہے یہ فقط لب لباب کے جبکہ کو پتر شیشی کہتے ہیں مکن ہے ایک رویت وہ دو نو خاندان کا مرزد بتاتا ہے بوجہ وانا کا چند ریکہ کے لمجا طین قوم شریف کے وقت معین گو دینے کا تا زنا رنبد تر ہے جبکہ او بیونا یوں کہتے ہیں اور پیر بہ موتر اشی کے جبکہ چوکر اکر نا کہتے ہیں عمل میں آتا ہے قوم شود در میں وقت معین تا بیاہ کر لے کے ہے لیکن زنا رنبدی کے صورت میں اور بیاہ دوسرے میں گو دینے والے اپنے آپ کے گھر میں پائے

کیا جائے اوقات معینہ واسطے زائر بندہ کی تین قوم شریفین
 مختلفہ ہیں برہمنوں میں تو عمر آتھ برس کی اسمین دونو باتیں ہر خواہ
 روز جل سے خواہ روز ولادت سے چتر یونین گیارہ برس کی عمر اور
 ولیش میں پانچ سال کی مگر اور بھی وقت دوسرے درجہ کے اس
 بات میں ہیں سنہ زائر بندہ ایک برہمن کی سوا برس تک بعد تارینہ حمل کے
 اتھوی رہ سکتی ہے چتر یونین بائیس برس تک بعد حمل کے اور
 ولیش میں چوبیس برس تک یہ جاننا چاہئے کہ جب یہ رسم اوپونا
 یونانی ایک بار ہو چکی ہو تو یہ فوراً مانع گود لینے کے ہو جاتی ہے عمل کا
 جیسے کہ پہلے باب موتراشی کے پیش از عمر پانچ برس کے بموجب سند و اتا
 کامی مانا لے اس قدر باطل نہیں ہو سکتا کہ بعد پتر شتی کے وہ رسم دوبارہ
 کی جائے چونکہ مختلفہ اضلاع ملک میں جمیع اسناد برابر معتبر ہیں پس عہد
 ولایت دینے ایک صد کا دوسرے پر چاہئے کہ اوپر مختلف دستوروں کے
 جو مختلف مقاموں میں جاری ہیں مختصر ہو بیچ صوبہ بنگالہ اور جنوبی ملکوں کے
 وقت معین واسطے گود لینے کے چاہئے کہ جو اعلیٰ سے زیادہ معیروں کیا
 باویہ یہ مطابق استعمال پسندیدہ کیے نہ برس میں واکا امی
 ساجو وقت گود لینے کا محدود کرتا ہے عمل میں انا چاہئے بموجب مائی
 ہانیکے جو مرتبہ عین بہت معتبر سند ہے قواعد عمر کی نقطہ اوس صورت میں
 دیے جبکہ رشتہ داری ہو لیکن رشتہ داری یا سگوتر کو گود لینے تو بری
 ہونا کھڑا ہونا یا کئے والا ہونا کئے امر میں مانع نہیں مٹی لایا میں جہاں لایا

اوقات داخل مادی
 متفرق اور متفرق

جو مختلف مقاموں میں جاری ہیں مختصر ہو بیچ صوبہ بنگالہ اور جنوبی ملکوں کے
 وقت معین واسطے گود لینے کے چاہئے کہ جو اعلیٰ سے زیادہ معیروں کیا

ستر گاہے گود لیتے ہیں کوئی مانع بجز قومیت کے نہیں یعنی قومیت طرفین کی کیا
 ہو کچھ عمر کی حد اور کچھ شرائط واسطے ادایے رسوم کے ہیں تہی کہ جس
 باصرت و ریمان دہی تا پورے شش ٹائی کے چ اس قسم کے گود لینے کے بیان
 کہ ایک شخص اپنے بھائی بلکہ بھائی اپنے باپ کو تہی کر سکتا ہے لیکن وہ اور کسی
 اولاد بعد گود لینے کے ادھی اسکے خاندان اصلی کے خیال کیے جاتے ہیں اور وہ
 ورثہ اپنے کٹنے کا اور گود لینے والے باپ کے کٹنے کا لیتا ہے ایک اور
 خصوصیت اس طرح کے تہی کرنے میں یہ ہے کہ اگر ایک بیوہ اس طرح سے
 تہی کر لے تو وہ شوھر کا اسکے تہی نہیں ہو گا گو اس امر کی اجازت شوھر نے
 دہی ہو خاص قبولیت اس شخص کی جسکو واسطے گود لینے والے کے یا چل
 کرنے چاہیے یہ رشتہ داری کری تریا تہی کی جیسا کہ ابھی
 مذکور ہوا تا بنیت تہی اور تہی کر نیوالے کی رہتی ہے اس طرح کامتہی
 بیتا گود لینے والے باپ کا پوتا خیال نہیں کیا جاتا اور نہ تہی کا بیتا گود
 لینے والے باپ کا پوتا خیال کیا جاویگا اور چونکہ موجب باجی اد
 لیا کے وہ شمار میں نوان ہوں تو گود لینے والے باپ کے رشتہ دار
 کا وارث نہیں ہوتا یہ بات ابھی بیان ہو چکی ہے کہ جس شخص کو یہ
 پوتا یا بیٹے کا پوتا ہو تو اسکو اختیاری تہی لینے کا حاصل نہیں از روئے
 اسکے اسکا نتیجہ یہ معلوم ہوتا ہے کہ اگر ایک شخص کا ایک بیٹا ہو اور
 بیٹے متوفی کا بھی بیٹا ہو تو وہ بیٹے کو گود دیے سکتا ہے کیونکہ
 ایک ہی بیٹے کا باپ نہیں خیال کیا جاسکتا کسواسطے کہ متوفی

بہن کی بیوی کا
 بیٹے کا شوھر کا
 بیٹے کا شوھر کا
 بیٹے کا شوھر کا

بیٹے کا شوھر کا
 بیٹے کا شوھر کا
 بیٹے کا شوھر کا

بیٹے کا شوھر کا
 بیٹے کا شوھر کا
 بیٹے کا شوھر کا

بیٹے کا شوھر کا
 بیٹے کا شوھر کا
 بیٹے کا شوھر کا

بیٹے کا شوھر کا
 بیٹے کا شوھر کا
 بیٹے کا شوھر کا

ایک شخص بیٹے کو
 گود لینے کا
 بیٹے کا شوھر کا

جانب داری
 وارث نہیں ہوتا

بیبا اسکی طرف علاقہ فرزند کی کا بھروسہ رکھتا ہے اور قائم مقام رہے
 بیٹے کا ہے۔ انا کا بیبا میں منافقت واسطے گود دینے کے ہے جو صرف
 دوسری بیٹے ہوں مگر یہ نصیحت محض باز رکھنے کے لیے آئی ہے کہ حکم قطع نہیں
 دو شخص ایک کو متبنی نہیں کر سکتے اکثر یہ لوگوں نے خیال کیا ہے
 کہ دو بھائی ایک ہی شخص کو گود لے سکتے ہیں لیکن یہ بالکل غویہ لبیب
 غلط فہمی میں مرقوم دلیل منصوصا حسب خیال نو پیدا ہوا ہے اگر کبھی حقیقی
 بیبا یون میں ایک بیبا پیدا ہوا ہو تو صاحب موصوف بوسید اس لڑکے کے اوں
 سب کو باپ ایک لڑکے کا کہتا ہے مگر اس متن سے اختیار متبنی کرنے کا
 بہتجے کو دو باتیں بھائیوں کو حاصل نہیں البتہ ایک بھائی کا متبنی لڑکا سب
 بزرگوں کی نذر و نیاز کر سکتا ہے اور اسی باب میں اوں کی طرف بھی حق فرزند
 بجا لاویگا مگر در صورت ہونے قریب وارث کے یہ متبنی اپنے گود لینے
 والے باپ کے بھائیوں کے اہلک پر تصرف نہاویگا ایک اور بات جس میں بہت
 مباحثہ رہا ہے یہ ہے کہ ایک متبنی بطور داتا کا کے خواہ بطور نسل خواہ با
 داری سے جائزین ہو سکتا ہے ایسے ارہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ فیصلہ
 ہوا ہے کہ اسکی جائزین دونو صورت سے ممکن ہے یہ سچ ہے
 کہ حیو تا دانی دایا بھاگ میں دلائل لایئے میں کہ متبنی بطور داتا کا کے اپنے
 گود لینے والے باپ کے رشتہ داروں کے ملک پر جائزین ہو سکتا ہے
 لیکن لبیب اختلاف اس مسئلہ کے متن منصوصا حسب کیسے اسکی تو قریب نہیں لیکن
 البتہ چانا چاہیے کہ اسطور کا متبنی کوئی دعویٰ شرعاً بند ہو کے ملک پر نہیں رکھتا

اسکی بیبا
 اسکی بیبا
 اسکی بیبا

مثلاً ایک عورت جسے ملک باپ کی ملی ہو شوہر کی اجازت سے برہمنوں
 تو وہ بعد وراثت عورت کے مستحق اس ملک کا ہو گا اور صورت سمجھو
 زیادہ قریب وارثوں کے اس عورت کے باپ کی برادر زادہ کو وہ ملک -
 ملی گی یہ بات ایک مقدمہ میں جو صدر دیوانی عدالت نے غالمین فیصلہ کیا
 معین ہو چکی ہے یہ بات خوب ظاہر ہوئی کہ بیٹی کا متنی تیار شدہ جاہاد
 کو دینے والی مائے باپ کے واسطے تار کیا جاوے جبکہ بیٹے کے متنی کا
 حق جائیداد داری سے مانا گیا ہے یہاں تک کہ مانا کو رشتہ داروں
 میں سب ہندو قانون بنائے والے کہتے ہیں لیکن متنی چھٹی صورت میں موطا ہے پوتا
 اپنے کو دینے والے باپ کے باپ کا اور صورت اول میں وہ نواسہ ہے
 اختلاف رائے کا اس بات میں کہ آیا ایک شخص جو متنی کیا گیا ہے بموجب رسم
 و اتما کے خیال کیا جاوے وراثت کو دینے والے رشتہ داروں کا نہیں پیدا
 ہوتا ہے لبب اختلاف کے ترتیب شمار میں چارہ اقسام بیٹوں کے
 بعض واضع القانون کہتے ہیں کہ منویہ و اتما کو پہلے چہ میں شامل کیا جو حقدار
 وراثت جانب داری سے ہوتے ہیں اور بعض یہ کہتے ہیں کہ منویہ اوکو
 چہ اخیر میں ملایا جو صرف بموجب نسل کے وراثت ہو سکتے ہیں دوسری تانزا
 یا میں سب راین میان میں اور اس کے مضاف نے اپنی رائے و اتما کا کہ حق میں
 دی ہے بیچ ترجمہ سرولم جو مرصاحب کے جواب میں منو کا کیا ہے و اتما پہلے
 چہ میں شمار کیا گیا ہے اور بہت سے ہندوؤں نے تمام ملک میں جیسے اس
 باب میں صلاح ہوئی تھی جبکہ یہ معاملہ سوپریم کورٹ میں پیش ہوا تھا اپنی

داتا کا جائیداد
 جائیداد کا جائیداد
 جائیداد کا جائیداد

جائیداد کا جائیداد
 جائیداد کا جائیداد
 جائیداد کا جائیداد

جائیداد کا جائیداد
 جائیداد کا جائیداد
 جائیداد کا جائیداد

راہی یہ دی کہ داتا کا حقدار وراثت کا جائیداد سی ہے یہ بات
صاف ظاہر ہے لیکن حیات ایک تہنی کے ایک شخص دوسرے کو تہنی
نہیں کر سکتا داتا کامی مان میں لکھا ہے کہ پوتر یعنی بی بی فرزند شخص
میں جسے کوئی بیٹا نہ ہو یا جب کا بیٹا مر گیا ہو اور بیٹا کا یکے تن میں بھی
مر قوم یہ لیکن معلوم ہوتا ہے کہ یہ جائیداد ہے کہ جس شخص کو حقیقی بیٹا ہو
تو وہ نہیں صرف

دھرم شاستر باب ہفتم بیان نا بالی کا

اختیار لکھ لینے کا ہے در صورت مر یا بی حقیقی بیٹے کے بیوی کو دی
کنا بلکہ اگر تہنی مر جاوے تو دوسرے کو دینے کا بھی دیتا ہے اس کے
عوض میں اور یہ بھی قاعدہ مقرر ہوا ہے کہ اجازت شوہر کی بیوی کو دے
گو دینے کے در صورت نا جاتی کے در میان او اس بیوی اور لڑکے بیٹے شوہر کے
یکے نامفید ہے اگر اجازت در صورت وفات او اس بیٹے کے درست ہے
اس بات پر تکرار ہے کہ آیا ایک بیوہ جس نے اجازت شوہر تہنی
کیا ہو اور وہ مر جاوے تو وہ دوسرے کو بے اجازت شوہر کے کو دے
سکتی ہے یا نہیں ہر جہ مسئلہ داتا کامی مان کے یہ حرکت
محض خلاف شرع ہوگی مگر کچھ تاہم کہتا ہے کہ دوبارہ گو دینا ایسی

ایک آدمی کو بیوی
دے دے اور دوسرے کو
دے دے

دوسرے کو بیوی
دے دے اور دوسرے کو
دے دے

صورتیں درست ہو گا کیونکہ پہلے سے تو مطلب براری ہوئی ہو جب اسناد
 کے جن پر نگالہ اور بنارس میں اعتماد ہے بعد وفات شوہر کے عورت
 کو اختیار تہنی لینے کا بشطہ اجازت شوہر کے اوسیکے جن حیات حاصل ہے
 اور موجب قانون اختلاف مغفرت کے بعد وفات شوہر کے باجارت اوسیکے
 اقربا کے ان اسناد میں ٹکرا رہے کہ اگرچہ ایک عورت خود رسوم تہنی
 کرنے کی نہیں کر سکتی چھپرہی اگر وہ ذہنی علم بہ ہنوں کی مدد مانگے عیا کہ عورت
 ایسے وقت کرتے ہیں تو کچھ اعتراض کی جائے نہیں لیکن ہوجیکہ وہ جس
 پیشے کے جسکی تو تہنی لاؤ میں ہے ایک عورت باوجود پیشتر حاصل کرنے
 رضا شوہر کے تہنی لہذا اسکے وفات کے نہیں لے سکتی بطور داتا کا کہ اور
 بسبب اسی قاعدہ مخالفت کے کہ سی تریا کا گو لینے کا طور مان علم میں آیا ہے
 اسطور میں کچھ ضرورت رسوم کی ایکے اتمام کے لئی ہیں اور فوراً
 مہینے والے کے دینے اور لینے والے کی قبولیت سے کامل ہو جاتا ہے
 ہر ایک شخص وارث کی آسائیاہ اپنی مذرتی اور زندگی کے کرتا ہے اور
 اسی سبب لوگ فقط وقت جاری کے اجازت کو لینے کی اپنی بیویوں کو دیتے
 ہیں لیکن تہنی لایں جہان کو یہ اجازت غیر مفید ہے شوہر خود کو دینا ہے
 اوس طور سے جو نہایت آسان ہے تاکہ چ جن حیات اوسیکے رسم تہنی
 کر نیکی پوری ہو جاوے اور اندیشہ اوس بہ قدمہ میں نہ رہے بنگالہ اور بنارس
 میں یہ قاعدہ کلیہ ہے کہ بے پیشتر حاصل کرنے رضا شوہر کے عورت
 کو دے اور نہ اپنا میتا بطور تہنی دے سکتی ہے مگر یہ جائز نہیں ہوتا

بنگالہ اور بنارس میں
 شوہر کے عورت کو
 اختیار تہنی لینے کا
 بشطہ اجازت ہے

اسناد میں
 ٹکرا رہے

اسطور میں
 کچھ ضرورت

مہینے والے کے
 دینے اور لینے
 والے کی قبولیت

میں

بنگالہ اور بنارس
 میں یہ قاعدہ
 کلیہ ہے

کہ نافت جو مٹی لائین جاری ہے واسطے عورت کے گود لینے کو بطور داتا کا
 کے بھی باوجود پیشتر حاصل کرنے رضا شوہر کے جو گمراہ ہو اس کے گود لینے
 کو بطور کری تریا کے بھی رہتی ہے اور اس طرح کا مٹی ایک رسوم است
 کر لگا اور اس عورت کے ملک خاص پر جانشین ہوگا اگرچہ اسکے شوہر توفی
 کے ملک پر نہیں ہو سکتا صوبہ مٹی لائین یہ بات نرالی نہیں ہے
 اگر شوہر ایک کری تریا مینا اور بیوی دوسرا مٹی کری مین لینے
 یہ بات بطور قاعدہ کے بیان کی ہے کہ زمان حال میں مٹی لینا فقط بطور داتا کا
 دوائی استعمال ہوتا اور کری تریا طور سے جائز ہے لیکن اگرچہ یہ کھاجا سکتا
 کہ پیشتر تین اقسام مٹی کر نیکی جائز ہیں پھر ہی اس قاعدہ میں استثناء ہو سکتا
 ہے بسبب کسب خاص استعمال کے جکا ہونا مدت مدید سے ثابت ہو
 پس ظاہر ہوتا ہے کہ گاس و امس اور عاید جو مجروریتے ہیں لڑکے خریدتے
 ہیں مٹی کر نیکی بطور کر نیکیا یا فرزند خریدے موسی کے اور کہ تو مقرر
 کرنے بہا یوں کا اولاد پیدا کر نیکی مٹی کم قوت یا غیر حاضر شوہر کے لئے اوپر
 میں جاری ہے اس طرح کا بیٹا کشترا جابا موسی کا مینا کہلاتا ہے
 اور بیشک یہ تمام اقسام بیٹوں کے تقدیر میراث گود لینے والے
 باپ کے چاہئے ہوں دامن جہان کہ قانون اس جگہ کا اس طرح کہ فرزند
 نو درست رکھے زمان سابق میں در صورت نمونے بیٹے کے بیٹوں کو فرزند
 میں اختیار کرتے تھے مگر یہ مستوراب ممنوع ہے اور اقسام مٹی
 لینے کے جو منصوصاتے شمار کیئے ہیں زمان حال میں بالکل متروک ہیں پس

شوہر کی مٹی اور بیوی
 کے گود لینے کے لئے

اس میں اس کے لئے
 گود لینے کے لئے

شوہر کی مٹی اور بیوی
 کے گود لینے کے لئے

بحث اولیٰ خولی یا براسی کی علیحدہ علیحدہ خلاف ارادہ اس کتاب کے ہے

باب ہفتم بیان نابالغی کا

موجب دھرم شہادت کے جیسا کہ بنارس اور شہنشاہین جاری ہے
نابالغی تا تمام سولہ برس کے رہتی ہے اور جب سولہ سال کے انجام پندرہ
سال کا حد نابالغی کے ہے اگر آپ زندہ ہو تو وہ شرعی والے اپنی اولاد
کا جواب نہ تو والدہ بہر عہدہ کی سکتی ہے لیکن جہان تہمی
اور ولایت شہل مون تو والدہ وہاں ہنتمی میں مطیع کم اپنے شوہر کے
اقرار یا کیے بالضروری ہے اور لمجا طاصغیر کے اسی طرح بعض امور میں جنکی
اوسی قابلیت نہیں مثلاً بچاؤ وری رسوم زنا ریزی کی سربراہی نیکی باپ کے
رشتہ داروں پر منحصر ہے در صورت تنہا والدہ کے براجمائی طفل
صغیر کا اوسکا الی ہو سکتا ہے جو یہ نہ تو رشتہ دار باپ کے علی العموم
حق دار عہدہ دہی کے ہیں جو یہ ہی ہوں تو عہدہ دہی مایکے رشتہ دار کو نہ ہوتا
ہے موجب درجہ نزدیکی کے مگر موافق قاعدہ کلیہ کے تقریر الیوں کا حکم ہے
اختیار ہے والی ہونا عورت کا خواہ نابالغ خواہ بالغ ہوتا ہے اوسکے باپ
کے اور نیکی باپ متعلق ہے اگر اوسنے وفات پائی ہو تو اوس عورت کے
نحایت قریب رشتہ داروں باپ کے یہ تین کو کہیں گے بعد یاہ کے عورت مطیع
حکم شوہر کے غاذان کی ہے اول شوہر و سکا والی ہے جو وہ نہ تو عورت کے

صید

صید

صید

صید

صید

صید

صید

صید

صید

جیتے پوتے اور بیٹوں نے در صورت نکاح کے شوہر کے وارث علی العموم یا
 وہ جو عقد راسخی وراثت کے بعد وفات عورت کے ہو سکیں گے قابلیت
 والی ہونگی اور عورت اور اس کے مال پر کرہتے میں جو شوہر کے وارث
 نہ ہوں تو ان کے باپ کے اقربا ان کے والی میں جو یہ نہ ہوں تو اس کے باپ کے اقربا
 عورت حیثیت میں ہمیشہ ایک حالت اخاعت میں رہتی ہے حاکم وقت
 یہ ہر صورت میں حقیقی اور بیٹا والی مال صغیر کا خواہ مرد ہو یا عورت قطع نظر
 اس سے کہ اصلی اور شرعی والی زندہ ہوں یا نہ ہوں اور یہ بیان کیا جاسکتا ہے
 کہ بموجب قانون گورنمنٹ کے معضن ناما انجام اتھارہ سال کے ہے
 درباب اختیار والیوں کے اوپر مال صغیر کے میں خیال کرتا ہوں بہت غلط نہیں ہے
 از روی قاعدہ اس مطلب کے جیسا کہ دہرم شاستر میں مذکور ہے
 میں سمجھتا ہوں کہ قانون حامی صغیروں کا یہ ہے اور وہ حاصل رکھتے میں سب
 چیز جو ان کے نواید کی ہیں اور کسی چیز مضر سے نقصان نہیں پاتے جیسا کہ
 لیتا ہے خواہ نزدیک خواہ دور ہو سلسلہ وراثت میں اس پر ادائیگی قرض
 ستونی کا بموجب حایدا متروکہ ستونی کے بشرط بلوغ کے ضرور ہے لیکن
 جو وارث ناما بالغ ہو تو قرض خواہ کو تا اتمام معضن صبر کرتا یا جیسے پیش از
 دست اندازی کر لے لے جائیداد پر واسطے ادائیگی قرض کے اس شرط
 بموجب جیتے کو قرض باپ کا معہ اور ضروری قرض کے جو اس کے معضن میں
 بسبب اس لئے کہ لے لیا ہو دیکھا ہو گا موافق قانون مبارک کے اور قرض باپ
 کا جیتے پر فرض ہے خواہ وہ ملک چھوڑا ہو یا نہ اور قرض داد کا

دینا لازم ہے مگر سودا و بیکے قرض کا مینا اس پر ضرور نہیں ہے یہ قرض
 ادا کرنا باپ یا دادا کے قرض کا دھرتیکہ اویکے مر جائیکے بعد اسے کچھ
 جایداد نہ ملی ہو موجب و میرم کے واجب ہی اور نہ از رویہ قانون کے
 مقدمہ مفصلہ ذیل صرف تھوڑا عرصہ ہو کہ صدر دیوانی عدالت میں پیش ہوا تھا
 زید ایک زمیندار بنگالہ نے ایک بیع نامہ ایک حصہ اپنی جایداد کا واسطے
 عمر کے بنایا اور عمر نے ایک علیحدہ قرار کیا کہ تینے سبب سے قابل رہائی ہوگی روپیہ
 واپس کر لے سے سو سو درمیان عرصہ ایک سال کے پیش اتمام ہونے
 میعاد کے زید ایک بیوہ اور ایک تنہی صغیر لڑکا یا لون کہی کہ ایک لڑکا جو بعد
 اس کی وفات کے بیوہ نے اس کی اجازت سے گود لیا تھا چھو کر مر گیا *
 درمیان چند روزہ عرصہ تمام ہوئے میعاد کے جبکہ فروخت مضبوط اور ناقابل
 استرداد کیے ہو جاتی بیوہ بطور والی طفل صغیر کے کہیں اور کبر سے روپیہ قرض
 لیکر اوس سے عمر کا قرض ادا کیا اور رہن کو چھوڑا یا عاریت دینے والے کو
 ایک ویسی ہی دوسری یا ریکی فروخت اوسی زمین کی کی جو ایک وقت تھوڑی
 میں چھوٹ سیکے لیکن وہ وقت بغیر اوس عورت کے ادا کر لے گئے گذر گیا
 پس سوال اول یہ تھا کہ آیا کس قاعدہ دھرم شاستر سے زمین
 پر عمر کا مالک ہونا منع ہے جبکہ میعاد چھٹی فروخت کی بغیر ادا کرنے کے
 گذر گئی ہو دوسرا یہ کہ اگر اس طرح کا قاعدہ ہوا اور بیوہ واسطے ایک
 وقت کے زمین کو سبب دوبارہ شرطی فروخت کے بچایا ہو تو کیا وہ
 حالت ضرورت نہ تھی اس طرح کی کہ یہ حرکت عورت کی درست ہو صغیر کے

حق میں بسبب مفید ہوئی کہ تیسرا یہ کہ اگر باپ اپنی زمین میں سے ایک حصہ فروخت کرے مگر شرط ای کے اور اسکا وارث صغیر اور مفلوہ الی نہ چھوڑا ویسے تو نیز زمین کیا جاتی نہ ہے گی اس طرح ہے کہ وہ بچہ حاصل ہو سکے چہاں ہم یہ کہ در صورت صغیر ہونے وارث کے قرضی باپ کے اسکی جائیداد سے ادا کرانے ہوتے ہیں وقت طلب کرینے وہی ہے

مضمون جواب پھر توں کا جیسے اس باب میں مشورت ہوئی بیہوشا کوئی ضرورت واسطے فروخت کے دریافت نہ ہوئی تھی بیان تک کہ ملک ستونی کی شرط کا ملاحظہ نہیں ہو سکتی تھی واسطے قرضہ اسکی بزرگوں کے جیسا کہ کہانی صغیر بلوغ کو پہنچنے لیکن چسکھ واسطے شتری کی دیا گیا اور دال ای مضمون دال ای میں امین اول یہ کہ فرض کر دو کہ شرط فروخت باپ کے بعد گندہ بیعیاد مقرر ہو اور معمولی بیعیاد اشتہار کے بن چوتھائی رہتی تو زمین باضرورت چار قرضہ نام کو ملتی دوم یہ محبت کر فی مضمون ہو قرضی سمجھے کہ یا کاجیانا اور مفلوہ واسطے وقت کے اور حاصل کرنا زیادہ وقت کا اچھا نہ تھا واسطے تا یہ صغیر کے جب کہ بغیر اسکی نیا قرض لینے کے بطور الی شرطیں نہ ختم ہو کر قرضہ کو پوری ہوئی تھی سیوم یہ کہ ہر جب غیر ضمانت و مستور نہ اتوں کے کوئی غرض نا انصافی کا سمجھ نہ ہوتا اور نہ کوئی اور مسئلہ تسلیم کیا جاتا ہے اسکی ایک ٹکال کے بندہ کی اور اسکی ضمانت کے واسطے ادا کرنا وقت قرضہ کے گزرا رہا نہ تھی یہ مضمون صاف جیسا کہ مضمون اپنی زمین کو بطور ضمانت ادا قرضہ کی ٹکال اور اسکی اقتدار فروخت پر بیشر ملک کا حصہ یا تمام ملک فروخت

مضمون جواب پھر توں کا جیسے اس باب میں مشورت ہوئی بیہوشا کوئی ضرورت واسطے فروخت کے دریافت نہ ہوئی تھی بیان تک کہ ملک ستونی کی شرط کا ملاحظہ نہیں ہو سکتی تھی واسطے قرضہ اسکی بزرگوں کے جیسا کہ کہانی صغیر بلوغ کو پہنچنے لیکن چسکھ واسطے شتری کی دیا گیا اور دال ای مضمون دال ای میں امین اول یہ کہ فرض کر دو کہ شرط فروخت باپ کے بعد گندہ بیعیاد مقرر ہو اور معمولی بیعیاد اشتہار کے بن چوتھائی رہتی تو زمین باضرورت چار قرضہ نام کو ملتی دوم یہ محبت کر فی مضمون ہو قرضی سمجھے کہ یا کاجیانا اور مفلوہ واسطے وقت کے اور حاصل کرنا زیادہ وقت کا اچھا نہ تھا واسطے تا یہ صغیر کے جب کہ بغیر اسکی نیا قرض لینے کے بطور الی شرطیں نہ ختم ہو کر قرضہ کو پوری ہوئی تھی سیوم یہ کہ ہر جب غیر ضمانت و مستور نہ اتوں کے کوئی غرض نا انصافی کا سمجھ نہ ہوتا اور نہ کوئی اور مسئلہ تسلیم کیا جاتا ہے اسکی ایک ٹکال کے بندہ کی اور اسکی ضمانت کے واسطے ادا کرنا وقت قرضہ کے گزرا رہا نہ تھی یہ مضمون صاف جیسا کہ مضمون اپنی زمین کو بطور ضمانت ادا قرضہ کی ٹکال اور اسکی اقتدار فروخت پر بیشر ملک کا حصہ یا تمام ملک فروخت

کوئی اعتراض نہیں ہو سکتی چہاں یہ کہ اگر کوئی اور مسئلہ جاری ہوتا تو عدالت
 کے کاموں کو بہت سی سال لگائی گذشتہ تک اتیری میں ڈالنا کیونکہ بہت
 کم معاملہ فروخت کے ہیں جہاں وہ طور عالمہ کا جاری ہے جنہیں بعض سے
 متفق حصہ داروں میں سے مانا نہ تھے جب فروخت کامل ہو گئی
 اور اگر دیکھا جائے تو اب بھی ایسی صورت میں ایک مزاحمت واسطے پورا کرتے
 فروخت کے خیال کی جاوے اور واسطے جاری رکھنے کے معاملہ اور
 پندرہ سال تک تو اغلب ہے کہ ایسے معاملات بالکل منع ہو جائیں اور پھر
 قرض لینا ناممکن ہو لہذا زیادہ سخت شرطوں سے بہ نسبت ایک پیچیدہ مسئلہ
 جسکی تاخیر عدالت نے کی ظاہر ہو کہ جگن ناتھ مفسر کی رائے کے مطابق
 اور سوائے اسکے اگرچہ درباب قانون کے مختلف رائے ثابت ہوں
 مگر دستور اور استعمال مقرر ہی چاہئے کہ غالب رہیں مختصر یہ کہ اصلی
 مسئلہ دھرم شاستر کا اس مضمون پر کچھ ہو صاحبان عدالت کو بیرونی
 اسکی صریح مقدمات وراثت بیاہ قوم اور مذہب کے دستوروں کے
 ضرور ہے مقدمات قول و قرار میں نہیں مقدمہ ہذا اسی قسم اختیار کا
 جواب میں دلائل مذکور الصک پر یہ کہا جاسکتا ہے کہ بالفرض حامد اوجہ
 کی سزاوارت تھی نہ تو وہ بیوہ کو کوئی ضرورت واسطے شرطی فروخت
 نہ تھی یہ کچھ کہا جاسکتا ہے کہ بموجب قوانین انگریزی کے شرط
 بیع کی نسبت صغیر کے کامل نہیں ہوتی اور کہ وہ بروقت بلوغت کے میں پہنچ
 سکتا ہے پس اسکا کچھ مضائقہ نہیں کہ آیا میعاد رہن کی قریب تمام تھی یا

نہ بھی عاریت دینے والے کو جو کہوں ہے رہیں لینے میں جب عین قرضدار
کا حق اقتدار پاسکتا ہے پیشتر تمام ہونے میں عاویہ میں کے از روی
کسی متن کے وصی پر اور اگر قرض کا اب تک بھی کہیں دریافت نہوا
دو متن کا تیار اور ناروا (۱۸۷ اور ۱۸۸) میں یہ بھی کہ بند و مات
باپ کے کسی صورت میں اور اگرنا اوسکے زرقہ کا بیٹوں پر فرض نہیں جو
لیب صغیر میں کے سربراہی اپنے امور کی کر سکتے ہوں بروقت پوری
ہوئے بندہ سال کے ہو جب اندازہ اپنے حصہ اور اگرین کے و اعقبی
میں اور کا مقام خندان کہہ میں ہوگا حصہ ہی اگرچہ وہ مطلق العنان ہو
مگر نسب کو تا ہی عمر کے اور

وہر مشابہ

باب ششم بیان غلامی کا

نقار ہوئے سربراہی اپنے کاموں کی وہ فوراً واسطے اور قرضہ کے
نا چاہیں کیا جاسکتا ہے دریافت ہوگا کہ جن ناتہ شرح ان فقہوں
کی میں فرق درمیان نابالغی اور طفولیت کے کرتا ہے اور نتیجہ کا تھا ہے کہ فقط
طفولیت کی صورت میں اور اگر قرض باپ کے عید بری ہے لیکن متن اصل میں
پر ایسا دیا دارا ہے جس صاف یہ امراد ہے کہ اوسکی عمر اس قدر
نہو جتنی واسطے سربراہی اس کے متفرک کی گئی ہے پس دریافت ہوا

در حد لیس تا انی بقی کے جایدا اب آپ کی سپرد ایک اور شخص کے ہوتا
 وہ شخص جو جب شرع کے کچھ اسچین سے چار کرے قرضہ اب آپ کے
 نہیں ہے سکتا جہاں اگر قرضہ سالانہ کا جایدا دین سے فقہا اوش
 صورتیں درست ہے کہ ایک شخص قرضہ بعض مملکت کا اپنی حقیقت سے لیکن وہی
 کچھ اسچین سے واسطے بیویش صغیر کے فروخت کر سکتا ہے لیکن وہی ضرورت
 ممکن نہیں کہ ہوا واسطے فروخت کرے اور اگر نیکو قرضہ صغیر کے باب کا کچھ نیکو قرضہ
 لازم الے اور قرضہ ملی وہ جا ہے لہذا بالغ نہ ہو اور نہ اسٹی عدہ میں کچھ سختی
 دریافت ہوتی ہے احکام قانون اکثر ترمیمی سے سختی بہت زیادہ تراوش
 کرتی ہے اس واسطے کہ ہرچہ اوکھی غیر منقولہ جایدا ویسے تمام قرضہ صرف
 عہد و پیمان سے نہیں دیا جاتا اگر عہد و پیمان نہ کیا ہو تمام ملک
 غیر منقولہ از روی دھرم شناستر کے ایک قسم بہی ہے حتی کہ حق بیٹے کا
 ہر ابرحق والد کے ہے بالافرض کہ ملک موروثی ہو اور یہ بات نہایت نامتناہی
 ہے ایسی حال میں کہ مادیانی باب کی بیٹے کو تباہ کرے کیونکہ اس سے ہرچہ
 قانون اور مہرم کے اوسکا قرض دینا واجب ہے یہ بات شاید بعض کی ہو
 کہ وقت واسطے طلب کرنے زر کے جسے اوکرنا ہے تاہم شہار ہوئے لڑکے
 کے ملتوی رہے کہ اوسکو تمیز اوکرنے قرضہ کا بدون اپنے نقصان کے حاصل
 ہووے اس عہد میں صغیر جایدا کو الگ بنید کر سکتا اور قرضہ خواہ کا انکار
 خاطر جمعی ہے کہ جہاں جایدا ہے اوسکا زر قرضہ سود ملے گا خصوصاً
 زمین کے عقد میں زمین حاصل ملک عرض سود کے قرضہ اوکو مل سکتا ہے

یہاں لکھا ہے کہ اگر قرضہ سالانہ کا ہو تو اس میں سے ایک حصہ سالانہ قرضہ کے لئے ہے اور باقی حصہ سالانہ قرضہ کے لئے ہے۔
 اگر قرضہ سالانہ کا ہو تو اس میں سے ایک حصہ سالانہ قرضہ کے لئے ہے اور باقی حصہ سالانہ قرضہ کے لئے ہے۔
 اگر قرضہ سالانہ کا ہو تو اس میں سے ایک حصہ سالانہ قرضہ کے لئے ہے اور باقی حصہ سالانہ قرضہ کے لئے ہے۔

اور اس میں لفظ غلامی نہیں ہوتا اور دھرم شاستر کا قاعدہ
 نسخہ ہوتا ہے کہ کوئی حاصل ملک ایک قسم شرعی سود کی جیسے ہوگا
 کیا یا سود بابت تبہ کیے کہتے ہیں ہندوؤں سے ایک مقدمہ میں جو حالین
 میں پرنسپل ہوا ایسی ہی بات پر واسطے تشریح قانون کی گفتگو کی
 اوہوں نے جواب دیا کہ عورت جو بوارا امت اپنے باپ متوفی کے ملک پر
 قابض ہوئی ہو تو اس ملک میں سے قرض اپنے شوہر کا نہیں دیے سکتی
 الا اس صورت میں کہ اس کا بیٹا عمر تیز کو یا سولہ برس کی عمر کو بچا ہو اور اس
 امر کی اجازت دیے۔ ظاہر ہے کہ یہ مقدمہ بابت مقدمہ مرقوم بالا کے
 زیادہ مضبوط ہے اس واسطے کہ بیٹے پر اور اگر قرض باپ کا فرض ہے
 قطع نظر اس سے کہ جایداو اپنے پانی ہو یا نہ ہو اس فیصلہ سے یہ قرار پایا
 کہ وہ ملک حاکم وہ دعویٰ صرف توقع میں رکھتا تھا نہیں جدا ہو سکتی و انھوں
 اور قرض کے جب تک وہ بڑی عمر کا ہو یہ بھی تقرر ہوا ایک مقدمہ میں جو
 بیچ پرنسپل سی مندر اس کے فیصلہ ہوا تھا کہ اگر باپ وفات پاوے تو اس کے بیٹے کو
 قبل از پونچھ شستر برس کی عمر کو اس کا قرض اور اگر نا کچھ ضرور نہیں

باب ہشتم بیان غلامی کا

غلامی قوم خود میں نجلہ تو ان میں مذہبی کے شمار نہیں کی جاتی ۹۱ء میں
 دیوانی عدالت لمحاظ تقرری اور جائز استعمال غلامی کے ان صورتوں میں اپنی
 رائے یہ بیان کی کہ نجی قانون سے جو واسطے تعمیل دھرم شاستر

مقدمات منتظر ہے
 شہادت رائی مندر کالہ
 کج

دیوانہ جی صاحب
 عدالت کی رائے

اور امین محمدی کے مرجع ہے اس کمال اونکارچہ مقدمات غلامی ۱۰۷
اگر یہ مطلب عبارت قانون میں صریحاً مندرج نہیں ہے مگر تاریخ ماہ اپریل
کو بتا دیا کہ گورنر جنرل جھانے اجلاس کونسل میں منظور فرمائی اور اسی وقت
یہ بھی منظور کیا کہ قانون مذکور میں چہ مقدمات ازاد سی اور غلامی جسمانی کے کچھ حکم
صریحاً نہیں ہیں اس مقام میں ایک انتخاب اس مطلب کا جو زیادہ تر شرح
الفاظ میں نسبت الفاظ مستعملہ کو لبرک صاحب کے نہیں ہو سکتا کافی ہوگا
عبارت صاحب موصوف کی یہ ہے کہ دہرم شناسا ستر کا حقہ غلامی کو روکنا
دہرم شناسا ستر میں مختلف طور جس سے ایک تنفس دوسرے کا ہو سکے
تفصیل مذکور میں اور او کیے اقسام موافق تفصیل ذیل کے یہ ممکن ہیں اول
کارزار میں اسیر ہو جو دہرم جو غلامی اختیار کرے چند سیو (یہ
مثلاً روپیہ کے واسطے یا دوسرے مویشی کے لئے دشمنی میں) سیو جو اس طرح
ادائی قرض کے یا بطور سزا دے اسلئے خاص خطاؤں کے چہارم ولاد
یہ یعنی کنیز کی اولاد ہو پنجم بخشش و رخت یا قولین سے جو آقا سے
اول دوسرے کو کر دیے ششم یہ کہ والدین اولاد کو بخش دین یا رخت
کریں ہو جب دہرم شناسا ستر کے غلام اپنے آقا کی ملک مطلق ہے کیونکہ
اوس میں ذکر اس قسم کی ملک ناموشی کی ذیل میں تمام رو پایہ اور چہ پایہ کے یہ
غلام کی حمایت کے لئے ایک بے رحم آقا کی بدسلوکی سے دہرم شناسا ستر میں
کچھ تدبیر قوم نہیں نہ کچھ معین اختیار آقا کی غلام کے جسم پر اور کچھ
خاص حد او کی اختیار کی اور نہ تشریح اس امر کی کہ وہ اختیار جسم و جان

اپنی سبھی کہتا ہے کچھ اسماء واضح نہیں اگر یہ بات ثابت ہو کہ ایک
 شخص نے ایک بچہ کو چور کر لیا ہے مگر بعد ازاں وہ بچہ کو پس فروخت کیا یا
 یہ کہ ایک شخص نے دوسرے کو بزور و تعدی غلامی کی حالت میں لایا تو حاکم وقت
 تب حکم ازادی ایسے غلام کا دیکھتا ہے اگر ان کا کوئی اور شخص آقا کی
 اجازت سے سات کینز کے ہم بستر ہویش ازاد اسکے بالغ ہونے کے تو حاکم وقت
 اسے کہنے کا یہ فتویٰ نقدی جبراً نہ کا جا رہی کر سکتا ہے لیکن کینز کو ازاد نہیں کر سکتا
 جب کہ کسی کینز سے لڑکا آنا کی لطفی سے تولد ہوا ہو تو وہ کینز مع لڑکے کے
 ازاد ہو جاتی ہے اور حاکم وقت کو چاہیے کہ اس کی ازادی جائز رکھے
 بموجب پٹنوں صدر دیوانی عدالت کے جنہوں نے زیادہ تر حسب اپنے دھرم کے
 نسبت قانون کے اپنی رائی رہی ہے در صورت تا فرمان برداری اور خطا غلام
 کا کو اختیار جس سے سزا دینے کا سات سن یا چھوٹی چڑھی یا تہہ کہ حاصل
 لیکن جو آقا اختیار سے زیادہ سزا دے یا زیادہ سخت سزا نسبت مرقوم
 والا کیے اس پر نازل کرے تو وہ قابل جرم نہ حسب تجویز حاکم وقت کیے ہوگا یہ بات
 مطابق رائی کا تینا کیے جو چر تہا کاراد و ادا چنتا سنی اور اور پوتھیوں میں قول
 ہی ہے اقا کو اختیار غلام سے خواہ مرد یا عورت ہو اور کام لینے کا بجز عار و
 کشتی خانہ دروازہ اور رستہ کیے اور دو کرنے خاک و خاشاک اور نجاست کیے
 اور حاضر ہونے کیے آقا یا اس جب وہ طلب کرے اور چپی کرنے کیے حاصل نہیں
 سوائی کاموں مذکور القدر کیے اور سب کام پاک خیال کیے جاتے ہیں اور جن
 زیادہ ترکیب بیان کی گئی ہے اپنے پردہ کو سزا دے سکتا ہے اگر لڑکیاں

ایسے حرکت اوس سے صادر ہو تو وہ مستحب نقدی حیرانہ کا مستحب سحر
 حاکم وقت کے ہو گا از روئی دھرم شناس کے غلام کو حتیٰ مالکیت بھی اپنے
 ملک حصوی پرلے رضا مندی آقا کے حاصل نہیں اور نہ کوئی صورت فاصلگی کی
 خصوصاً احسن صورتیں غلام پیدا کیے سے ہو یا از شرعیہ جو آج ہو تو ان
 ذیل کے ایک یہ کہ آقا خود جو داراؤں کر دے دوسرا یہ کہ اگر
 غلام آقا کی جان بچا دے اس صورت میں وہ غلبہ حاصل کر کے رہتا ہے
 اور حصہ ایک بیتے کا مالک کہتا ہے سیوم پیدا کر کے اپنے اہل بیت
 حاملہ ہو اوس صورت میں وہ اور کچھ دولت خدا داراؤں کے ہر لہذا کہ آقا
 کوئی اولاد کا حق نہ چوتھا یہ کہ جو شخص واسطے جس سے سبب کے غلام
 کیے جا دیں تو بعد دور ہوئے اُن کو باعث کیے وہ مستحق ازاد سی کے نہیں
 مثلاً افضل سببوں جزو سی کی یہ ہے کہ وہ شخص یا فرزند ارمون یا زار
 جرانہ دھر آتے ہوں یا کینز سے ہم بستر ہوئے ہوں یا واسطے چھبشت
 کے غلامی اختیار کی ہو وہ لوگ جو کہ موروثی غلام میں اور جو ہو جب
 اوسی سند اختیار کیے ہندوستان میں پیشتر ہوتے ہیں اُن پر ہمیں ترانہ ہو
 غیر مقلد کی ہوتی ہے

مگر
 جو
 کہ
 کہتا
 ہے

تمت بالخير

آخری درج شدہ تاریخ پر یہ کتاب مستعار
لی گئی تھی مقررہ مدت سے زیادہ رکھنے کی
صورت میں ایک آنہ یومیہ دیرانہ لیا جائیگا۔

[illegible]